اردو ترجمہ
القراءة الراشدة
حصہ
مع حلّ لغات
دوم
تالیف
مولانا ابو الحسن علی الحسنی الندوی
ترجمہ
مولانا محمد اسلام قاسمی
مکتبہ فیض القرآن دیوبند

اُردو ترجمہ

القِرَاءَۃُ الرَّاشِدَۃ

مع حلّ لغات

حصّہ دوم

تالیف: مولانا ابو الحسن علی الحسنی الندوی

ترجمہ: مولانا محمّد اسلام قاسمی

ناشر:

مکتبہ فیضُ القرآن دیوبند

ضلع سہارنپور، یوپی

فہرس الکتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شَهَامَةُ الْيَتِيْمِ یتیم کی عزت

(۱)

حل لغات | شهامة: عزت، رعب۔ صورة: تصویر، فوٹو۔ نغتبط: اغتباط، رشک کرنا، آذوا: ایذاء تکلیف دینا، بناها بناء (ض) تعمیر کرنا۔ اشتعلت: اشتعال، بھڑک اٹھنا مشتعل ہونا۔ یحولون: رکاوٹ بنتے ہیں۔ لین: نرمی۔ قطب: چکی کا کھونٹا۔ رحی: چکی۔ نازلا: مقیم۔ مربد: میدان، اونٹ باندھنے کی جگہ۔ طابت: خوش ہوا۔ اللبن: اینٹ۔ مُضلّل: گمراہ کن، تباہ کرنے والا۔ الملوك واحد، ملك بادشاہ۔

تَرَوْنَ أَمَامَكُمْ صُوْرَةَ مَسْجِدٍ ، هٰذَا مَسْجِدُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ ، هَلْ تَعْرِفُوْنَ مِنْ خَبَرِ هٰـذَا الْمَسْجِدِ شَيْئاً ؟ إِنَّ لَهٗ تَارِيْخاً يَغْتَبِطُ بِهٖ كُلُّ طِفْلٍ مُسْلِمٍ .

تم اپنے سامنے ایک مسجد کی تصویر دیکھ رہے ہو۔ یہ مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے، کیا تم لوگ اس مسجد کے بارے میں کچھ جانتے ہو، حقیقت میں اس مسجد کی ایسی تاریخ ہے کہ جس پر ہر مسلمان بچے کو رشک آئے۔

لَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ إِلَى اللّٰهِ فِيْ مَكَّةَ ، وَ نَادٰى فِي النَّاسِ ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، غَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَّكَانَتْ تَعْبُدُ الْأَصْنَامَ ، وَ كَانَتْ فِي الْكَعْبَةِ الَّتِيْ بَنَاهَا إِبْرَاهِيْمُ وَ إِسْمَاعِيْلُ ، عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ ، لِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ : كَانَ فِيْ تِلْكَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ صَنَماً ، فَاشْتَعَلَتْ قُرَيْشٌ غَضَباً وَّ آذَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَذَّبُوا الْمُسْلِمِيْنَ ، فَصَبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَبَرَ الْمُسْلِمُوْنَ وَ ثَبَتُوْا لَهُمْ كَالْجِبَالِ .

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں لوگوں کو اللہ کی جانب بلایا اور لوگوں میں آواز دی "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" تو قریش کے لوگ بہت ناراض ہوئے، وہ توبتوں کی پوجا کیا کرتے تھے جو اس خانہ کعبہ میں تھے جس کی بنیاد ایک خدا کی عبادت کے لئے حضرت ابراہیم

اور اسماعیل علیہما السلام نے رکھی تھی، اس خانۂ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، تو قریش کے افراد بہت مشتعل ہوئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیتیں دیں، مسلمانوں پر ظلم وستم کیے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے صبر کیا اور پہاڑوں کی طرح ثابت قدم اور اٹل رہے۔

وَ لٰكِنَّ قُرَيْشاً كَانُوْا يَمْنَعُوْنَ النَّاسَ عَنِ الْإِسْلَامِ وَيَحُوْلُوْنَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عِبَادَةِ اللهِ ، فَأَذِنَ اللهُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالْهِجْرَةِ ، فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَهَاجَرَ الْمُسْلِمُوْنَ ، وَ كَانَتِ الْمَدِيْنَةُ أَرْضاً طَيِّبَةً لِلْإِسْلَامِ ، فِيْ أَهْلِهَا لِيْنٌ وَ رِقَّةٌ ، قَدْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ كَثِيْرٌ قَبْلَ الْهِجْرَةِ .

مگر قریش تمام لوگوں کو اسلام لانے سے روک رہے تھے اور مسلمانوں کو ایک خدا کی عبادت کے درمیان حائل رہے تو خدا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کی اجازت دی۔ چنانچہ آپ مدینہ منورہ ہجرت فرما گئے اور مسلمانوں نے بھی ہجرت کی، مدینہ کی سرزمین دین اسلام کے لئے مناسب تھی۔ وہاں کے رہنے والوں میں نرمی اور رقت تھی اس لئے ان میں بیشتر افراد ہجرت سے پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے۔

وَلَمَّا انْتَقَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَ سَكَنَ هُنَالِكَ أَحَبَّ أَنْ يَبْنِيَ مَسْجِداً ، لِأَنَّ الْمَسْجِدَ لَازِمٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَ هُوَ قُطْبٌ تَدُوْرُ حَوْلَهُ رَحَى الْحَيَاةِ الْإِسْلَامِيَّةِ .

توجب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ تشریف لیگئے اور وہاں رہائش فرمالی تو چاہا کہ ایک مسجد بنائیں کیونکہ مسجد مسلمانوں کے لئے ضروری ہے وہ ایسا قطب ہے جس کے گرد اسلامی زندگی کی چکی گھومتی ہے۔

وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ نَازِلاً فِيْ بَيْتِ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) وَ كَانَ ضَيْفاً عَلَيْهِ، وَكَانَ قَرِيْباً مِّنْ بَيْتِهِ مِرْبَدٌ ، فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَبْنِيَ الْمَسْجِدَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِمَنْ هٰذَا الْمِرْبَدُ ؟

نبی اکرمؐ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھران کے مہمان کے طور پر مقیم تھے انھیں کے گھر کے قریب ایک میدان تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر مسجد بنانے کا ارادہ فرمایا تو آپ نے پوچھا یہ جگہ کس کی ہے؟

قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ اسْمُهٗ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ : هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِيَتِيْمَيْنِ ، اسْمُ أَحَدِهِمَا سَهْلٌ وَّاسْمُ الثَّانِيْ سُهَيْلٌ.

ایک انصاری نے جن کا نام معاذ بن عفرا تھا کہا یا رسول اللہ! یہ دو یتیم بچوں کی زمین ہے ان میں سے ایک کا نام سہل ہے اور دوسرے کا نام سہیل ہے۔

طَلَبَ رَسُوْلُ ﷺ سَهْلًا وَّ سُهَيْلًا ، وَهُمَا وَلَدَانِ يَتِيْمَانِ ، فَلَمَّا حَضَرَا ، كَلَّمَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ أَمْرِ الْمِرْبَدِ وَ ثَمَنِهٖ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل اور سہیل کو بلایا وہ دونوں یتیم بچے تھے جب وہ آئے تو آپؐ نے ان سے اس میدان کے بارے میں بات چیت کی اور قیمت معلوم کی۔

قَالَ سَهْلٌ وَسُهَيْلٌ : هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِلّٰهِ، لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا ، فَابْنِ الْمَسْجِدَ ، وَقَدْ طَابَتْ بِهٖ أَنْفُسُنَا ، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَبٰى وَاشْتَرٰى مِنْهُمَا الْمَكَانَ ، وَ دَفَعَ الثَّمَنَ.

سہل اور سہیل نے کہا: رسول اللہ! یہ جگہ خدا کیلئے ہے، ہم اس کی کوئی قیمت لینا نہیں چاہتے آپ مسجد کی تعمیر فرمائیں اس سے ہمارے دلوں کو سکون ہے، لیکن آپؐ نے (بغیر قیمت) لینے سے انکار فرمایا اور دونوں سے جگہ خرید لی اور قیمت ادا فرمادی۔

وَ بَنَى الْمُسْلِمُوْنَ الْمَسْجِدَ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِيَدِهٖ وَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ ، فَقَالَ قَائِلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ :

مسلمانوں نے مسجد بنالی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے دستِ مبارک سے کام بھی کرتے اور اینٹیں منتقل فرماتے، اس پر کسی مسلمان نے کہا۔

لَئِنْ قَعَدْنَا وَ النَّبِيُّ يَعْمَلُ — اگر ہم بیٹھے رہے اور نبی کریم کام کرتے رہیں
لَذَاكَ مِنَّا الْعَمَلُ الْمُضَلِّلُ — تو ہماری طرف سے ایک گمراہ کن عمل ہوگا

وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْنُوْنَهُ وَيَقُوْلُوْنَ :

مسلمان مسجد بناتے جا رہے تھے اور یہ کہتے جا رہے تھے :

أَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ　　فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

اے خدا اگر آخرت کی زندگی کے سوا، کوئی زندگی نہیں تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔

وَ قَدْ زَادَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) وَالْمُلُوْكُ بَعْدَهُ ، حَتّٰى تَرَوْنَهُ فِيْ هٰذَا الشَّكْلِ ۔

اس مسجد میں امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد کے سلاطین نے مزید تعمیر میں اضافہ کیا یہاں تک کہ تم لوگ اس کو اس موجودہ شکل میں دیکھ رہے ہو۔

كِسْرَةٌ مِّنَ الْخُبْزِ　　روٹی کا ٹکڑا

(۲)

<u>حل لغات</u> کسرۃ: ٹکڑا۔ مهلاً: ٹھہرو، ذرا رک کر۔ غریبه: عجیب، انوکھی۔ ينبت: (ن)، اگنا۔ الحقل: کھیت۔ مستریحا: آرام سے۔ رغدا: مزے میں۔ مشاق: واحد مشقة: تکلیف۔ مجس: قیدخانہ۔ حنطه: گیہوں۔ شقیقه: سگی بہن۔ بذر (ن) بکھیر دینا، بو دینا۔ جذیرات: جڑیں۔ وریقات: واحد وريقة، چھوٹا پتہ۔ سنبلة: بالی۔ نهتز: اهتزاز ہلنا، جھومنا۔ المناجل: واحد منجل، درانتی، ہنسوا۔ بيدر: کھلیان۔ طریج: پھینکا ہوا۔ القشر: چھلکا۔ مُدور: گول۔ جعجعة: گھڑگھڑاہٹ۔ طحن (ن): پیسنا۔ معجنة: کونڈا، آٹا گوندھنے والا برتن۔ غمر: ڈبویا۔ دحانی: دحو (ن) پھیلانا۔ محمیً: گرم۔ الطابق: توا۔ التوا: اینٹھنا۔ انکماش: سکڑنا۔ هنيئا: مزے سے۔

مَرَّةً أَخَذْتُ كِسْرَةً مِّنَ الْخُبْزِ لِآكُلَهَا فَقَالَتْ : مَهْلًا يَا سَيِّدِيْ ! إِنَّكَ غَيْرُ جَائِعٍ ، وَ قَدْ أَكَلْتَ أَخَوَاتِيْ ، أَفَلَا تُحِبُّ أَنْ أَقُصَّ عَلَيْكَ قِصَّتِيْ ، فَإِنَّهَا غَرِيْبَةٌ وَ إِنَّهَا لَذِيْذَةٌ .

ایک دفعہ میں نے ایک روٹی کا ٹکڑا لیا تاکہ اسے کھاؤں تو اس نے کہا: جناب عالی ! ذرا ٹھہریئے، آپ بھوکے نہیں ہیں، آپ نے تو میری دوسری بہنوں کو کھایا ہے تو کیا آپ پسند نہیں کریں گے کہ آپ کو اپنا واقعہ سنا دوں کیونکہ عجیب و غریب اور مزے دار ہے۔

قُلْتُ : بَلٰى! أُرِيدُ أَنْ أَسْمَعَ قِصَّتَكِ، فَلاَ آكُلُكِ حَتّٰى أَسْمَعَ مِنْكِ .

میں نے کہا کیوں نہیں! میں تمہاری کہانی ضرور سنوں گا اور اس وقت تک نہیں کھاؤنگا جب تک تمہاری بات نہ سن لوں

قَالَتْ : هَلْ تَظُنُّ يَا سَيِّدِيْ أَنِّيْ خُلِقْتُ هٰكَذَا ؟ هَلْ سَمِعْتَ أَنَّ الْخُبْزَ يَنْبُتُ فِي الْحَقْلِ أَوْ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ؟ إِنَّكَ تَأْكُلُ مُسْتَرِيْحًا يَأْتِيْكَ رِزْقُكَ رَغَدًا ، وَلٰكِنِّيْ لَمْ أَزَلْ أَتَحَمَّلُ الْمَشَاقَّ لِأَجْلِكَ، وَأَخْرُجُ مِنْ مُصِيْبَةٍ إِلَى مُصِيْبَةٍ وَّ مِنْ مَحْبَسٍ إِلَى مَحْبَسٍ حَتّٰى وَصَلْتُ إِلَى يَدِكَ .

اس نے کہا: آپ سمجھتے ہوں گے کہ میں اسی طرح پیدا ہوئی ہوں. آپ نے سنا ہے کہ روٹی کھیت میں اگتی ہے یا آسمان سے اترتی ہے ؟ آپ تو آرام سے کھاتے ہیں. آپ کے پاس آپ کی روزی بآسانی آجاتی ہے لیکن میں آپ کے لئے بڑی مشقتیں برداشت کرتی ہوں، ایک مصیبت سے نکل کر دوسری میں پڑتی ہوں ایک قید خانے سے دوسرے قید خانے میں تب جاکے آپ کے ہاتھوں میں پہونچی ہوں

كَانَ مِنْ خَبَرِيْ أَنِّيْ كُنْتُ حَبَّةَ حِنْطَةٍ مَعَ شَقِيْقَاتِيْ فِيْ غِرَارَةٍ، فَجَاءَ إِلَيْنَا رَجُلٌ ، فَأَخَذَنِيْ مَعَ رَفِيْقَاتِيْ ، فَبَذَرَنَا فِي التُّرَابِ .

میرا واقعہ یہ ہے کہ میں اپنی بہنوں کے ساتھ گیہوں کا دانہ ہوں، ایک آدمی ہمارے پاس آیا اور مجھے میری ساتھیوں سمیت لے گیا پھر ہمیں بکھیر دیا.

هُنَالِكَ فِي الْحَقْلِ أَبْصَرْتُ الدُّنْيَا وَأَصَابَتْنِي الشَّمْسُ، وَكُنْتُ مَسْرُوْرَةً جِدًّا ، وَلٰكِنْ نَزَلَ الْمَطَرُ ، وَدَخَلْتُ إِلٰى بَاطِنِ التُّرْبَةِ ، وَبَقِيْتُ مَدْفُوْنَةً أَيَّامًا ، وَأَخَذَ جِسْمِيْ يَكْبُرُ وَ جِلْدِيْ يَضِيْقُ عَلَيَّ، حَتّٰى انْشَقَّ جِلْدِيْ ، وَخَرَجَ مِنْهُ جُذَيْرَاتٌ كَالشَّعْرِ ، ثُمَّ خَرَجَتْ وُرَيْقَاتٌ شَقَّتِ التُّرْبَةَ، وَ ظَهَرَتْ فَوْقَ الْأَرْضِ ، فَكُنْتُ يَا سَيِّدِيْ! سُنْبُلَةً قَائِمَةً عَلٰى سَاقٍ .

وہاں کھیت میں میں نے دنیا دیکھی، اور مجھے دھوپ لگی، میں بہت خوش تھی مگر بارش آئی اور میں مٹی کے اندر گھس گئی اور وہیں چند دنوں دبی رہی، میرا جسم بڑا ہوتا جارہا تھا اور میری کھال

مجھ پر تنگ ہوتی گئی یہاں تک کہ میری کھال پھٹ گئی اور اس سے بال کی طرح چھوٹی جڑیں نکلیں پھر پتے نکلے جس نے مٹی میں شگاف ڈال دیا اور زمین کے باہر نکل آئی، اس وقت جناب میں ایک بالی بن گئی جو اپنے تنے پر کھڑی تھی۔

ثُمَّ أَصْبَحْتُ سُنْبُلَةً صَفْرَاءَ فِي حَرَارَةِ الشَّمْسِ، وَ كُنْتُ أَرَى صَدِيقَاتِي وَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ وَ نَهْتَزُّ طَرَبًا، وَ كَانَتْ أَيَّامًا جَمِيلَةً.

پھر میں سورج کی گرمی سے پیلا ہو گیا، میں اپنے ہمجولیوں کو دیکھتا، ہم باتیں کرتے اور خوشی سے جھومتے تھے، یہ بہت خوبصورت دن تھے۔

وَ مَا طَالَتْ تِلْكَ الْمُدَّةُ فَقَدْ جَاءَ رِجَالٌ يَحْمِلُوْنَ الْمَنَاجِلَ، فَحَصَدُوْا وَ حَمَلُوْا، وَ انْتَقَلْتُ إِلَى بَيْدَرٍ، وَ مَكَثْتُ أَيَّامًا.

وہ عرصہ زیادہ نہیں رہا کہ کچھ لوگ درانتی لئے آئے اور انہوں نے کاٹ لیا اور اٹھا لے گئے اور میں کھلیان میں پہونچ گیا، وہاں کچھ دنوں تک ٹھہرا رہا۔

وَ كَانَ مِنْ أَشَدِّ الْأَيَّامِ فَقَدْ جَاءَ ثِيْرَانٌ فَدَاسَتْنَا بِأَقْدَامِهَا، وَ فَارَقْتُ السُّنْبُلَةَ، وَ كُنْتُ طَرِيْحًا ذَلِيْلًا.

اور وہ بڑا سخت دن تھا جب کچھ بیل آئے اور ہمیں اپنے پیروں سے کچل دیا، میں نے بالی چھوڑ دی اور الگ تھلگ ہو چکا تھا۔

ثُمَّ أَخَذَنَا رِجَالٌ وَّ ذَرَوْنَا فِي الرِّيْحِ، فَطَارَ الْقِشْرُ وَ بَقِيَ الْقَمْحُ.

پھر ہمیں لوگوں نے اٹھایا اور ہوا میں اڑایا تو چھلکا اڑ گیا اور گیہوں باقی رہا۔

وَ كَانَ أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ: أَنَّ رَجُلًا حَمَلَنِي إِلَى شَيْءٍ مُدَوَّرٍ مِّنَ الْحَجَرِ فِيْهِ ثُقْبٌ، وَكُنْتُ أَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا شَدِيْدًا كَرِيْهًا وَّ جَعْجَعَةً، فَأَلْقَانِي فِيْهِ فَطَحَنَنِي طَحْنًا، هَلْ تَعْرِفُ اسْمَهُ يَا سَيِّدِي؟ . . ذٰلِكَ هُوَ الطَّاحُوْنُ أَوِ الرَّحَى.

اور ان سب باتوں سے زیادہ مشکل یہ ہوئی کہ ایک آدمی مجھے گول پتھر جیسی چیز کے پاس لے گیا جس میں سوراخ تھا اور میں اس کی سخت آواز اور مکروہ گھڑگھڑاہٹ سن رہا تھا، اس آدمی نے مجھے اسی میں ڈال دیا تو اس نے مجھے بالکل ہی پیس کر رکھ دیا جناب! آپ اس کا نام جانتے

ہیں وہ چکی تھی۔

فَلَمَّا صِرْتُ دَقِيقاً أَخَذَنِي الْخَبَّازُ وَ وَضَعَنِي فِي مِعْجَنَةٍ، وَ غَمَرَنِي بِالْمَاءِ النَّقِيِّ، وَ غَمَزَنِي، حَتَّى صِرْتُ عَجِيناً، فَصَنَعَ مِنِّي كُرَةً.

جب میں آٹا بن گیا تو مجھے روٹی پکانے والا لے گیا اور ایک کونڈے میں ڈالدیا اور مجھے صاف پانی سے دبانے لگا یہاں تک کہ میں گندھ گیا تو مجھ سے گول گول ٹکڑا بنالیا۔

هُنَالِكَ جَاءَتِ الْمُصِيبَةُ، فَقَدْ دَحَانِي عَلَى حَدِيدٍ مُحَمًّى تُسَمُّونَهُ الطَّابَقَ، لَا تَسْأَلْ يَا سَيِّدِي! عَنْ أَلَمِي وَاحْتِرَاقِي فَقَدِ الْتَوَيْتُ وَ انْكَمَشْتُ، وَلٰكِنَّ الْخَبَّازَ لَمْ يَرْحَمْنِي وَ لَمْ يَرِقَّ لِي، حَتَّى كُنْتُ رِقَاقاً.

وہاں مصیبت آگئی کیونکہ اس نے مجھے ایک گرم لوہے پر پھیلادیا جس کو آپ توا کہتے ہیں جناب آپ میری تکلیف اور میرا جلنا نہ پوچھئے، میں اینٹھ گیا اور سکڑ گیا مگر نانبائی کو مجھ پر رحم نہ آیا اور نہ اس نے کوئی نرمی کی یہاں تک میں روٹی بن گیا۔

كُلُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِكَ يَا سَيِّدِي، كُنْتُ أَشْقَى لِنَعِيمِكَ وَأَتْعَبُ لِلَذَّتِكَ، وَأَنْتَقِلُ مِنْ طَوْرٍ إِلَى طَوْرٍ، لِتَأْكُلَ هَنِيئاً وَّ تَشْبَعَ، أَفَلَا يَحْسُنُ بِكَ أَنْ تَقُولَ:

یہ سب آپ ہی کے لئے ہوا، میں آپ کے آرام کے لئے دکھ سہتا رہا اور آپ کی لذت کے لئے تھکتا رہا اور ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلتا رہا تاکہ آپ مزے سے کھائیں اور شکم سیر ہوں، تو کیا آپ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ آپ کہیں:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي وَ سَقَانِي وَ جَعَلَنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ».

«تمام تعریفیں اسی خدا کے لئے ہیں جس نے مجھے کھلایا اور مجھے پلایا اور مجھے مسلمان بنایا»

عِيَادَةُ الْمَرِيضِ　مریض کی عیادت

(۳)

حل لغات | عيادة: بیمار کی مزاج پرسی۔ محموم: بخار میں مبتلا۔ استاذن: اجازت چاہی۔ الحمّٰی: بخار۔ غرفة: کمرہ۔ یوم الخمیس: جمعرات۔ مضطجعا: لیٹا ہوا۔ دنا (ن) دنو: قریب ہونا۔

عافاك الله: خدا تمہیں عافیت دے۔ الصداع: سر درد۔ الدوار: چکر۔ طھور: پاک۔ امس: کل گذشتہ۔ قاس: (ض) قیاس، اندازہ لگانا۔ المسمعة: اسٹیتھسکوپ۔ ارتیاح: خوش۔ وصفة: نسخہ۔ یحمی۔ (ض) حمایة: بچانا۔ شق علیه: اس کے لئے مشکل ہو جاتی۔

ذَهَبَ حَامِدٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ يَوْمَ السَّبْتِ فَوَجَدَ أَنَّ صَدِيْقَهُ حُسَيْنًا مَا حَضَرَ فِي الْمَدْرَسَةِ فَسَأَلَ أَخَاهُ عَلِيًّا عَنِ السَّبَبِ، فَقَالَ: إِنَّهُ مَحْمُوْمٌ مِّنْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ، فَعَزَمَ حَامِدٌ عَلَى أَنْ يَعُوْدَهُ فِي الرُّجُوْعِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ

حامد سنیچر کے دن مدرسہ گیا تو معلوم ہوا کہ اس کا دوست حسین مدرسہ نہیں آیا ہے اس نے حسین کے بھائی علی سے وجہ معلوم کی تو اس نے کہا کہ وہ توجمعرات ہی سے بخار میں پڑا ہے، حامد نے ارادہ کر لیا کہ مدرسہ سے لوٹتے ہوئے اس کی عیادت کو ضرور جائیگا۔

ذَهَبَ حَامِدٌ إِلَى بَيْتِ حُسَيْنٍ فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ، فَخَرَجَ أَبُوْ حُسَيْنٍ، قَالَ حَامِدٌ: إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَعُوْدَ صَدِيْقِيْ حُسَيْنًا فَقَدْ أَخْبَرَنِيْ عَلِيٌّ أَنَّهُ مَرِيْضٌ، قَالَ أَبُوْهُ: نَعَمْ! إِنَّهُ أَصَابَتْهُ الْحُمّٰى يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَيُمْكِنُكَ أَنْ تَعُوْدَهُ.

حامد حسین کے گھر گیا، سلام کیا اور اجازت طلب کی تو حسین کے والد نکلے حامد نے کہا: میں اپنے دوست حسین کی عیادت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ علی نے مجھے بتایا تھا کہ وہ بیمار ہے اس کے والد نے کہا ہاں! اس کو جمعرات کے دن سے بخار لگا ہے، تم اس کا حال معلوم کر سکتے ہو۔

صَعِدَ حَامِدٌ إِلَى السَّطْحِ، وَدَخَلَ غُرْفَةَ حُسَيْنٍ، فَرَأَى حُسَيْنًا مُضْطَجِعًا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِلُطْفٍ، وَدَنَا مِنْهُ، وَقَالَ لَهُ: كَيْفَ حَالُكَ يَا أَخِيْ! عَافَاكَ اللهُ.

حامد کوٹھے پر چڑھ گیا اور حسین کے کمرہ میں داخل ہوا تو حسین کو لیٹا ہوا دیکھا، آہستہ سے اسے سلام کیا اور اس کے قریب گیا اور کہا: میرے بھائی کیا حال ہے؟ خدا تمہیں صحت و عافیت دے۔

قَالَ حُسَيْنٌ: قَدْ أَصَابَتْنِي الْحُمّٰى يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَكَانَتْ شَدِيْدَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَخَفَّتْ فِي اللَّيْلِ، وَلٰكِنِّيْ أَشْكُو الصُّدَاعَ وَالدُّوَارَ، وَقَدْ ضَعُفْتُ كَثِيْرًا، كَأَنِّيْ مَرِيْضٌ مُنْذُ أَيَّامٍ، وَلَا أَشْتَهِي الطَّعَامَ.

حسین نے کہا: مجھے بخار جمعرات کو چڑھا اور جمعہ کو سخت رہا، رات میں ہلکا ہوا مگر مجھے سر درد اور چکر کی شکایت ابھی ہے، اور کمزوری بھی کافی ہو گیا ہوں گویا میں کافی دنوں سے بیمار ہوں اور کھانے کی رغبت نہیں ہے۔

قَالَ حَامِدٌ : لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ، وَهَلْ عَادَكَ طَبِيْبٌ ؟

حامد نے کہا: کوئی بات نہیں انشاء اللہ یہ تمہاری صفائی ہے، کیا ڈاکٹر تمہیں دیکھنے آیا تھا؟

قَالَ حُسَيْنٌ : نَعَمْ ! قَدْ عَادَنِيْ طَبِيْبٌ أَمْسِ ، وَمَوْعِدُهُ الْآنَ .

حسین نے جواب دیا: ہاں کل گذشتہ ایک ڈاکٹر آئے تھے اور آج آنیکا وقت ہو رہا ہے۔

وَ لَمْ يَجْلِسْ حَامِدٌ إِلَّا قَلِيْلًا ، حَتّٰى حَضَرَ الطَّبِيْبُ فَجَسَّ يَدَ حُسَيْنٍ ، وَ قَاسَ الْحَرَارَةَ ، وَ امْتَحَنَ الصَّدْرَ بِالْمِسْمَعَةِ ، وَأَبْدَى الْإِرْتِيَاحَ ، وَغَيَّرَ فِي الْوَصْفَةِ قَلِيْلًا ، وَ قَالَ : إِنَّهُ بَارِئٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ ، وَ أَوْصٰى أَبَاهُ بِأَنْ يَحْمِيَ حُسَيْنًا الْمَاءَ الْبَارِدَ وَ الزَّيْتَ وَ الْخُرُوْجَ فِي الْهَوَاءِ وَ التَّعَبِ ، وَ يَسْقِيَهُ اللَّبَنَ وَ مَاءَ الشَّعِيْرِ وَ مَاءَ الْفَوَاكِهِ .

حامد تھوڑی ہی دیر بیٹھا تھا کہ ڈاکٹر آ گیا اس نے حسین کی نبض ٹٹولی اور بخار کا اندازہ کیا سینہ کو اسٹیتھسکوپ سے جانچا اور خوشی ظاہر کی، نسخہ میں تھوڑی تبدیلی بھی کی اور کہا: ماشاء اللہ یہ ٹھیک ہو رہا ہے، البتہ حسین کے والد کو ہدایت کی کہ حسین کو ٹھنڈے پانی، تیل اور ہوا میں نکلنے سے پرہیز کرائیں۔ اور اسے دودھ، جو کا پانی اور پھلوں کا عرق پلائیگی۔

وَ جَلَسَ حَامِدٌ قَلِيْلًا ، وَ قَالَ : إِنَّ الْعَائِدَ إِذَا أَطَالَ الْجُلُوْسَ عِنْدَ الْمَرِيْضِ ، شَقَّ عَلَيْهِ وَ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ ، فَأَسْتَأْذِنُ وَأَنْصَرِفُ ، وأَعُوْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا .

حامد تھوڑی دیر بیٹھا اور کہا: مزاج پرسی کرنے والا جب مریض کے پاس زیادہ دیر ٹھہرے تو مریض اور اس کے گھر والوں پر بوجھ ہو جاتا ہے اس لئے اجازت چاہتا ہوں اور لوٹتا ہوں انشاء اللہ کل میں حال معلوم کرنے آؤں گا۔

اَلْكِيْمِيَاءُ کیمیا

(۴)

حل لغات: یتسامرون: کہانی کہا کرتے۔ یحوّل: تحویل بدل دینا۔ نیکل: روغن لگا ہوا ٹین۔ رصاص: سیسہ۔ جنیھۃ: گنی۔ انقرض: ختم ہوگیا۔ طوی: (ض)، لپیٹنا، سمیٹنا طی الصناعۃ: کاریگری، ہنر۔ استطالوا: لمبا محسوس کیا۔ المنام: خواب۔ قصر شامخ: بلند و بالا محل۔ حزبہ: اپنا حصہ، متعین جز۔ اعجلھم: باب افعال سے جلدی کرنا۔ سکۃ المحرات: کھیتی کا ہل۔ البذور: واحد بذر، بیج۔ اضعاف: کئی گنا۔ العرق: پسینہ۔ جباھھم: پیشانی۔ عاکفین: مشغول، لگے ہوئے۔ اقتنع: صبر کیا، قناعت کرلی۔

كَانَ الْأَوْلَادُ يَتَحَدَّثُوْنَ فِي اللَّيْلِ وَ يَتَسَامَرُوْنَ، وَ كَانَ أَكْثَرُ حَدِيْثِهِمْ عَنِ الْكِيْمِيَاءِ، وَ كَانَ إِسْمَاعِيْلُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَنَّ شَيْخاً يُحَوِّلُ التُّرَابَ ذَهَباً، وَ يَجْعَلُ نُقُوْدَ النِّيْكَلِ وَ الرَّصَاصِ: دَنَانِيْرَ ذَهَبِيَّةً وَ جُنَيْهَاتٍ.

لڑکے رات کیوقت باتیں کر رہے تھے اور کہانی سنا رہے تھے انکی زیادہ تر باتیں کیمیا کے بارے میں تھیں اسماعیل کہہ رہا تھا، میں نے ایک بوڑھے کے بارے میں سنا ہے کہ وہ مٹی کو سونے میں بدل دیتا ہے اور ٹین اور سیسہ کے پیسوں کو سونے کی دینار اور گنی میں بدل دیا کرتا ہے۔

وَ صَدَّقَهُ مَحْمُوْدٌ، وَ قَالَ: نَعَمْ! إِنَّهُ فَنٌّ، كَانَ النَّاسُ يَعْرِفُوْنَهُ، وَ لٰكِنِ انْقَرَضَ عُلَمَاءُ هٰذَا الْفَنِّ، وَطُوِيَ ذٰلِكَ الْبِسَاطُ.

محمود نے بھی اس کی تصدیق کی اور کہا: ہاں! یہ ایک فن ہے جسے لوگ جانتے تھے مگر اس فن کے ماہرین ختم ہوئے اور اس فن کی بساط سمٹ گئی۔

فَتَأَسَّفَ الْأَوْلَادُ كَثِيْراً، وَ حَزِنُوْا، وَقَالُوْا: لَوْ وَجَدْنَا أَحداً يَعْرِفُ هٰذِهِ الصِّنَاعَةَ، لَتَعَلَّمْنَاهَا مِنْهُ، وَ صِرْنَا أَغْنِيَاءَ بِدُوْنِ تَعَبٍ وَ مَشَقَّةٍ.

لڑکوں نے بہت زیادہ افسوس کیا اور غمگین ہوئے، کہنے لگے اگر ہم اس ہنر کے کسی واقف کار کو پائیں تو ہم اس سے سیکھ لیتے اور بغیر محنت و مشقت کے مالدار بن جاتے۔

وَ كَانَ أَبُوْهُ يَسْتَمِعُ مِنْهُمْ، فَقَالَ: "لَا تَتَأَسَّفُوْا يَا أَوْلَادِيْ! فَإِنِّيْ أَعْرِفُ الْكِيْمِيَاءَ، و أَنْتُمْ أَعَزُّ النَّاسِ عِنْدِيْ، فَأَنَا أُعَلِّمُكُمْ غَداً، وَأُخْبِرُكُمْ بِصِنَاعَةِ

الْكِيْمِيَاءُ .

ان بچوں کے والد ان کی بات سن رہے تھے انہوں نے کہا: میرے بچو! افسوس مت کرو میں کیمیا جانتا ہوں اور تم لوگ مجھے سب سے عزیز ہو اس لئے میں کل تمہیں سکھا دوں گا اور کیمیا گیری کا ہنر بتا دوں گا۔

فَرِحَ الْأَوْلَادُ كَثِيْرًا ، وَ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، وَ شَقَّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَنْتَظِرُوْا إِلَى الصَّبَاحِ ، فَاسْتَطَالُوْا اللَّيْلَ ، وَ لٰكِنَّ وَالِدَهُمْ قَالَ لَهُمْ : لَا يُمْكِنُ تَعْلِيْمُ الْكِيْمِيَاءِ إِلَّا فِي النَّهَارِ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ فَنٌّ دَقِيْقٌ .

لڑکے بہت خوش ہوئے، ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر ان کے لئے صبح تک انتظار کرنا مشکل ہو گیا اس لئے رات انہوں نے بڑی لمبی محسوس کی لیکن ان کے باپ نے ان سے کہا: کیمیا کی تعلیم صرف دن میں ہی ممکن ہو گی کیونکہ یہ نازک فن ہے۔

نَامَ الْأَوْلَادُ وَ انْتَبَهُوْا مُبَكِّرِيْنَ ، وَ لَمْ يَزَلْ إِسْمَاعِيْلُ وَ مَحْمُوْدٌ يُرِيَانِ الْكِيْمِيَاءَ فِي الْمَنَامِ ، رَأَى هَاشِمٌ أَنَّهُ فِي قَصْرٍ شَامِخٍ ، وَ لِبَاسٍ فَاخِرٍ ، وَ قَدْ بَنَى الْقَصْرَ ، وَصَنَعَ اللِّبَاسَ بِالْمَالِ الَّذِيْ حَصَلَ لَهُ بِالْكِيْمِيَاءِ .

بچے سو گئے اور سویرے ہی جاگ اٹھے، اسماعیل اور محمود تو خواب میں بھی کیمیا دیکھتے رہے، ہاشم نے دیکھا کہ وہ ایک بلند و بالا محل میں عمدہ لباس میں موجود ہے، اس نے وہ محل اور لباس اس مال سے بنوایا ہے جو اسے کیمیا کے ذریعہ حاصل ہوا ہے۔

فَصَلَّوْا الصُّبْحَ ، وَ جَلَسُوْا حَوْلَ أَبِيْهِمْ يَنْتَظِرُوْنَ فَرَاغَهُ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَأَتَمَّ أَبُوْهُمْ حِزْبَهُ ، وَقَالَ : هَلُمُّوْا يَا أَبْنَائِيْ ، فَخَرَجُوْا مَعَهُ ، وَ قَدْ أَعْجَلَهُمُ الْاِشْتِيَاقُ إِلَى الْكِيْمِيَاءِ مِنْ أَنْ يُفْطِرُوْا

سبھوں نے صبح کی نماز پڑھی اور اپنے والد کے ارد گرد بیٹھ گئے، ان کے قرآن کی تلاوت سے فارغ ہونے کا انتظار کرتے رہے، باپ نے اپنا مقررہ حصہ پورا کیا، اور کہا، آؤ میرے بچو! سب ہی ان کے ساتھ نکل پڑے اور ان کے کیمیا کے شوق نے ناشتہ کرنے سے بھی بے نیاز کر کے جلدی کرا دی۔

لَمْ يَزَلْ أَبُوْهُمْ يَسِيْرُ بِهِمْ طَرِيْقاً بَعْدَ طَرِيْقٍ ، حَتّٰى وَقَفَ بِهِمْ عَلٰى حَقْلٍ يَحْرُثُهُ الْفَلَّاحُ ، وَ فِيْ يَدِهِ السِّكَّةُ فَقَالَ الْوَالِدُ: اَلْكِيْمِيَاءُ يَا أَوْلَادِيْ! تَحْتَ سِكَّةِ الْمِحْرَاثِ.

ان کے والد انھیں ایک راستہ سے دوسرے راستہ پر لیجاتے رہے یہاں تک انھیں لیکر ایک کھیت پر کھڑے ہوئے جس میں کسان کھیتی کر رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں ہل تھا، باپ نے کہا: میرے لڑکو! کیمیا کھیتی کے ہل کے نیچے ہے۔

فَتَعَجَّبَ الْأَوْلَادُ ، فَاسْتَفْسَرُوْا أَبَاهُمْ ، فَقَالَ الْوَالِدُ : أَلَمْ أَسْمَعْكُمْ تَقُوْلُوْنَ : اَلْكِيْمِيَاءُ يُحَوِّلُ التُّرَابَ ذَهَباً ؟ أَلَا يَتَحَوَّلُ هٰذَا التُّرَابُ ذَهَباً بَعْدَ أَيَّامٍ بَلْ أَغْلٰى مِنَ الذَّهَبِ ؟ وَمَا يُغْنِي الذَّهَبُ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَا يَأْكُلُهُ النَّاسُ ؟ فَهٰذِهِ الْبُذُوْرُ الَّتِيْ بَذَرَهَا الْفَلَّاحُ ، وَ اجْتَهَدَ فِيْهَا أَيَّاماً سَتَأْتِيْ بِحَاصِلٍ كَثِيْرٍ ، وَ سَيَرُدُّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بِهٰذَا الْعَمَلِ أَضْعَافَ مَا بَذَلَ

لڑکے تعجب میں پڑ گئے اور والد سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: کیا میں نے تمہیں یہ کہتے نہیں سنا تھا کہ کیمیا مٹی کو سونا بنا دیتی ہے ؟ تو کیا یہ مٹی چند ہی دنوں میں سونا نہیں بن جائے گی بلکہ سونے سے مہنگی ؟ اور سونا کیا فائدہ دے سکتا ہے جب آدمی کو کھانے کی چیز ہی نہ ملے، تو یہ جو بیج کسان نے بوئے ہیں اور اس میں اتنے دن محنت کی ہے بہت پیداوار آئے گی۔ اور خدا اس کام کے بدلہ میں اس نے جتنا خرچ کیا ہے اس سے کئی گنا واپس کردے گا۔

ثُمَّ مَرَّ بِهِمْ أَبُوْهُمْ عَلٰى مَصْنَعٍ كَانَ النَّاسُ فِيْهِ عَاكِفِيْنَ عَلٰى أَعْمَالِهِمْ ، وَ الْعَرَقُ يَسِيْلُ مِنْ جِبَاهِهِمْ ، وَصَنَعُوْا أَشْيَاءَ مُفِيْدَةً جِدًّا تُثْمِرُ لَهُمْ مَالاً كَثِيْراً ، وَتَقْضِيْ لِلنَّاسِ حَاجَاتٍ كَثِيْرَةً ، فَقَالَ الْوَالِدُ : اَلْكِيْمِيَاءُ يَا أَوْلَادِيْ ! عَرَقُ الْجَبِيْنِ ، وَ كَدُّ الْيَمِيْنِ ، ثُمَّ مَالَ بِهِمْ إِلٰى حَلْقَةِ مُعَلِّمٍ ، وَ إِلٰى مَجْلِسِ وَاعِظٍ ، وَ قَالَ : يَا أَوْلَادِيْ ! اَلْإِنْسَانُ أَغْلٰى شَيْءٍ فِي الْوُجُوْدِ ، وَ تَثْقِيْفُهُ وَ إِصْلَاحُهُ أَفْضَلُ مِنْ تَحْوِيْلِ التُّرَابِ ذَهَباً .

پھر ان لڑکوں کے والد انہیں لے کر ایک کارخانے سے گذرے جہاں لوگ اپنے کاموں میں

مصروف تھے اور ان کی پیشانیوں کا پسینہ بہہ رہا تھا، انہوں نے ایسی مفید چیزیں بنا رکھی تھیں جو ان کے لئے مال پیدا کرتی اور لوگوں کی بہت ساری ضرورتیں پوری کرتی تھیں، والد نے کہا: میرے لڑکو! کیمیا پیشانی کا پسینہ اور ہاتھ کی محنت ہے پھر وہ ان بچوں کو لے کر ایک استاذ کے حلقہ میں اور ایک واعظ کی مجلس میں لے گئے اور کہا: میرے بچو! انسان وجود کے لحاظ سے سب سے مہنگی چیز ہے، اور اسکی اصلاح وتہذیب مٹی کو سونے میں بدل دینے سے کہیں بہتر ہے۔

فَإِذَا تَعَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْأَوْلَادُ ، وَ إِذَا اهْتَدَى هٰؤُلَاءِ النَّاسُ ، كَانَ لِلْمُعَلِّمِ وَالْوَاعِظِ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ ، لَهُ أَجْرُ كُلِّ مَا يَعْمَلُ هٰؤُلَاءِ مِنْ خَيْرٍ وَّ بِرٍّ ، وَ لِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِسَيِّدِنَا عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ :

جب یہ بچے پڑھ لیں گے اور جب یہ لوگ ہدایت پالیں گے تو استاذ اور واعظ کیلئے یہ ایک صدقۂ جاریہ ہوگا۔ ان کو ان لوگوں کی وہی بھلائی اور نیکی کا بدلہ بھی ملے گا، اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا تھا۔

«يَا عَلِيُّ ! لَأَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ» .

"اے علی! خدا تمہارے ذریعہ ایک آدمی کو بھی بھلائی کی ہدایت دیدے تو یہ تمہارے لئے سرخ قیمتی اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔"

فَاقْتَنَعَ الْأَوْلَادُ ، وَ شَكَرُوْا أَبَاهُمْ ، وَ رَجَعُوْا ، وَ قَدْ تَعَلَّمُوا الْكِيْمِيَاءَ .

اب لڑکوں کو صبر آگیا، انہوں نے اپنے والد کا شکریہ ادا کیا اور لوٹ آئے، درانحالیکہ وہ کیمیا سیکھ چکے تھے۔

يَوْمٌ صَائِفٌ گرم دن

(۵)

<u>حل لغات</u>: صائف: گرم۔ سموم: زہریلی ہوا، لو جھپٹش: خس، گھاس پھوس۔ یرشون: (ن) (رش) چھڑکنا۔ المراوح: واحد مروحۃ، پنکھا جمع: الگا رہ۔ الاکواخ: واحد کوخ کوٹھری خصص: چھپر۔ جص: گچ۔ الاجر: پکی اینٹ۔ لفحۃ: جھونکا۔ عیل: تنگ ہوگیا۔ بوجھ بن گیا۔ قلل: واحد قلۃ: چوٹی۔ یصطافون: باصطیاف: گرمی گذارنا۔ السهول: میدانی علاقے، ھرم: بہت بوڑھا۔

مَا أَشَدَّ الْحَرَّ! يَا لَطِيفُ! اَلنَّاسُ فِيْ بُيُوْتِهِمْ لَا يَخْرُجُوْنَ خَوْفَ السَّمُوْمِ ؛ وَ قَدِ اتَّخَذُوْا سُتُوْرًا مِّنَ الْحَشِيْشِ يَرُشُّوْنَ عَلَيْهَا الْمَاءَ ، وَ يُحَرِّكُوْنَ الْمَرَاوِحَ ، وَ قَدْ سَدُّوا النَّوَافِذَ ، لِئَلَّا تَدْخُلَ مِنْهَا السَّمُوْمُ ، وَمَعَ ذٰلِكَ يَتَقَلَّبُوْنَ عَلٰى مِثْلِ الْجَمْرِ ، هٰذَا ، وَ أَهْلُ الْأَكْوَاخِ الْحَقِيْرَةِ وَ الْخُصَصِ وَالْبُيُوْتِ الْمَبْنِيَّةِ مِنَ اللَّبِنِ أَنْعَمُ فِي الصَّيْفِ مِنْ أَهْلِ الْقُصُوْرِ الْمَبْنِيَّةِ مِنَ الْجِصِّ وَ الْآجُرِّ . فَإِذَا رَشُّوا الْمَاءَ عَلَى الْأَرْضِ وَ الْجُدْرَانِ ، وَ هَبَّتْ نَفْحَةٌ مِّنْ سَمُوْمٍ تَحَوَّلَتْ نَفْحَةً مِّنْ نَسِيْمٍ ، وَ حَسِبُوْا أَنَّهُمْ فِيْ جَنَّةٍ وَ نَعِيْمٍ .

لطیف! کیسی سخت گرمی ہے، لوگ اپنے گھروں میں ہیں، لو کے ڈر سے نکلتے نہیں، انہوں نے گھاس (خس) کے پردے لگائے ہیں جن پر پانی چھڑکتے رہتے ہیں اور پنکھے چلا رہے ہیں، انہوں نے کھڑکیاں بھی بند کر رکھی ہیں تاکہ ان سے لو نہ آجائے، اس کے باوجود انگاروں کی طرح لوٹ رہے ہیں، ان کا حال یہ ہے، اور معمولی کوٹھریوں اور چھپر میں رہنے والے نیز کچی اینٹ سے بنائے ہوئے گھر والے گرمی میں زیادہ آرام میں ہوتے ہیں بمقابلہ ان لوگوں کے جو گچے اور پکی اینٹوں سے بنے محلوں میں رہتے ہیں، اس لئے وہ زمین اور دیواروں پر پانی چھڑک لیتے ہیں اور گرم ہوا کے جھونکے چلتے ہیں تو وہ خوشگوار ہوائیں بدل جاتے ہیں اور وہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ وہ باغ اور آرام دہ جگہ میں ہیں۔

اِرْتَفَعَتْ دَرَجَةُ الْحَرَارَةِ إِلٰى مِائَةٍ وَّ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ نُقْطَةً ، فَعِيْلَ صَبْرُ النَّاسِ وَ سَافَرَ الْأَغْنِيَاءُ إِلٰى قُلَلِ الْجِبَالِ حَيْثُ يَصْطَافُوْنَ وَ يَقْضُوْنَ شَهْرَيْ مَايُوْ وَ يُوْنِيَةَ حَتّٰى إِذَا نَزَلَتِ الْأَمْطَارُ ، وَ لَطُفَ الْحَرُّ هَبَطُوْا إِلَى الْمُدُنِ وَ السُّهُوْلِ .

درجۂ حرارت ایک سو اٹھارہ ڈگری تک پہونچ گئی تو لوگوں کا صبر ناقابل برداشت ہو گیا، دولت مند لوگ پہاڑوں کی چوٹیوں کی طرف چل پڑے جہاں وہ گرمی کا موسم گذاریں گے اور مئی اور جون دو مہینے گذاریں گے یہاں تک کہ جب بارش ہوگی اور گرمی ہلکی ہوگی تو پھر شہروں اور میدانی علاقوں میں اتر آئیں گے۔

وَ بَقِيَ أَوْسَاطُ النَّاسِ ، وَ أَهْلُ الْأَشْغَالِ يَتَحَمَّلُوْنَ الْحَرَّ ، وَ يَصْبِرُوْنَ

لِلسَّمُوْمِ .

اور درمیانی درجے کے لوگ اور کام والے گرمی برداشت کرنے اور لو پر صبر کرنے کو رہ جائیں گے۔

اَلْآنَ رَكَدَتِ السَّمُوْمُ ، وَ مَالَتِ الشَّمْسُ ، وَ طَابَ الْخُرُوْجُ ، وَ انْتَشَرَ النَّاسُ فِي الْبَسَاتِيْنِ وَ الْمَيَادِيْنِ وَ شَوَاطِئِ الْأَنْهَارِ يَتَرَوَّحُوْنَ وَ يَتَنَزَّهُوْنَ ، فَلَا تَجِدُ فِي الْبَيْتِ إِلَّا شَيْخًا هَرِمًا أَوِ امْرَأَةً أَوْ عَاجِزًا ، وَ مَنْ حَبَسَهُ شُغْلٌ أَوْ مَرَضٌ أَوْ حَاجَةٌ ، وَ قَدْ تَسْتَمِرُّ السَّمُوْمُ إِلَى اللَّيْلِ ، فَلَا يَسْتَرِيْحُ النَّاسُ وَ يَتَقَلَّبُوْنَ عَلَى الْفِرَاشِ ، وَقَدْ يَحْتَبِسُ الْهَوَاءُ ، فَيَسِيْلُ الْعَرَقُ ، وَ تَتَحَرَّكُ الْمَرَاوِحُ ، وَ يَطِيْرُ النَّوْمُ .

اب گرم ہوائیں (لو) تھمنے لگی ہے سورج ڈھل رہا ہے اور نکلنا اچھا لگنے لگا ہے تو لوگ باغوں، میدانوں اور نہر کے کنارے ٹہلنے اور تفریح کرنے کو پھیل رہے ہیں، اب تم گھر میں سوائے بہت زیادہ بوڑھے یا عورت یا کمزور کے کسی کو نہیں پاؤ گے یا پھر جن کو کسی کام، ضرورت یا بیماری نے روک رکھا ہو کبھی یہ لو رات تک چلتی رہتی ہے تو لوگ آرام نہیں پاتے اور بستر پر کروٹیں بدلتے رہتے ہیں، اور کبھی ہوا رک جاتی ہے تو پسینہ بہنے لگتا ہے، پنکھے چلتے رہتے ہیں اور نیند اڑ جاتی ہے۔

اَلنَّظَافَةُ صفائی

(٦)

حل لغات: النقود: پیسے، روپے۔ وسخ: میل۔ ابرة: سوئی۔ خيط: دھاگہ۔ تخرق: باب تفعل پھٹ جانا۔ رقع: (ف) پیوند لگانا۔ بذلات: واحد بذل، جوڑا۔ تفقد: تلاش و جستجو۔ تمرينا: مشق۔ استاك: مسواک کرنا۔ اسنان: واحد سن، دانت۔ دلسة: گندا۔ مشقوق: پھٹا ہوا۔ سكة: ہل۔ دفاتر: واحد دفتر، رجسٹر۔ معرض ومتحف: نمائش۔ توقيعات: واحد توقيع دستخط خرائط: واحد خريطة نقشہ۔

طَاهِرُ ابْنُ فَلَّاحٍ ، يَسْكُنُ أَبُوْهُ فِي الْقَرْيَةِ ، وَ يُرْسِلُ إِلَى طَاهِرٍ قَلِيْلًا

مِّنَ النُّقُوْدِ كُلَّ شَهْرٍ .

طاہر ایک کسان کا لڑکا ہے اس کے والد گاؤں میں رہتے ہیں اور طاہر کو ہر مہینے بہت تھوڑی رقم بھیجا کرتے ہیں۔

وَلٰكِنَّ طَاهِراً وَّلَدٌ مُّدَبِّرٌ عَاقِلٌ ، ثِيَابُهٗ مُتَوَاضِعَةٌ ، وَ لٰكِنَّهَا دَائِماً نَظِيْفَةٌ مُّرَتَّبَةٌ لَّا تَرَى فِيْهَا وَسَخاً ، يَغْسِلُهَا بِيَدِهٖ كُلَّ جُمُعَةٍ ، وَعِنْدَهٗ إِبْرَةٌ وَّخَيْطٌ ، فَإِذَا تَخَرَّقَ ثَوْبٌ خَاطَهٗ بِالْإِبْرَةِ أَوْ رَقَعَهٗ بِنَفْسِهٖ .

مگر طاہر ایک ہوشیار اور سوچنے والا لڑکا ہے، اس کے کپڑے تو معمولی ہوتے ہیں مگر وہ ہمیشہ صاف ستھرے اور تہ کئے ہوتے ہیں۔ تم اسمیں کبھی میل نہیں دیکھو گے، وہ تو اپنے ہاتھ سے ہر جمعہ کو دھوتا ہے اور اس کے پاس سوئی دھاگہ ہے جب اس کا کپڑا پھٹ جاتا ہے تو وہ اسے سوئی سے سی لیتا ہے یا پیوند لگا لیتا ہے۔

وَلَا يَخْجَلُ إِذَا خَرَجَ فِيْ ثَوْبٍ مَّرْقُوْعٍ ، وَلٰكِنَّهٗ يَخْجَلُ إِذَا خَرَجَ فِيْ ثَوْبٍ وَّسِخٍ ، وَ مَا رَآهُ أَصْدِقَاؤُهٗ فِيْ ثِيَابٍ وَّسِخَةٍ أَبَداً ، فَيَحْسَبُوْنَ أَنَّهٗ غَنِيٌّ ، عِنْدَهٗ ثِيَابٌ كَثِيْرَةٌ ، وَ لَا يَمْلِكُ إِلَّا أَرْبَعَ بِذْلَاتٍ .

اور وہ شرماتا نہیں ہے جب بھی پیوند لگے کپڑے میں نکلے مگر وہ اس وقت شرماتا ہے جب میلے کپڑے میں نکل پڑے، اس کے دوستوں نے اسے کبھی بھی گندے کپڑوں میں دیکھا ہی نہیں چنانچہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ مالدار لڑکا ہے، اس کے پاس بہت سارے کپڑے ہیں جب کہ وہ چار جوڑوں سے زیادہ کا مالک نہیں ہے۔

وَ إِذَا دَخَلْتَ فِيْ حُجْرَتِهٖ رَأَيْتَهَا نَظِيْفَةً مُّنْتَظِمَةً ، وَ رَأَيْتَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ مَحَلِّهٖ ، فَلَا يَضِيْعُ وَقْتُهٗ فِيْ تَفَقُّدِ الْأَشْيَاءِ وَ الْتِمَاسِهَا ، وَإِذَا دَخَلَ فِي الظَّلَامِ قَدَرَ عَلَى أَنْ يَّأْخُذَ مَا يُرِيْدُهٗ لِأَنَّهٗ فِيْ مَحَلِّهٖ .

اور جب اس کے کمرے میں جاؤ گے تو اسے صاف ستھرا اور سلیقہ کا پاؤ گے ہر چیز کو اپنی جگہ پر دیکھو گے چنانچہ اس کا وقت چیزوں کی تلاش و جستجو میں برباد نہیں ہوتا، اگر وہ اندھیرے میں بھی کمرے میں داخل ہو، جو چیز لینا چاہے لے سکتا ہے کیونکہ وہ اپنی جگہ پر ہوتی ہے۔

وَ كُتُبُهُ فِي نِظَامٍ دَائِماً ، وَ هِيَ نَظِيفَةٌ لَا تَرَىٰ عَلَيْهَا غُبَارًا وَ لَا تُرَاباً ، وَ لَا تَرَىٰ فِيهَا أَثَرَ دُهْنٍ وَ مِسْحَةَ يَدٍ ، وَلَا كِتَابَةً وَ تَمْرِيناً ، كَأَنَّهُ اشْتَرَاهَا الْيَوْمَ ، وَ لَا يَكْتُبُ اسْمَهُ إِلَّا فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ بِخَطٍّ جَيِّدٍ .

اس کی کتابیں بھی ایک انتظام (ترتیب) سے رہتی ہیں وہ صاف ستھری ہوتی ہیں ان کے اوپر مٹی یا گرد نہیں دیکھو گے اور نہ اس پر تیل کا اثر یا ہاتھ لگانے کا نشان دیکھو گے۔ نہ تحریر اور مشق کا نشان جیسے کہ آج ہی خرید کر لایا ہو۔ اور کتاب پر اپنا نام صرف ایک جگہ عمدہ تحریر میں لکھتا ہے۔

وَ إِذَا قَامَ طَاهِرٌ فِي الصَّبَاحِ تَوَضَّأَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَ اسْتَاكَ ، وَ نَظَّفَ أَسْنَانَهُ .

اور جب طاہر صبح کو اٹھتا ہے تو فجر کی نماز کے لئے وضو کرتا ہے، مسواک کرتا ہے اور اپنے دانتوں کو صاف کرتا ہے

وَ يَغْتَسِلُ طَاهِرٌ كُلَّ يَوْمٍ فِي الصَّيْفِ ، وَ أَكْثَرَ مِنْ مَرَّةٍ فِي أُسْبُوعٍ فِي الشِّتَاءِ ، لِذٰلِكَ تَرَاهُ يَمْرَضُ قَلِيلاً ، وَ هُوَ قَوِيٌّ نَشِيطٌ .

طاہر گرمی میں ہر روز نہاتا ہے اور سردی میں ہفتہ میں ایک سے زائد مرتبہ نہاتا ہے اس لئے تم اسے دیکھو گے کہ بہت کم بیمار پڑتا ہے اور وہ مضبوط اور چست ہے۔

وَ فِي فَصْلِ طَاهِرٍ وَلَدٌ غَنِيٌّ اسْمُهُ شَاهِدٌ ، وَ هُوَ ضِدُّ طَاهِرٍ فِي النَّظَافَةِ وَ النِّظَامِ ، فَثِيَابُهُ غَالِيَةٌ جَمِيلَةٌ وَ لٰكِنَّهَا فِي الْغَالِبِ وَسِخَةٌ دَنِسَةٌ ، وَ هُوَ يُغَيِّرُ مَلَابِسَهُ سَرِيعاً ، وَ لٰكِنَّهُ يُوَسِّخُهَا سَرِيعاً .

اور طاہر کی کلاس میں ایک مالدار لڑکا ہے جس کا نام شاہد ہے وہ صفائی اور سلیقہ میں طاہر کا برعکس ہے اس کے کپڑے قیمتی اور خوبصورت ہیں عام طور پر گندے اور میلے ہوتے ہوتے ہیں، وہ جلدی جلدی کپڑے بدلتا ہے مگر جلدی ہی میلے بھی کر دیتا ہے۔

وَ كَذٰلِكَ كُتُبُهُ دَائِماً جِلْدُهَا مَشْقُوقٌ ، وَ وَرَقُهَا مَخْرُوقٌ ، كَأَنَّ طِفْلاً عَبَثَ بِهَا أَوْ مَشَتْ عَلَيْهَا سِكَّةُ الْفَلَّاحِ أَوْ دَاسَتْهَا مَرْكَبَةٌ .

اسی طرح کتابیں ہیں کہ انکی جلد ہمیشہ پھٹی ہوتی ہے اور کاغذ پھٹا ہوتا ہے گویا کوئی بچہ ان سے

کھیلا ہو یا اس پر کسان کا ہل چلا ہو یا کسی سواری نے روندا ہو۔

وَ كُتُبُهُ وَ دَفَاتِرُهُ مَعْرُوضٌ، أَوْ مَتْحَفٌ، تَرَىٰ فِيهَا رُسُوْمًا وَّ صُوَرًا، وَّ تَوْقِيعَاتٍ وَّتَمْرِيْنَاتٍ، وَّ أَشْكَالاً رِّيَاضِيَّةً وَّ خَرَائِطَ جُغْرَافِيَّةً.

اور اس کی کتابیں اور رجسٹر (کاپیاں) نمائش یا عجائب گھر ہیں اس میں لکیریں اور تصویریں دیکھو گے، دستخط مشقیں اور ریاضی کی مختلف شکلیں اور جغرافیہ کے نقشے ملیں گے۔

وَ إِذَا قُلْتَ لِشَاهِدٍ: لِمَاذَا لاَ تُحَافِظُ عَلَى النَّظَافَةِ وَالنِّظَامِ؟ قَالَ: إِنَّهُ يَضِيْعُ فِيْ ذٰلِكَ وَقْتٌ كَثِيْرٌ، وَالْوَقْتُ شَيْءٌ غَالٍ!

اور جب تم شاہد سے کہو کہ تم صفائی اور سلیقہ کی پابندی کیوں نہیں کرتے تو وہ کہے گا اس میں بہت وقت برباد ہوتا ہے اور وقت بڑی قیمتی چیز ہے۔

وَ تَرَاهُ يُضَيِّعُ وَقْتاً طَوِيْلاً فِيْ تَفَقُّـدِ الْأَشْيَاءِ، وَ تَغْيِيْرِ الْمَلاَبِسِ بِسُرْعَةٍ، وَ لاَ يَفْطَنُ لِذٰلِكَ.

اور تم اسے چیزوں کی تلاش اور جلدی جلدی کپڑے بدلنے میں بہت سارا وقت برباد کرتے دیکھو گے مگر وہ یہ چیز نہیں سمجھتا

أَلْحَنِيْنُ إِلَى الشَّهَادَةِ — شہادت کا شوق (۱)

(۷)

حل لغات: حنین: شوق، محبت۔ بتواری: تواری، چھپنا۔ غلام: لڑکا۔ لا یعصی: نافرمانی نہیں کرتا تھا۔ لا یعاند: سرکشی نہیں کرتا۔ ثقل: (ک) بھاری ہونا۔ نال: پالیا۔ (س) الشبان: واحد شاب جوان۔

لَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْخُرُوْجَ إِلَىٰ بَدْرٍ لِيُقَاتِلَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ خَرَجَ غُلاَمٌ اسْمُـــهُ عُمَيْرُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ عُمُرُهُ سِتَّ عَشَرَةَ سَنَةً.

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی جانب کوچ کرنے کا ارادہ فرمایا تاکہ مشرکین سے جہاد فرمائیں تو ایک لڑکا بھی نکل پڑا جس کا نام عمیر بن ابی وقاص تھا، اسکی عمر سولہ سال تھی۔

وَ كَانَ عُمَيْرٌ يَخَافُ أَنْ لاَ يَقْبَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ، لِأَنَّهُ صَغِيْرٌ، فَكَانَ يَجْتَهِدُ

أَنْ لَاّ يَرَاهُ أَحَدٌ ، وَكَانَ يَتَوَارَىٰ .

عمیر کو اس بات کا ڈر تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے قبول نہ فرمائیں گے اس لئے کہ وہ چھوٹا ہے تو وہ اس بات کی کوشش کر رہا تھا کہ اسے کو دیکھ نہ لے اور چھپ رہا تھا۔

وَ لٰكِنْ رَآهُ أَخُوهُ الْأَكْبَرُ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ : مَالَكَ يَا أَخِيْ ؟ لِأَيِّ شَيْءٍ تَتَوَارَىٰ ؟ .

لیکن اس کے بڑے بھائی سعد بن ابی وقاص نے اس کو دیکھ لیا اور اس سے کہا: میرے بھائی! تمہیں کیا ہوا تم کس وجہ سے چھپتے پھر رہے ہو؟

قَالَ عُمَيْرٌ : أَخَافُ أَنْ يَرُدَّنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنِّيْ صَغِيْرٌ ، وَ أَنَا أُحِبُّ الْخُرُوْجَ . لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيَ الشَّهَادَةَ .

عمیر نے جواب دیا! مجھے ڈر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے واپس کر دیں گے اس لئے کہ میں چھوٹا ہوں جب کہ میں جہاد کے لئے نکلنا چاہتا ہوں شاید خدا مجھے شہادت نصیب فرما دے۔

وَ كَانَ كَمَا خَافَ عُمَيْرٌ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأَىٰ أَنَّهُ صَغِيْرٌ وَ الْحَرْبُ لَيْسَتْ مِنْ شُغْلِ الْأَطْفَالِ وَ الْغِلْمَانِ ، وَ مَا يَصْنَعُوْنَ فِي الْحَرْبِ ، وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ عَلَى الرِّجَالِ ؟

اور ویسا ہی ہوا جیسا عمیر کو ڈر تھا، جب اسے آنحضورؐ نے دیکھا تو محسوس فرمایا کہ وہ چھوٹا ہے اور جنگ بچوں اور لڑکوں کا کام نہیں ہے اور وہ لوگ کریں گے ہی کیا جب کہ جنگ بڑوں پر بھی شاق ہوتی ہے

وَ لٰكِنَّ عُمَيْرًا مَا أَحَبَّ أَنْ يَنْصَرِفَ ، وَ يَقْعُدَ فِي الْبَيْتِ ، أَوْ يَلْعَبَ مَعَ أَتْرَابِهِ ، و أَصْدِقَائِهِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ إِنَّهُ لَيُرِيْدُ الشَّهَادَةَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ !

مگر عمیر نے یہ پسند نہیں کیا کہ لوٹ جائے اور گھر میں بیٹھا رہے یا اپنے ہم عمروں کے ساتھ کھیلے اور اس کے دوست مدینہ میں تھے اور وہ تو اللہ کی راہ میں شہادت چاہ رہا تھا۔

وَ لٰكِنَّ عُمَيْرًا لَا يَعْصِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، وَلَا يُعَانِدُ ، فَإِنَّهُ لَا يُرِيْدُ إِلَّا

رِضَاءَ اللهِ ، وَهَلْ يَنَالُ رِضَاءَ اللهِ إِذَا عَصٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ؟ أَبَدًا !

مگر عمیر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی یا ضد نہیں کر رہا تھا وہ تو صرف خدا کی خوشنودی چاہ رہا تھا اور کیا کوئی خدا کی رضامندی رسول اللہ کی نافرمانی کرکے حاصل کرسکتا ہے ؟ کبھی نہیں !

كَانَ عُمَيْرٌ فِيْ حَيْرَةٍ وَّ حُزْنٍ شَدِيْدٍ ، هُوَ لَمْ يَبْلُغْ سِنَّ الْقِتَالِ ، وَ لٰكِنَّهٗ يَحِنُّ إِلَى الشَّهَادَةِ ، وَ إِلَى الْمَوْتِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ، وَ يَحِنُّ إِلَى الْجَنَّةِ ، وَ يَرَاهَا غَيْرَ بَعِيْدَةٍ ، وَ لٰكِنْ كَيْفَ يَصِلُ إِلَيْهَا ، وَ هُوَ لَمْ يَبْلُغْ سِنَّ الْقِتَالِ ؟!

تو عمیر پریشانی اور سخت غم میں پڑا رہا ، وہ ابھی جنگ کی عمر کو نہیں پہونچا تھا مگر شہادت کا شوق رکھتا تھا اور خدا کی راہ میں موت اور جنت کا خواہشمند تھا اور جنت کو قریب دیکھ رہا تھا مگر اس تک پہونچے کیسے ؟ جب کہ ابھی وہ لڑائی کی عمر کو نہیں پہونچا تھا ؟

كُلُّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى عُمَيْرٍ ، وَ كَانَ قَلْبُهٗ صَغِيْرًا فَبَكٰى ، وَ لَمَّا بَكٰى عُمَيْرٌ رَقَّ لَهٗ قَلْبُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَقِيْقًا رَّفِيْقًا فَأَجَازَهٗ .

بہر حال یہ عمیر کو بوجھ محسوس ہوا ، اس کا دل بھی چھوٹا تھا اس لئے رو پڑا اور جب وہ رونے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بھی اس کے لئے نرم ہوگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مہربان اور نرم دل تھے ہی چنانچہ عمیر کو اجازت دیدی ۔

لَا تَسْأَلُوْا عَنْ فَرَحِ عُمَيْرٍ وَّ سُرُوْرِهٖ لَمَّا أَجَازَهُ النَّبِيُّ ﷺ . فَكَأَنَّمَا نَالَ تَذْكِرَةَ الْجَنَّةِ .

مت پوچھیے عمیر کی خوشی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دی گویا اس نے جنت کا ٹکٹ ہی پالیا ۔

وَ خَرَجَ عُمَيْرٌ مَّعَ أَخِيْهِ وَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ كُلُّهُمْ كِبَارٌ وَّ أَقْوِيَاءُ ، وَ كَانَ كَمَا أَرَادَ ، فَقَدْ قُتِلَ شَهِيْدًا فِي الْغَزْوَةِ ، وَسَبَقَ كَثِيْرًا مِّنَ الشُّبَّانِ وَ الشُّيُوْخِ .

عمیر اپنے بھائی اور مسلمانوں کے ساتھ نکل کھڑا ہوا ، سب بڑے بڑے اور طاقتور تھے عمیر نے جو چاہا وہی واقع ہوا وہ غزوہ میں شہید ہوگیا اور بہت سے بڑوں ، بوڑھوں پر سبقت لے گیا

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْ عُمَیْرٍ وَّ أَرْضَاهُ .

خدا عمیر سے راضی ہوا اور اسے خوش کردے ۔

اَلْحَنِیْنُ إِلَی الشَّهَادَةِ   شہادت کا شوق (۲)

(۸)

حل لغات متاع: سامان۔ یشغلون: (باب افعال) مشغول رکھنا بحرس: (ض) حفاظت کرنا۔ یتاول: اونچا ہو کر چلنا۔ شفع (ف) شفاعۃ: شفارش کرنا۔ صارعتہ: مصارعۃ: کشتی لڑنا۔ صرع: (ف) پچھاڑ دینا۔ لیسمع: (ف) اجازت دینا گنجائش نکالنا۔ اتباع: پیروی کرنا۔

وَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰی أُحُدٍ لِّقِتَالِ قُرَیْشٍ خَرَجَ مَعَهٗ مِنَ الْمَدِیْنَةِ غِلْمَانٌ یُّحِبُّوْنَ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، وَكَانُوْا صِغَارًا ، لَمْ یَتَجَاوَزُوا الْخَامِسَةَ عَشَرَةَ مِنْ عُمُرِهِمْ، فَرَدَّهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، لِأَنَّهُمْ صِغَارٌ، لَمْ یَبْلُغُوْا سِنَّ الْقِتَالِ ، فَیَكُوْنُوْنَ كَالْمَتَاعِ ، وَ یَشْغَلُوْنَ الْكِبَارَ أَیْضاً یُرَاقِبُوْنَهُمْ وَ یَحْرُسُوْنَهُمْ .

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش سے جنگ کے لئے اُحد کی جانب نکلے تو ان کے ساتھ مدینہ سے چند لڑکے بھی نکل پڑے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے خواہشمند تھے، وہ چھوٹے تھے اور وہ پندرہ سال کی عمر سے آگے نہ بڑھے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو واپس کردیا کیونکہ وہ چھوٹے ہیں اور جنگ کرنے کی عمر کو نہیں پہونچے تھے، وہ سامان کی طرح ہو جائیں گے اور بڑوں کو بھی مشغول رکھیں گے کہ وہ ان کی نگرانی کریں اور حفاظت کریں۔

وَ كَانَ فِیْ هٰؤُلَاءِ الْغِلْمَانِ وَلَدٌ، اسْمُهٗ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ ، وَ هُوَ دُوْنَ الْخَامِسَةَ عَشَرَةَ مِنْ سِنِّهٖ ، وَكَانَ یَتَطَاوَلُ مِنْ شِدَّةِ الشَّوْقِ ، لِیَظُنَّ النَّاسُ أَنَّهٗ كَبِیْرٌ، قَدْ بَلَغَ سِنَّ الْقِتَالِ ، فَلَا یُفْطَنُ لِصِغَرِ سِنِّهٖ وَ ضُعْفِهٖ .

انہی لڑکوں میں ایک لڑکا رافع بن خدیج نامی تھا۔ وہ پندرہ سال سے کم عمر کا تھا اور شہادت کے زیادہ شوق میں اونچا ہو کر چلنے کی کوشش کرتا تھا تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ بڑا ہے اور جہاد کی عمر کو پہونچ گیا ہے اور اسکی چھوٹی عمر اور کمزوری کا پتہ نہ چل سکے۔

وَ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَدَّهٗ ، لِأَنَّهٗ عَرَفَ أَنَّهٗ صَغِیْرٌ، وَأَنَّهٗ یَتَطَاوَلُ ،

فَشَفَعَ لَهُ أَبُوْهُ ، وَ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ ابْنِيْ رَافِعًا رَامٍ، فَأَذِنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ .

مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لوٹا دیا کیونکہ آپ نے جان لیا کہ یہ چھوٹا ہے اور اونچا ہو کر چلتا ہے، اس کے لئے اس کے باپ (خدیج) نے سفارش کی اور کہا: یا رسول اللہ میرا بیٹا رافع تیر چلانا جانتا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دیدی۔

فَفَرِحَ رَافِعٌ كَثِيْرًا لَمَّا أَذِنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ،وَ خَرَجَ مَعَ الْمُجَاهِدِيْنَ ، وَ هُوَ أَكْثَرُ سُرُوْرًا مِّنْ غِلْمَانٍ يَخْرُجُوْنَ إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ لِبَاسٍ جَدِيْدٍ

رافع بہت خوش ہوا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دیدی۔ اور مجاہدین کے ساتھ نکل پڑا۔ اور وہ ان بچوں سے زیادہ خوش تھا جو عید کے دن نئے کپڑوں میں عیدگاہ کے لئے نکلتے ہیں۔

وَ كَانَ وَلَدٌ آخَرُ اسْمُهُ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ فِيْ سِنِّ رَافِعٍ ، فَعُرِضَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَعْدَ رَافِعٍ فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِصِغَرِهِ أَيْضًا ، فَقَالَ سَمُرَةُ : لَقَدْ أَجَزْتَ رَافِعًا وَّ رَدَدْتَّنِيْ ، وَ لَوْ صَارَعْتُهُ لَصَرَعْتُهُ .

ایک دوسرا لڑکا جس کا نام سمرہ بن جندب تھا وہ بھی رافع کا ہی ہم عمر تھا، اسے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا رافع کے بعد تو آنحضور نے اس کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے واپس کر دیا تو سمرہ نے کہا: آپ نے رافع کو تو اجازت دیدی اور مجھے انکار فرما رہے ہیں اگر میں رافع سے کشتی لڑوں تو اسے پچھاڑ دوں گا۔

فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَمُرَةَ وَ رَافِعًا بِالْمُصَارَعَةِ فَصَرَعَ سَمُرَةُ رَافِعًا كَمَا قَالَ ، وَ اسْتَحَقَّ أَنْ يُسْمَحَ لَهُ بِالدُّخُوْلِ فِيْ صَفِّ الْمُجَاهِدِيْنَ .

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ اور رافع کو کشتی لڑنے کو فرمایا چنانچہ سمرہ نے رافع کو پچھاڑ دیا جیسا کہ اس نے کہا تھا اور اس بات کا مستحق ہو گیا کہ اسے بھی مجاہدین کی صف میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے۔

فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَمُرَةَ لِلْخُرُوْجِ ، فَخَرَجَ سَمُرَةُ ، وَ قَاتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ کو بھی جہاد پر جانے کی اجازت دیدی تو سمرہ نکلے اور غزوۂ احد کے دن اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْ رَّافِعٍ وَّ سَمُرَةَ ، وَرَزَقَنَا اتِّبَاعَهُمَا .

خدا سمرہ اور رافع سے خوش ہو اور ہمیں ان دونوں کی پیروی کی توفیق نصیب فرمائے۔

كُنْ أَحَدَ السَّبْعَةِ سات میں سے کوئی ایک بن جاؤ (۱۱)

(۹)

حل لغات: یونیو: جون۔ عطلة: چھٹی، تعطیل۔ یتأففون: تأفف: ہائے ہائے کرنا، ملیون: دس لاکھ۔ دنت: دنو (ن) قریب ہونا۔ حقویه: تثنیہ، کولہے۔ یلجمه: الجام: لگام لگانا۔ النعیلہ: ٹیک بخت۔ ابتدر: جلدی کی۔

كَانَ الْيَوْمُ الْخَامِسَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ يُوْنِيُوْ يَوْمًا شَدِيْدَ الْحَرِّ ، وَ كَانَ يَوْمَ عُطْلَةٍ ، فَكَانَ مَحْمُوْدٌ وَّ أَحْمَدُ وَ عُثْمَانُ فِي الْبَيْتِ ، وَكَانُوْا مَعَ أَبِيْهِمْ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فِي النَّهَارِ ، وَكَانُوْا يَتَأَفَّفُوْنَ مِنَ الْحَرِّ ، وَ يَتَقَلَّبُوْنَ عَلَى الْفِرَاشِ كَأَنَّهُمْ عَلَى الْجَمْرِ

ماہ جون کی پندرہ تاریخ کو بہت گرم دن تھا، چھٹی کا دن تھا، تو محمود، احمد اور عثمان گھر میں تھے اور یہ سب دن کے دو بجے اپنے والد کے ساتھ تھے، سب ہی گرمی سے ہائے ہائے کر رہے تھے اور بستر پر یوں کروٹیں بدل رہے تھے جیسے انگاروں پر ہوں۔

قَالَ مَحْمُوْدٌ : يَا لَطِيْفُ ! مَا أَشَدَّ الْحَرَّ !

محمود نے کہا: لطیف! کتنی سخت گرمی ہے!

قَالَ أَبُوْهُمْ سُلَيْمَانُ : أَتَعْرِفُ يَا مَحْمُوْدُ! كَمْ تَبْعُدُ الشَّمْسُ مِنَ الْأَرْضِ. ؟

ان کے باپ سلیمان نے کہا: محمود کیا تم جانتے ہو کہ سورج زمین سے کتنا دور ہے۔ ؟

مَحْمُوْدٌ: لَا! يَا أَبِيْ ، وَ لٰكِنِّيْ أَعْرِفُ أَنَّهَا بَعِيْدَةٌ جِدًّا .

محمود نے کہا نہیں ابا جان، مگر میں اتنا جانتا ہوں کہ وہ بہت دور ہے۔

سُلَيْمَانُ : سَتَقْرَأُ فِي الْمَدْرَسَةِ أَنَّ الشَّمْسَ تَبْعُدُ مِنَ الْأَرْضِ أَكْثَرَ مِنْ تِسْعِيْنَ مَلْيُوْنًا مِّنَ الْأَمْيَالِ ، وَ الْحَرُّ كَمَا تَرَىٰ، فَكَيْفَ إِذَا دَنَتِ الشَّمْسُ حَتَّىٰ تَكُوْنَ مِقْـدَارَ مِيْلٍ ؟ !

سلیمان نے کہا: عنقریب تم اسکول میں پڑھ لو گے کہ سورج زمیں سے نو کروڑ میل سے بھی زیادہ دور ہے، پھر بھی گرمی کیسی ہے وہ دیکھ ہی رہے ہو تو کیا ہوگا جب سورج قریب ہوگا یہاں تک کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔؟

مَحْمُوْدٌ : أَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ ! وَ مَتَىٰ هٰذَا يَا أَبِيْ ؟

محمود: خدا کی پناہ! والدصاحب ایسا کب ہوگا ؟

سُلَيْمَانُ : ذٰلِكَ يَا بُنَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

سلیمان: میرے بیٹے! ایسا قیامت کے دن ہوگا جب لوگ پروردگارِ عالم کی حضور میں پیش ہونگے۔

أَحْمَدُ : وَ كَيْفَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا أَبَتِ ؟ .

احمد: اباجان! اس دن لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

سُلَيْمَانُ : يَكُوْنُ النَّاسُ عَلَىٰ قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلَىٰ كَعْبَيْهِ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلَىٰ رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلَىٰ حَقْوَيْهِ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُـهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا .

سلیمان: انسان اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں غرق ہوں گے کچھ ٹخنوں تک اور کچھ گھٹنوں تک اور کچھ کولھوں تک اور ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جن کے ہونٹوں تک پسینہ ہوگا، پسینے کی لگام دیجائے گی۔

عُثْمَانُ : أَوَ لَيْسَ هُنَالِكَ ظِـلٌّ أَوْ مَكَانٌ يَسْتَظِلُّ بِهِ النَّاسُ ؟

عثمان: کیا وہاں سایہ نہ ہوگا یا کوئی ایسی جگہ جہاں لوگ سایہ حاصل کرسکیں ؟

سُلَيْمَانُ : بَلَىٰ يَا وَلَدِيْ، فَهُنَـالِكَ ظِلٌّ لَا يَنْعَمُ بِهِ إِلَّا سَبْعَةٌ مِّنَ الرِّجَالِ .

سلیمان: کیوں نہیں میرے بچے! وہاں سایہ ہوگا جس سے صرف سات آدمی آرام حاصل کرسکیں گے۔

أَلْأَوْلَادُ : وَ مَنْ أُولٰئِكَ السُّعَدَا يَا أَبَانَا ؟ لَعَلَّنَا نَجْتَهِدُ أَنْ نَكُوْنَ مِنْهُمْ .

بچے: اباجان! وہ کون خوش قسمت لوگ ہوں گے شاید ہم بھی ان میں ہونے کی کوشش کریں۔

سُلَيْمَانُ : يَا أَوْلَادِيْ! يَنْبَغِيْ لِكُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَجْتَهِدَ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدَ السَّبْعَةِ ، وَ أَنَا أَعُدُّ لَكُمْ أُولٰئِكَ السَّبْعَةَ :

سلیمان: میرے لڑکو! ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ان سات میں سے کوئی ایک ہونے کی کوشش کرے میں تمہیں وہ سات قسمیں گنواتا ہوں۔

(۱) إِمَامٌ عَادِلٌ .

۱۔ انصاف پرور امام۔

وَ قَطَعَ عَلَيْهِ أَحَدُ الْأَوْلَادِ ، وَ قَالَ : وَ مَنْ هُوَ الْإِمَامُ ، أَهٰذَا الَّذِيْ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ؟

ایک بچے نے بات کاٹ دی اور کہا: وہ امام کون ہوگا، کیا یہ جو لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے ہیں۔

سُلَيْمَانُ : هُوَ أَيْضًا عَلٰى خَيْرٍ، لٰكِنَّ الْمُرَادَ هُنَا أَمِيْرُ الْمُسْلِمِيْنَ .

سلیمان: وہ بھی بہتر حالت میں ہے مگر یہاں مراد مسلمانوں کے امیر ہیں۔

وَ ابْتَدَرَ الْأَوْلَادُ ، وَ قَالُوْا : قَدْ فَهِمْنَا، هٰذَا كَالْخُلَفَاءِ الْأَرْبَعَةِ ، وَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، وَ قَدْ سَمِعْنَا كَثِيْرًا مِّنْ حِكَايَاتِهِمْ مِنْ أُمِّنَا .

لڑکوں نے جلدی سے کہا: ہم سمجھ گئے، یہ جیسے چاروں خلفاء راشدین، اور عمر بن عبد العزیز اور ہم نے تو اپنی ماں سے ان کے بارے میں بہت سے واقعات سن رکھے ہیں۔

كُنْ أَحَدَ السَّبْعَةِ سات میں سے کوئی ایک بن جاؤ (۲) .

حل لغات | ضیّعتم: تضییع برباد کرنا. فرصة: موقع. یرتاح: ارتیاح، آرام پانا. یبیت: بیتوتة (ض) رات گذارنا. فاتته: (ن) فوت ہونا، چھوٹ جانا. رفقته: واحد رفیق دوست ساتھی۔ صداقة: دوستی۔ الضعفة: واحد ضعیف کمزور الأرامل: واحد ارملة، بیوہ، بے سہارا، مو اسا

غم خواری کرنا۔ یصلھم : صلۃ (ض)، رابطہ رکھنا، تعلق قائم کرنا۔ فاضت: (ض)، بہنا۔

قَالَ سُلَیْمَانُ : وَ الثَّانِیْ یَا أَوْلَادِیْ! شَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللهِ تَعَالٰی

سلیمان نے کہا: میرے بچو! دوسرا وہ نوجوان ہوگا جس کی نشوونما خدا کی عبادت میں ہوئی ہے

هُنَالِكَ وَقَفَ الشَّیْخُ ، وَ قَالَ : یُمْکِنُ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ یَا أَوْلَادِیْ! أَنْ یَکُوْنَ ذٰلِكَ الشَّبَابَ السَّعِیْدَ ، وَ لٰکِنْ إِذَا ضَیَّعْتُمْ فُرْصَةَ الشَّبَابِ ، فَلَیْسَ لَکُمْ إِلَّا الْحَسْرَةُ وَ النَّدَامَةُ .

یہ کہہ کر بڑے میاں خاموش ہو گئے، پھر کہا: تم میں سے ہر ایک کیلئے ممکن ہے کہ وہ خوش قسمت نوجوان بن جائے مگر جب تم جوانی کا موقع گنوا دو تو تمہیں حسرت اور پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں ملیگا۔

(٣) رَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ .

۳۔ ایسا آدمی جس کا دل مسجد ہی سے لگا ہوا رہے۔

قَالَ الْأَوْلَادُ : هُوَ کَالشَّیْخِ عَبْدِ الْغَنِیِّ فِیْ حَیِّنَا ، فانه لَا یَرْتَاحُ إِلَّا إِلَی الْمَسْجِدِ ، وَ لَا تَفُوْتُهٗ جَمَاعَةٌ ، وَ لَا نَظُنُّهٗ یَبِیْتُ إِلَّا فِی الْمَسْجِدِ .

لڑکوں نے کہا: اچھا وہ جیسے ہمارے محلہ کے شیخ عبدالغنی ہیں، انہیں اِمام مسجد کے علاوہ ملتا ہی نہیں اور نہ انکی جماعت چھوٹتی ہے اور ہم نہیں سمجھتے کہ وہ مسجد کے علاوہ کہیں رات کو سوتے ہوں گے۔

قَالَ سُلَیْمَانُ : لَا یَا أَوْلَادِیْ! وَ لٰکِنَّهٗ مُحَافِظٌ عَلَی الصَّلَاةِ وَ الْجَمَاعَةِ ، وَ قَدْ أَخْبَرَنِیْ أَنَّهٗ مَا فَاتَتْهُ صَلَاةٌ فِیْ جَمَاعَةٍ مُّنْذُ عَشْرِ سَنَوَاتٍ أَوْ أَکْثَرَ .

سلیمان نے کہا: ایسا نہیں ہے میرے لڑکو! ہاں وہ بھی نماز اور جماعت کے پابند ہیں اور انہوں نے مجھے خود بتایا تھا کہ دس سال یا زیادہ سے جماعت کے ساتھ نماز نہیں فوت ہوئی ہے۔

(٤) رَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللهِ ، اجْتَمَعَا عَلَیْهِ ، وَ تَفَرَّقَا عَلَیْهِ .

۴۔ ایسے دو آدمی جنہوں نے اللہ کے لئے آپس میں محبت کی، اسی کیلئے اکھٹے ہوئے، اسی کے نام پر جدا ہوئے

وَ إِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَرَوْهُمَا ، فَانْظُرُوْا إِلَی الشَّیْخِ صَالِحٍ وَ الشَّیْخِ حَمْزَةَ ، فَهٰذَا مِنَ الْهِنْدِ ، وَ ذٰلِكَ مِنْ بُخَارَا ، وَ هُمَا أَخَوَانِ فِی اللهِ .

اگر تم ان دو کو دیکھنا چاہو تو شیخ صالح اور شیخ حمزہ کو دیکھ لو یہ ہندوستانی ہیں اور وہ بخارا کے ہیں

وہ دونوں خدا کے لئے بھائی بھائی ہیں۔

وَ يُمْكِنُ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ أَنْ يَنَالَ هٰذِهِ الْفَضِيْلَةَ، وَ ذٰلِكَ بِأَنْ يَّخْتَارَ مِنْ صَفِّهٖ وَ رُفْقَتِهِ الصَّالِحَ مِنَ الْأَوْلَادِ فَيُصَادِقَهٗ، وَ يَجْتَهِدُ أَنْ تَكُوْنَ صَدَاقَتُهٗ لِلدِّيْنِ.

اور تم میں سے ہر ایک یہ فضیلت حاصل کر سکتا ہے، وہ اس طرح کہ وہ اپنی جماعت اور ساتھیوں میں سے کسی نیک لڑکے کو منتخب کرلے اور اس سے دوستی کرلے اور کوشش یہ کرے کہ یہ دوستی دین کی خاطر ہو۔

(۵) وَ رَجُلٌ اقْتَدٰى بِيُوْسُفَ (عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ) فِي الْعِفَّةِ وَ الْأَمَانَةِ، وَ قَدْ سَمِعْتُمْ قِصَّتَهٗ.

۵۔ ایسا شخص جس نے عفت اور امانت کے معاملہ میں یوسف علیہ السّلام کی اتباع کی تم لوگوں نے ان کا واقعہ سن رکھا ہے۔

قَالَ الْأَوْلَادُ: نَعَمْ!

بچوں نے جواب دیا: ہاں!

(٦) وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ.

۶۔ ایسا شخص جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے پوشیدہ رکھا اس طرح کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

وَ ذٰلِكَ مِثْلُ جَدِّكُمْ، فَإِنَّا لَمْ نَعْرِفْ بِرَّهٗ وَ إِحْسَانَهٗ إِلَى الْمَسَاكِيْنِ وَ الضَّعَفَةِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا بَعْدَ وَفَاتِهٖ، فَقَدْ جَاءَتِ الْعَجَائِزُ وَ الْأَرَامِلُ يَبْكِيْنَهٗ، وَ يَذْكُرْنَ خَيْرَهٗ وَ بِرَّهٗ، وَقَدْ أَخْبَرَنِيْ أَشْرَافٌ مِّنْ أَهْلِ هٰذَا الْحَيِّ أَنَّهٗ كَانَ يُوَاسِيْهِمْ، وَ يَصِلُهُمْ بِمَعْرُوْفٍ كُلَّ شَهْرٍ، وَ لَمْ نَعْلَمْ ذٰلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ.

اور یہ تمہارے دادا جیسے، ہم کو ان کی نیکی، بھلائی اور مسلمان غریب و مسکین کے ساتھ احسانات کا پتہ ہی نہیں چلا مگر ان کے انتقال کے بعد، کیونکہ بہت سے بوڑھے اور بیوائیں روتی آئی تھیں اور انکی نیکی اور خیرات کا تذکرہ کرتی رہیں مجھے اس محلہ کے معزز افراد نے بتایا کہ وہ ان کی غمخواری کیا کرتے

تھے اور ہر مہینے ان کے ساتھ نیک سلوک کرتے اور ہم گھر والے اس بات سے بے خبر تھے۔

(۷) وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ .

۷۔ اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

قَالَ الْأَوْلَادُ : أَمَّا نَحْنُ فَنَجْتَهِدُ جَمِيعاً أَنْ نَكُونَ شُبَّاناً نَشَأُوا فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالَى ، وَنَجْتَهِدُ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضَائِلِ أَيْضًا ، وَلَعَلَّنَا يَا أَبَانَا إِذَا جَمَعْنَا مِنْهَا خِصَالاً نَنَالُ بِهَا مَكَاناً خَاصّاً فِي ذٰلِكَ الظِّلِّ أَيْضًا ، فَفَرْقٌ بَيْنَ مَنْ يَأْتِي بِفَضِيلَةٍ ، وَ بَيْنَ مَنْ يَأْتِي بِفَضَائِلَ .

لڑکوں نے کہا: ہم سب بھی اس کی کوشش کریں گے کہ ایسے جوان بنیں جن کی پرورش خدا کی عبادت میں ہوئی ہو، اس کے علاوہ فضائل و کمالات کی کوشش کریں گے، اور ابا جان! ہم میں اگر ان میں سے کچھ عادتیں جمع کر لیں گے تو اس سایہ کی مخصوص جگہ بھی پالیں گے، کیونکہ اس شخص میں جو ایک کمال حاصل کرے اور اس شخص میں جو کئی کمالات رکھے بڑا فرق ہے۔

سُلَيْمَانُ : هُوَ كَذٰلِكَ . إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ، وَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً .

سلیمان: ہاں یہی بات ہے۔ "بیشک خدا نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا اور کسی کے ساتھ ناانصافی بھی نہیں ہوگی۔"

اَلْعَيْنُ آنکھ (۱)

(۱۱)

حل لغات صنع: کاریگری مرآۃ: آئینہ محجر صلب: سخت حلقہ۔ الجفون: واحد جفن۔ پلکیں۔ غطاء: پردہ، ڈھکن۔ اھداب: واحد ھدبۃ: جھالر، پھندنا۔ یذب: (ن) ہٹانا۔ سیاج: آڑ، احاطہ غرضۃ: نشانہ۔ الرمد: آشوب چشم۔ منظرۃ: چشمہ۔ التحول: گھومنا پھرنا یتقلبھا: تنقیۃ: صاف کرنا القذی: گرد۔ مواصلۃ: مسلسل کرنا۔ المصابیح: واحد مصباح، چراغ۔ رائق: عمدہ صاف۔ ساطع: چمکدار، روشن۔ غالیۃ: قیمتی، مہنگی۔ یتمتع: لطف اندوز ہونا۔ کلّا: بوجھ۔

اَلْعَيْنُ مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ تَعَالَى ، فَقَدْ خَلَقَهَا اللّٰهُ تَعَالَى مِرْآةً صَافِيَةً

تَتَحَرَّكُ يَمِينًا وَّ شِمَالًا ، وَّ فَوْقُ وَتَحْتُ ، يَنْظُرُ بِهَا الْإِنْسَانُ إِلَى جَمِيعِ الْجِهَاتِ ، ثُمَّ وَضَعَهَا فِي مِحْجَرٍ صُلْبٍ مِّنَ الْعَظْمِ ، وَجَعَلَ عَلَيْهَا مِنَ الْجُفُوْنِ غِطَاءً يَحْفَظُهَا مِنَ الْأَذَى ، وَ حَاطَهَا بِأَهْدَابٍ مِّنَ الشَّعْرِ لِيَكُوْنَ سِيَاجًا يَذُبُّ عَنْهَا الذُّبَابَ وَ الْبَعُوْضَ وَ الْغُبَارَ الَّتِيْ تَدْخُلُ الْعَيْنَ ، فَتُسَبِّبُ لَهَا الْأَلَمَ وَ الْمَرَضَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا مَاءً جَارِيًا يَغْسِلُ مَا يَدْخُلُ فِيهَا مِنَ الْأَوْسَاخِ .

آنکھ خدا تعالیٰ کی عجیب وغریب کاریگری میں سے ہے، اسے خدا نے ایک ایسا صاف شفاف آئینہ بنایا ہے جو دائیں بائیں حرکت کرتا ہے اور اوپر نیچے اس کے ذریعہ انسان ہر طرف دیکھتا ہے۔ پھر اسے ہڈی کے ایک سخت حلقہ میں رکھدیا اور اس پر پلکوں کا ایک پردہ بنا دیا جو آنکھ کو تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کو بالوں کے گچھوں سے گھیر دیا تاکہ جو آنکھ سے مکھی مچھر اور گرد وغبار کو ہٹا دیتا ہے جو آنکھ میں داخل ہو جایا کرتے ہیں اور آنکھ کی بیماری اور تکلیف کا سبب بنتے ہیں اور آنکھ میں بہتا ہوا پانی رکھدیا جو آنکھ میں گھسنے والے میل اور گندگی کو دھو دیتا ہے۔

وَ الْعَيْنُ عُرْضَةٌ لِّكَثِيْرٍ مِّنَ الْأَمْرَاضِ ، كَالرَّمَدِ وَ قِصَرِ النَّظَرِ ، وَ قَدْ عَمَّ هٰذَا الْمَرَضُ الْأَخِيْرُ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ ، فَلَجَأَ النَّاسُ حَتَّى الْأَطْفَالُ إِلَى اسْتِعْمَالِ مِنْظَرَةٍ. وَ لِلْاِجْتِنَابِ عَنْ هٰذِهِ الْأَمْرَاضِ يَحْسُنُ الْاِعْتِزَالُ عَنِ الْغُبَارِ وَ الْأَتْرِبَةِ ، وَ يَحْسُنُ التَّجَوُّلُ فِي الْأَمَاكِنِ الْفَسِيْحَةِ ، وَ كَثْرَةُ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْمَاءِ الصَّافِيْ ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْعَيْنَ ، وَ يُنَقِّيْهَا مِنَ الْأَوْسَاخِ وَالْقَذَى ، وَلِذٰلِكَ كَانَ الْوُضُوْءُ خَمْسَ مَرَّاتٍ كُلَّ يَوْمٍ - خُصُوْصًا فِي الصَّبَاحِ عِنْدَ الْقِيَامِ - نَافِعاً جِدًّا .

اور آنکھ بہت سی بیماریوں کا نشانہ بھی بنتی ہے جیسے آشوب چشم، کم دکھائی دینا، اور یہ آخری مرض تو اس زمانہ میں عام ہو گیا ہے جس کی وجہ سے لوگ بلکہ بچے بھی عینک استعمال کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں، اور ان بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے مٹی، گرد وغبار سے بچنا مناسب ہوتا ہے۔ اور کھلی جگہوں پر چلنا پھرنا بھی بہتر رہتا ہے اور چہرے کو صاف پانی سے زیادہ دھونا بھی۔ کیونکہ یہ آنکھ کو روشن کرتا ہے اور اسے میل، کوڑا کرکٹ سے صاف کرتا ہے اس لئے وضو ہر دن پانچ بار خاص طور

پر جمع کو اٹھا کر بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔

وَ مُوَاصَلَةُ الْقِرَاءَةِ لَيْلاً فِي النُّورِ الضَّعِيفِ تُؤَثِّرُ فِي النَّظَرِ تَأْثِيْرًا كَبِيْرًا، وَ تَضُرُّ بِهٖ ضَرَرًا عَظِيْمًا فَعَلَى مَنْ أَلْجَأَتْهُ الضَّرُوْرَةُ إِلَى ذٰلِكَ أَنْ يَسْتَعْمِلَ مِنَ الْمَصَابِيْحِ مَا كَانَ ذَا نُوْرٍ رَائِقٍ مُعْتَدِلٍ غَيْرِ سَاطِعٍ وَ لَا ضَعِيْفٍ.

اور رات کے وقت ہلکی روشنی میں مسلسل پڑھتے رہنا بھی نظر پر برا اثر ڈالتا ہے اور آنکھ کو بہت نقصان پہونچاتا ہے اس لیے جس شخص کو اس کی ضرورت مجبور کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ ایسے چراغ استعمال کرے جو عمدہ روشنی والا معتدل نہ زیادہ چمکدار نہ ہلکی ہو۔

وَالْعَيْنُ جَوْهَرَةٌ غَالِيَةٌ لَا يُمْكِنُ أَنْ تُشْتَرَىٰ بِالْمَالِ، وَ بِهَا يَتَمَتَّعُ الْإِنْسَانُ بِجَمَالِ الطَّبِيْعَةِ، وَ يَقْضِيْ بِهَا حَاجَاتٍ فِيْ نَفْسِهٖ، وَ يَكُوْنُ عُضْوًا عَامِلًا مُفِيْدًا مِّنْ أَعْضَاءِ الْأُسْرَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ، وَ إِذَا فَقَدَ الْإِنْسَانُ بَصَرَهٗ حُرِمَ شَيْئًا كَثِيْرًا مِّنْ نِّعَمِ الدُّنْيَا وَ مَحَاسِنِهَا، فَكَأَنَّمَا أَظْلَمَ لَهُ الْعَالَمُ، وَ كَانَ كَلًّا عَلَى غَيْرِهٖ، وَ رُبَّمَا كَانَ عِيَالًا عَلَى عَصًا حَقِيْرَةٍ لَا يَمْشِيْ بِغَيْرِهَا.

آنکھ ایک قیمتی جوہر ہے جسے مال سے خریدنا ممکن نہیں، اسی کے ذریعہ آدمی قدرت کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہو سکتا ہے، اور اسی کے ذریعہ حقیقتاً ضرورتیں پوری کرسکتا ہے، اور کارآمد فائدہ مند انسانی خاندان کے افراد میں سے ایک رکن بن سکتا ہے۔ اور جب آدمی اپنی آنکھ کھودے اور تو دنیا کی بہت سی نعمتوں اور خوبیوں سے محروم کردیا جاتا ہے گویا اس کے لئے دنیا تاریک ہو گئی اور وہ دوسروں پر بوجھ بن گیا، اور بسا اوقات وہ ایک معمولی لکڑی کا محتاج ہو جاتا ہے جس کے بغیر وہ چل پھر نہیں سکتا۔

(۱۲)

اَلْعَيْنُ آنکھ (۲)

حل لغات ابتلیٰ: ابتلاء: آزمائش میں ڈالنا۔ العمیان: واحد اعمیٰ اندھا۔ بضن: (ض)، بخل کرنا۔ یریق: اراقۃ بہانا۔ تھراق: اھراق، بہانا۔ یخشع: (ف) خشوع اختیار کرنا۔ تدمع: (ف)، آنسو بہانا۔

وَلِذٰلِكَ كَانَتِ الْعَيْنُ ثَمِيْنَةً غَالِيَةً وَنِعْمَةً جَلِيْلَةً، حَتّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ قال . إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ، عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ،

يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ.

اسی وجہ سے آنکھ ایک انتہائی قیمتی اور بڑی نعمت ہے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (حدیث قدسی میں) خداوند تعالیٰ کا فرمان ہے، کہ جب میرا بندہ حبیب اپنی دو محبوب چیزوں میں آزمائش میں پڑے اور اس پر صبر کرے تو میں اس کے بدلے جنت دوں گا، دو محبوب چیزوں سے مراد دو آنکھیں ہیں۔

وَ لَا يَلْزَمُ أَنْ يَكُوْنَ الْإِنْسَانُ إِذَا فَقَدَ بَصَرَهُ عَاطِلًا ضَائِعاً ، فَلَقَدْ فَاقَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُمْيَانِ كَثِيْرًا مِّنْ أَهْلِ الْبَصَرِ فِي الْعِلْمِ ، وَ أَقَرَّتْ لَهُمُ الدُّنْيَا بِالْفَضْلِ ، كَالْمُفَسِّرِ قَتَادَةَ ، وَالْمُحَدِّثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، وَ الْفَقِيْهِ زُفَرَ الْبَصْرِيِّ ؛ وَ النَّحْوِيِّ أَبِيْ جَعْفَرٍ ، وَالْأَدِيْبِ أَبِي الْعَلَاءِ الْمَعَرِّيْ ، وَ الشَّاعِرِ بَشَّارِ بْنِ بُرْدٍ وَ إِمَامِ التَّجْوِيْدِ الْإِمَامِ الشَّاطِبِيِّ .

اور یہ ضروری نہیں کہ انسان جب اپنی بینائی کھو بیٹھے تو وہ بیکار محض ہو کر رہ جائے کیونکہ بہت سے اندھے علم میں آنکھوں والوں سے فائق رہے ہیں اور دنیا نے ان کے کمالات کا اعتراف کیا ہے جیسے قتادہ مفسر، محدث حماد بن زید، فقیہ زبیر بصری، نحوی ابو جعفر ادیب، ابو العلا المعری شاعر بشار بن برد اور امام القراءات امام شاطبی۔

وَ مِنْ حَقِّ هٰذِهِ النِّعْمَةِ أَنْ يُحَافِظَ عَلَيْهَا الْإِنْسَانُ وَ أَنْ يَضِنَّ بِهَا عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ ، فَإِنَّهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى « يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ ، وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ » .

اس نعمت کا حق یہ ہے کہ انسان اس کی حفاظت کرے اور خدا کی منع کی ہوئی چیزوں میں اس سے بخل کرے کیونکہ خدا آنکھ کی خیانت کو جانتا ہے اور اس کو بھی جو دلوں میں چھپا ہوا ہو۔

وَ مِنْ حَقِّهَا أَنْ يَسْتَعْمِلَهَا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ ، وَأَنْ يُرِيْقَ دَمْعَهَا فِيْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ، وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ : « لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَ أَثَرَيْنِ : قَطْرَةِ دُمُوْعٍ مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ، وَ قَطْرَةِ دَمٍ تُهْرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَ أَمَّا الْأَثَرَانِ : فَأَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَأَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ » .

اس کے حق میں سے یہ بھی ہے کہ انسان اس کا استعمال خدا کی اطاعت میں کرے اور یہ کہ آنکھ کا

آنسو خدا کے خوف میں بہائے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ خدا کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہے، ایک خدا کے خوف میں نکلے آنسو کا قطرہ اور دوسرا خون کا وہ قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہایا جائے، اور دو نشان جو ہیں ایک اللہ کی راہ میں لگا زخم وغیرہ کا نشان اور دوسرا نشان خدا کے فرائض میں کسی فریضہ کی ادائیگی کا نشان۔

وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ : أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ ، وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ، وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ، وَمِنْ عَيْنٍ لَا تَدْمَعُ ، وَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ ، وَ مِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے: اے خدا میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ مند نہ ہو اور ایسے دل سے جس میں خوف نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور ایسی آنکھ سے جو آنسو نہ بہائے اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو اور ایسی پکار سے جس کا جواب نہ دیا جائے۔

أَدَبُ الْمُعَاشَرَةِ معاشرت کا طریقہ

(۱۳)

حل لغات: تطاول: مفاعلت سے بڑا بننا۔ نشب: جائداد۔ الکیس: دانائی، عقلمندی۔ الجلیس: ہم نشیں۔ الانیس: مانوس۔ المعاتبۃ: ڈانٹنا برا بھلا کہنا۔ المجانبۃ: دور ہونا، الگ ہونا۔ سراۃ: سردار۔ رائق: عمدہ۔ السفلۃ: رذیل لوگ۔ المبتذلۃ: بیکار، لایعنی۔ ملحاحا: عاجز۔ المجون بے شرمی

أَسْلُكْ مَعَ النَّاسِ الْأَدَبْ تَرَمِنَ الدَّهْرِ الْعَجَبْ

تم لوگوں کے ساتھ ادب اور سلیقہ سے چلو تو زمانہ میں عجیب چیزیں دیکھو گے

وَ لَا تُطَاوِلْ بِنَشَبْ وَ لَا تَفَاخَرْ بِنَسَبْ

بڑے بننے کی کوشش مت کرو مال و جائداد پر اور نہ حسب و نسب میں فخر کرو

أَلْعِــزُّ فِي الْأَمَانَةْ وَالْكَيْسُ فِي الْفِطَانَةْ

عزت امانت داری میں ہے اور دانائی غور فکر میں ہے

لَا تُغْضِبِ الْجَلِيْسَا　　لَا تُوحِشِ الْأَنِيْسَا

ہم نشیں کو ناراض مت کرو اور ملنے والے کو دور مت بھگاؤ

لَا تُكْثِرِ الْعِتَابَا　　تُنَفِّرِ الْأَصْحَابَا

غصہ زیادہ مت کرو، اس سے تم دوستوں کو نفرت دلادو گے

فَكَثْرَةُ الْمُعَاتَبَةْ　　تَدْعُوْ إِلَى الْمُجَانَبَةْ

کیونکہ زیادہ برا بھلا کہنا علیحدگی کا سبب بن جاتا ہے

وَ إِنْ حَلَلْتَ مَجْلِسًا　　بَيْنَ سَرَاةٍ رُؤَسَا

اور اگر تم سرداروں اور رئیسوں کی مجلس میں رہو

فَاقْصِدْ رِضَا الْجَمَاعَةِ　　وَكُنْ غُلَامَ الطَّاعَةِ

تو جماعت کی خوشنودی چاہو اور اطاعت والے بن جاؤ

وَ قُلْ مِنَ الْكَلَامِ　　مَا رَاقَ بِالْمَقَامِ

اور بات وہ کہو جو موقع محل کے مناسب ہو۔

كَرَائِقِ الْأَشْعَارِ　　وَ طَيِّبِ الْأَخْبَارِ

جیسے اچھے اشعار بہترین خبریں و حالات

وَاتْرُكْ كَلَامَ السَّفَلَةِ　　وَ النُّكَتَ الْمُبْتَذَلَةَ

رزیلوں کا کلام چھوڑ دو اور لایعنی نکتے بھی چھوڑ دو

وَ لَا تَكُنْ مِلْحَاحًا　　وَ اجْتَنِبِ الْمِزَاحَا

زیادہ عاجزی کرنے والا نہ ہو اور مذاق سے بچو

فَكَثْرَةُ الْمُجُوْنِ　　نَوْعٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ

زیادہ بیہودہ (بے شرمی) کی باتیں پاگل پن ہے

عِيْدُ الْأَضْحٰى　　عید الاضحیٰ

(۱۴)

حل لغات الاضحیٰ: قربانی، دقیقا: باریک۔ ینحرون: نحر، ف، ذبح کرنا۔ سھام: واحد

سمھو، حصہ. کبر: تکبیر کہی. ھلل: تحلیل. لاالٰہ الااللہ کہنا. خطب: خطبۃ. (ن) تقریر کرنا. المصلّٰی: عیدگاہ توفر: وافر مقدار میں ہونا. ابتسم: مسکرا دیا. القدید: پارچے. جیرانہ: واحد جار. پڑوس. طولی الشھر: مہینے بھر. مکتوبۃ: فرض.

كَانَ الْيَوْمُ الْأَخِيرُ مِنْ شَهْرِ ذِي الْقَعْدَةِ ، وَكَانَ الْيَوْمُ التَّاسِعَ وَالْعِشْرُونَ مِنَ الشَّهْرِ، رَأَىٰ وَالِدِي الْهِلَالَ، وَكَانَ دَقِيقاً جِدًّا، وَمَا رَأَيْتُهُ إِلَّا بِاجْتِهَادٍ وَ بَحْثٍ؛ وَرَأَيْتُ وَالِدِيْ يَقُولُ وَيَدْعُوْ ، قُلْتُ لَهُ: مَاذَا تَقُولُ فِيْ دُعَائِكَ يَا أَبِيْ ؟ قَالَ وَالِدِي: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ :

ماہ ذیقعدہ کا آخری دن تھا اور مہینے کی ۲۹ تاریخ تھی، میرے والد نے چاند دیکھا جو بہت باریک تھا میں نے اسے بڑی جستجو اور محنت سے دیکھا، میں نے والد صاحب کو دیکھا کہ کچھ کہہ رہے ہیں اور دعا کر رہے ہیں، میں نے ان سے کہا: ابا جان آپ اپنی دعا میں کیا کہہ رہے تھے، والد صاحب نے جواب دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی چاند دیکھتے تو فرماتے:

«أَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَ الْإِيْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ، هِلَالُ رُشْدٍ وَّخَيْرٍ »

"اے خدا ہمارے اوپر امن و ایمان، اور سلام اور سلامتی کے ساتھ چاند کو روشن کر، نیکی اور ہدایت کا چاند! میرا اور تمہارا پروردگار اللہ ہے۔"

فَتَعَلَّمْتُهُ مِنْ وَّالِدِيْ وَ حَفِظْتُهُ .

میں نے اپنے والد سے دعا سیکھ لی اور یاد کر لی۔

وَظَنَنْتُ أَنَّ الْعِيْدَ غَدًا ، فَأَخْبَرَنِيْ أَبِيْ أَنَّ الْعِيْدَ بَعْدَ تِسْعَةِ أَيَّامٍ ، فَإِنَّ عِيْدَ الْأَضْحَى الْيَوْمُ الْعَاشِرُ مِنْ شَهْرِ ذِي الْحِجَّةِ ،

میں نے سمجھا کہ عید کل ہے تو میرے والد نے بتایا کہ عید نو دنوں کے بعد ہے یعنی عید الاضحیٰ ماہ ذی الحجہ کے دسویں دن ہوتی ہے۔

وَ فِي الْيَوْمِ الثَّامِنِ مِنَ الشَّهْرِ عُطِّلَتِ الْمَدْرَسَةُ ، وَأَخْبَرَنِي الْمُعَلِّمُ أَنَّ الْحُجَّاجَ يَذْهَبُوْنَ الْيَوْمَ إِلَىٰ مِنًى حَيْثُ يَبِيْتُوْنَ ، وَ هٰذَا الْيَوْمُ يُسَمَّىٰ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ .

مہینے کے آٹھویں دن مدرسہ میں چھٹی ہوگئی اور استاذ نے بتایا کہ آج حاجی لوگ منیٰ جائیں گے جہاں رات گذاریں گے اور اس دن کو یوم الترویہ کہتے ہیں۔

وَفِي صَبَاحِ الْيَوْمِ التَّاسِعِ، وَهُوَ يَوْمُ عَرَفَةَ، يَذْهَبُ الْحُجَّاجُ إِلَى عَرَفَاتٍ، وَ يَظَلُّوْنَ هُنَالِكَ يَدْعُوْنَ وَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ، وَيَذْهَبُوْنَ مِنْهَا إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَيَبِيْتُوْنَ هُنَالِكَ، وَفِيْ صَبَاحِ الْيَوْمِ الْعَاشِرِ يَرْجِعُوْنَ إِلٰى مِنًى وَ يَنْحَرُوْنَ، وَ ذٰلِكَ يَوْمُ النَّحْرِ وَ هُوَ يَوْمُ الْعِيْدِ.

اور نویں تاریخ کی صبح میں جو یوم عرفہ ہے حاجی میدان عرفات جائیں گے، وہاں ٹھہریں گے، خدا سے دعا، اور اس کا ذکر کرینگے، وہاں سے مزدلفہ جائیں گے، اور وہیں رات گذاریں گے، اور دسویں تاریخ کی صبح کو منیٰ لوٹ آئیں گے اور قربانی کریں گے اور یہی دن قربانی کا اور عید کا ہے۔

وَ كَانَ أَبِي اشْتَرَىٰ بَقَرَةً سَمِيْنَةً لِلذَّبْحِ، قَالَ: فِيْهَا سَبْعَةُ سِهَامٍ: إِثْنَانِ لِيْ وَلِأُمِّكَ، وَ وَاحِدٌ لَكَ، وَأَرْبَعَةٌ لِأَخَوَيْكَ وَ أُخْتَيْكَ.

میرے والد نے ایک موٹی گائے ذبح کرنے کیلئے خریدی تھی، اور کہا کہ اس میں سات حصے ہیں، ایک میرا اور ایک تمہاری والدہ کا، ایک تمہارا اور چار حصے تمہارے دو بھائیوں اور دو بہنوں کیلئے۔

وَكَانَ أَبِي يَعْلِفُهَا وَيَسْقِيْهَا بِنَفْسِهِ، وَقَالَ: فِيْ ذٰلِكَ فَضِيْلَةٌ وَ أَجْرٌ.

والدصاحب اسکو خود چارہ دیتے اور اس کو پلاتے اور کہتے: اس میں فضیلت اور ثواب ہے۔

وَ الْيَوْمَ الْعَاشِرَ غَيَّرْنَا اللِّبَاسَ، وَ كَانَ أَبِيْ قَدْ أَعَدَّ لِيْ لِبَاسًا جَدِيْدًا، أَمَّا الْحِذَاءُ، فَكَانَ حِذَاءَ الْعِيْدِ، وَ كَانَ نَظِيْفًا لَمْ يَتَوَسَّخْ، كَأَنَّهُ جَدِيْدٌ، لِأَنِّيْ مَا كُنْتُ أَلْبَسُهُ إِلَّا قَلِيْلًا، وَتَطَيَّبَ أَبِيْ وَغَيَّرَ اللِّبَاسَ، وَخَرَجْنَا مَعَ الْجَمَاعَةِ إِلَى الْمُصَلّٰى، فَكَبَّرَ وَهَلَّلَ جَهْرًا، وَصَلَّى الْإِمَامُ بِالنَّاسِ وَخَطَبَ، وَ ذَكَرَ أَحْكَامَ الْأُضْحِيَّةِ، وَ رَجَعْنَا مِنَ الْمُصَلّٰى بِطَرِيْقٍ آخَرَ، وَذَبَحَ أَبِي الْبَقَرَةَ وَسَمَّى اللّٰهَ وَكَبَّرَ،

دسویں دن ہم نے لباس بدلا جبکہ میرے والد نے میرے لئے نیا لباس تیار کرایا تھا، رہ گیا

جوتا تو وہ عید ہی کا تھا صاف تھا میلا نہیں ہوا تھا جیسے وہ نیا ہو۔ کیونکہ میں اس کو بہت کم پہنا کرتا تھا، اور میرے والد نے خوشبو لگائی، لباس بدلا، اور ہم سب اکھٹے ہو کر عیدگاہ کو نکلے تو انہوں نے زور سے تکبیر کہی اور کلمہ پڑھا۔ امام نے نماز پڑھائی اور تقریر کی اور قربانی کے احکام بتائے پھر ہم عیدگاہ سے دوسرے راستہ سے ہو کر واپس لوٹے اور والد صاحب نے گائے ذبح کی اور بسم اللہ اللہ اکبر کہا۔

وَ وَزَّعَتْ أُمِّي اللَّحْمَ عَلَى الْمَسَاكِينِ وَ الْأَقَارِبِ وَ الْأَصْدِقَاءِ ، وَ طَبَخَتْ لَنَا أَيْضاً، فَمَا تَغَدَّيْنَا إِلاَّ بِلَحْمِ أُضْحِيَتِنَا .

میری ماں نے گوشت غریبوں، رشتہ داروں اور دوستوں میں تقسیم کیا اور ہمارے لئے بھی پکایا، ہم نے دوپہر کا کھانا اپنی قربانی کے گوشت سے ہی کھایا۔

وَ تَوَفَّرَ كَثِيرٌ مِّنَ اللَّحْمِ ، فَاحْتَفَظَتْ بِهِ أُمِّي وَأَيْبَسَتْهُ ، وَ لَمْ نَزَلْ نَأْكُلُ مِنْ هٰذَا الْقَدِيدِ مُدَّةً طَوِيْلَةً .

گوشت بہت سارا جمع ہو گیا تو والدہ نے اس کو محفوظ رکھ لیا اور اسے سکھا لیا، ہم اسی پارچے میں سے کافی عرصہ تک کھاتے رہے۔

وَ كَانَتْ فِيْ أَيَّامِ الْعِيدِ الثَّلَاثَةِ مَآدِبُ كَثِيْرَةٌ ، وَ كَانَتْ أَيَّامَ أَكْلٍ وَّ شُرْبٍ ، وَ قَدْ دَعَا أَبِيْ لَيْلَةَ يَوْمِ الْعِيْدِ جَمَاعَةً مِّنْ أَصْدِقَائِهِ وَ جِيْرَانِهِ ، وَ صَنَعَتْ أُمِّيْ طَعَاماً مُلَوَّناً ، فَأَكْثَرَتْ وَ أَطَابَتْ .

عید کے تینوں دن بہت ساری دعوتیں تھیں، اور یہ کھانے پینے کے دن رہے، میرے والد نے اپنے دوستوں اور پڑوسیوں کی ایک جماعت کو عید کے دن دعوت دی، میری والدہ نے رنگ برنگے کھانے بنائے، تو بہت بنائے اور اچھے بنائے۔

وَ الْيَوْمَ الثَّانِيَ كُنَّا ضُيُوْفاً عِنْدَ جَارِنَا الْكَرِيْمِ : السَّيِّدِ حُسَيْنِ الطَّبِيْبِ ، وَ كَانَتْ مَأْدُبَةً عَظِيْمَةً ، وَ لَمْ آكُلْ مِنَ اللَّحْمِ فِيْ طُوْلِ الشَّهْرِ مَا أَكَلْتُ فِيْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَّ لَمْ يَضُرَّ شَيْئاً .

اور اگلے دن ہم اپنے شریف پڑوسی جناب ڈاکٹر حسین کے مہمان بنے، بڑی دعوت تھی اور میں

نے پورے مہینے اتنا گوشت نہیں کھایا جتنا ان تین دنوں میں کھایا اور کوئی نقصان بھی نہیں ہوا۔

وَ كُنْتُ أَسْمَعُ الْإِمَامَ مِنْ فَجْرِ يَوْمِ عَرَفَةَ إِلَى عَصْرِ الْيَوْمِ الْأَخِيرِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَعْنِي الثَّالِثَ عَشَرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ يُكَبِّرُ وَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ.

اور میں یوم عرفہ کی فجر سے لیکر ایام تشریق کے آخری دن یعنی تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک امام صاحب کو ہر فرض نماز کے بعد تکبیر و تہلیل کہتے سنتا رہا۔

تَارِيخُ الْقَمِيصِ — کرتے کی تاریخ

(۱۵)

حل لغات ابل: إبلاء، پرانا کرنا۔ إخلاق: پھاڑ دینا۔ القطن: روئی، سوت۔ خطوط: واحد خط، لکیر، کیاری۔ حفر: (ن) کھودنا۔ عزق: (ض) کھودنا۔ ارداھا: سیراب کر دیا۔ فانبث: پھیل گیا۔ جنوا: جنی (ض) پھل کاٹنا، توڑنا۔ الحلاج: روئی دھننے والا۔ المصانع، واحد مصنع کارخانہ، الحائك: بننے والا۔ خیاط: درزی۔ خاطه: خیط (ض) سینا۔ ساھر: رات کو جاگنے والا۔ کسوتنی: (ن) پہنانا۔

إِنَّكَ لَبِسْتَ قَمِيصًا جَدِيدًا، فَأَبْلِ وَ أَخْلِقْ! وَلٰكِنْ هَلْ تَعْرِفُ مِنْ تَارِيخِهِ شَيْئًا، هَلْ تَعْرِفُ كَمْ عَمِلَ فِيهِ مِنَ الْأَيْدِي، وَ كَمِ اشْتَغَلَ بِهِ النَّاسُ، وَ كَمْ تَعِبَ فِيهِ الْعَامِلُونَ، وَ كَيْفَ وَصَلَ إِلَيْكَ؟

تم نے نئی قمیص پہن لی ہے تو اسے پرانی کر دو اور پھاڑ دو مگر کیا تمہیں اس کی تاریخ کے بارے میں کچھ معلوم ہے، کیا تم جانتے ہو اس میں کتنے ہاتھوں نے کام کیا، کتنے لوگ مشغول رہے، کتنے کاریگر تھکے اور تم تک کیسے پہونچی؟

كَانَ أَوَّلُ أَمْرِهِ أَنَّ الزَّرَّاعَ زَرَعَ الْقُطْنَ وَتَحَمَّلَ فِي زِرَاعَتِهِ عَنَاءً شَدِيدًا فَإِنَّ زِرَاعَةَ الْقُطْنِ فِيهَا تَعَبٌ عَظِيمٌ، وَشُغْلٌ طَوِيلٌ، حَرَثَ الْأَرْضَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، أَوْ أَكْثَرَ، وَشَقَّ خُطُوطًا، وَمَلَأَهَا بِالْمَاءِ، وَتَرَكَهَا حَتّٰى جَفَّتْ، وَحَفَرَ فِي جَنْبِهَا حُفَرًا، ثُمَّ بَذَرَ فِيهَا بُذُورًا مِنَ الْقُطْنِ قَدْ نَقَعَهَا بِالْمَاءِ لَيْلَةً، وَ لَمَّا نَجَمَ النَّبَاتُ عَزَقَ الْفَلَّاحُ الْخُطُوطَ، فَجَعَلَ بَاطِنَهَا ظَاهِرَهَا، وَقَلَعَ الْحَشَائِشَ الَّتِي

تَضُرُّ بِالقُطْنِ ، وَأَرْوَاهَا مِرَارًا ، وَلَمْ يَزَلِ الفَلَّاحُ يَخْدُمُ الحَقْلَ ، وَيَتْعَبُ وَلَا يَسْتَرِيحُ شُهُوْرًا، حَتّٰى ظَهَرَ فِيهَا القُطْنُ ، فَانْبَتَ الأَوْلَادُ مِنَ البَنِيْنَ وَ البَنَاتِ فِي الحَقْلِ ، وَ جَنَوا القُطْنَ .

کرنے کا پہلا معاملہ (مرحلہ) یہ تھا کہ کسان نے روئی کی کھیتی کی، اور اس کی کھیتی میں سخت مشقت اٹھائی کیونکہ روئی کی کھیتی میں بہت تھکن اور لمبا کام ہے، اس نے کھیت تین مرتبہ جوتا یا زیادہ، کیاریاں بنائیں اور انھیں پانی سے بھر دیا اور چھوڑ دیا یہاں تک کہ زمین سوکھ گئی اور اس لائن کے برابر میں گڈھا کھود دیا پھر اس میں روئی کا بیج بکھیر دیا جس کو رات بھر پانی سے صاف کر رکھا تھا اور جب پودا نکلا تو کسان نے لائنیں کھودیں، نیچے کی مٹی اوپر کی اور وہ گھاس اکھاڑے جو روئی کو نقصان پہونچاتے پھر اسے کئی مرتبہ سیراب کیا اور برابر وہ کھیت کی خدمت کرتا رہا اور تھکتا رہا، مہینوں تک آرام نہیں کرتا یہاں تک کہ اس میں روئی دکھائی دی تو بچے اور بچیاں کھیت میں پھیل گئے اور روئی کو کاٹ لیا۔

وَلَمَّا جُمِعَ القُطْنُ أُرْسِلَ إِلَى الحَلَّاجِ ، فَحَلَجَهُ ، ثُمَّ نُقِلَ إِلٰى بَعْضِ المَصَانِعِ فَغُزِلَ، ثُمَّ أَخَذَهُ الحَائِكُ، وَمَدَّهُ خُيُوْطًا مُتَقَارِبَةً ، وَلَمْ يَزَلْ يَشْتَغِلُ وَيَتْعَبُ أَيَّامًا ، حَتّٰى نَسَجَهُ ثَوْبًا نَاعِمًا مَتِيْنًا ، وَ اشْتَرىٰ تَاجِرٌ ذٰلِكَ الثَّوْبَ وَوَضَعَهُ فِي دُكَّانِهِ، فَذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْكَ بِمَالِهِ الَّذِي اكْتَسَبَهُ بِعَرَقِ الجَبِيْنِ ، و تَعِبَ فِيْهِ أَيَّامًا ، وَ أَنْتَ مُسْتَرِيحٌ فِي البَيْتِ تَأْكُلُ وَ تَنَامُ ، وَ ذَهَبَ ذٰلِكَ الثَّوْبُ إِلَىٰ خَيَّاطٍ فَفَصَّلَ مِنْهُ لَكَ قَمِيْصًا ، ثُمَّ خَاطَهُ لَيْلَةَ العِيْدِ وَهُوَ سَاهِرٌ، وَ أَنْتَ فِي فِرَاشِكَ نَائِمٌ .

جب روئی اکھٹی کر لی گئی تو اسے دھنیا کے پاس لیجایا گیا، اس نے دھنائی کی پھر اس کو بعض کارخانوں میں منتقل کر دیا گیا تو روئی کاتی گئی، اسے بننے والے نے لیا اور برابر دھاگے تانے اور وہ برابر مشغول رہا اور کئی روز تک مشقت کرتا رہا یہاں تک کہ اسے ایک نرم مضبوط کپڑے کی شکل میں بن لیا، تاجر نے وہ کپڑا خریدا اور اپنی دکان میں رکھا تو تمہارے والد وہاں اس مال کو لیکر گئے جو انہوں نے پیشانی کا پسینہ بہا کر کمایا تھا اور وہ اس کیلئے کئی دنوں تک مشقت اٹھاتے رہے جب کہ تم گھر میں آرام کرتے اور کھاتے سوتے رہے پھر وہ کپڑا درزی کے پاس گیا تو اس نے

تمہارے کرتے کے لئے کاٹا پھر عید کی رات کو سیا درانحالیکہ وہ رات بھر جاگتا رہا اور تم اپنے بستر پر سورہے تھے۔

وَجَاءَ إِلَيْكَ الْقَمِيصُ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ مِّنْكَ وَشُغْلٍ، أَفَلَا يَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ تَقُولَ إِذَا لَبِسْتَهُ :

اور یہ کرتا تمہارے پاس بغیر محنت اور کام کئے آگیا تو کیا تمہارے لئے ضروری نہیں کہ پہنتے وقت کہو:

«اَللّٰهُمَّ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، وَ أَلْبَسْتَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَ لَا قُوَّةٍ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ، وَ خَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ، وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ».

"اے خدا تم نے اسے مجھے پہنایا، اور مجھے بغیر محنت وطاقت کے پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی کا طلب گار ہوں اور جس چیز کی خاطر یہ بنایا گیا اس کی بھلائی بھی چاہتا ہوں اور اس کے شر اور جس کے لئے یہ بنا ہے اس کی برائی سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں"

أَلْأَسَدُ شیر

(۱۶)

حل لغات ملك: بادشاہ، راجہ۔ الغابة: جنگل۔ السِّباع: درندے۔ مھیب: ڈراونا۔ زئیر: شیر کی آواز۔ تدوی: گونجتا ہے۔ تجعّد: سکڑ جانا۔ خد: رخسار۔ کشّر: انیابه: اپنی دانت نکالتا ہے فریسة: شکار۔ الصاعقة: بجلی۔ ھیّج: چھیڑا جائے۔ عرین: بھٹ۔ الظبی: ہرن۔ اختطاف: اچک لینا۔ لبوءة: شیرنی۔ جرو: بچے۔ الشبل: شیر کا بچہ۔ معدّل: اوسط۔

أَلْأَسَدُ مَلِكُ الْغَابَةِ، وَ سَيِّدُ السِّبَاعِ، وَ هَيْئَتُهُ تَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ، فَلَهُ مَنْظَرٌ مَّهِيبٌ، وَ زَئِيرٌ تَدْوِيْ لَهُ الْغَابَاتُ، وَيَطِيرُ لَهُ قَلْبُ الشُّجَاعِ ؛ قَوِيُّ الْبَأْسِ، كَبِيرُ الْجِسْمِ، يُحِيطُ بِرَأْسِهِ شَعْرٌ كَبِيرٌ يَكَادُ يَحْجُبُ رُكْبَتَيْهِ، إِذَا غَضِبَ تَجَعَّدَتْ جَبْهَتُهُ وَ خَدَّاهُ، وَ كَشَّرَ عَنْ أَنْيَابِهِ وَأَبْرَقَتْ عَيْنَاهُ، وَ اخْتَلَجَ حَاجِبَاهُ، وَوَقَفَ شَعْرُ بَدَنِهِ، وَ ضَرَبَ بِذَنَبِهِ جَنْبَيْهِ، وَ أَطْبَقَ عَيْنَيْهِ، وَ

مَالَ إِلَى الْأَرْضِ ، وَ وَثَبَ عَلَى فَرِيْسَتِهِ كَالصَّاعِقَةِ ، حَتَّى إِذَا ظَفِرَ بِهَا أَخَذَ فِيْ مُلَاعَبَتِهَا ، ثُمَّ مَزَّقَهَا بِأَنْيَابِهِ تَمْزِيْقًا .

شیر جنگل کا بادشاہ اور درندوں کا راجہ ہے، اس کی شکل و صورت بھی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے چنانچہ اس کا منظر ڈراونا ہوتا ہے اور اس کی آواز سے جنگل گونج اٹھتے ہیں اور اس سے بڑے بہادر کا دل بھی اٹھنے لگتا ہے، سخت طاقت اور بڑے جسم والا ہے، اس کے سر کو بڑے بڑے بال گھیرے رہتے ہیں اور جو اس کے دونوں گھٹنوں کو بھی ڈھانکنے کے قریب ہوتے ہیں، جب غصہ میں ہو تو اس کی پیشانی اور رخسار سکڑ جاتے ہیں اور اپنے دانت نکالدیتا ہے اور آنکھیں چمکانے لگتا ہے اور اپنی پلکیں ہلانے لگتا ہے، اس کے بدن کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنی دم سے دونوں پہلو میں مارنے لگتا ہے، اپنی آنکھیں بند کرلیتا ہے اور زمین کی جانب جھک پڑتا ہے اور اپنے شکار پر بجلی کی طرح چھلانگ لگاتا ہے یہاں تک جب اس پر قابو پالیتا ہے تو اس سے کھیلنے لگتا ہے پھر اپنے دانتوں سے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالتا ہے۔

وَ إِذَا كَانَ الْأَسَدُ مُقَيَّدًا دَلَّتْ هَيْئَتُهُ عَلَى الْهُدُوْءِ فَإِذَا أُفْلِتَ وَ هُيِّجَ انْدَفَعَ مِنْ عَرِيْنِهِ ، وَ هُوَ أَكْثَرُ شَجَاعَةً فِي اللَّيْلِ مِنْهُ فِي النَّهَارِ ، وَ يَمُرُّ بِالْإِنْسَانِ ، وَلَا يَتَعَرَّضُ لَهُ إِلَّا إِذَا كَانَ ضَارِيًا أَوْ هَاجَهُ إِنْسَانٌ .

اور جب شیر بندھا ہوا ہو تو اسکی صورت شکل پرسکون ہونے پر دلالت کرتی ہے، اور جب چھوڑ دیا جائے یا چھیڑا جائے تو اپنے بھٹ سے نکل پڑتا ہے، اور وہ دن کی بہ نسبت رات کو زیادہ بہادر ہو جاتا ہے اور انسان کے پاس سے گذرتا ہے تو اسے چھیڑتا نہیں مگر یہ کہ وہ مردم خور ہو یا کسی آدمی نے اسے غصہ دلایا ہو۔

وَ يَهْجُمُ عَلَى الْحَيَوَانَاتِ كَالْخَيْلِ وَ الْجِمَالِ وَ الْبَقَرِ وَغَيْرِهَا ، وَ يَصِيْدُ الظَّبْيَ وَ يَأْكُلُهُ بِرَغْبَةٍ ، وَ تَدْفَعُهُ الْجَرَاءَةُ إِلَى اخْتِطَافِ الْإِنْسَانِ مِنْ بَيْنِ قَوْمِهِ

شیر جانوروں پر جیسے گھوڑے اونٹ گائے وغیرہ پر حملہ کرتا ہے اور ہرن کو شکار کرکے اسے بڑے شوق سے کھاتا ہے۔ اس کی جراءت تو کبھی کسی آدمی کو انسانوں ہی کے درمیان سے اٹھا لینے پر ابھار دیتی ہے

وَ أُنْثَى الْأَسَدِ تُعْرَفُ بِاللَّبُوَةِ ، وَهِيَ أَصْغَرُ جُثَّةً ، وَ أَخَفُّ حَرَكَةً ، وَ أَشَدُّ غَضَبًا مِّنْهُ ، وَ جَرْوُهَا يُعْرَفُ بِالشِّبْلِ ، وَ يَبْدَأُ فِي الْإِفْتِرَاسِ ، وَ يَهْتَمُّ بِقُوَّتِهِ إِذَا بَلَغَ الثَّانِيَةَ مِنْ عُمُرِهِ .

اور شیر کی مادہ کو لبوۃ (شیرنی) کہا جاتا ہے جو شیر کے مقابلہ میں ہلکے بدن اور آہستہ رو اور زیادہ غصہ ور ہوتی ہے۔ اس کے بچے کو شبل کہتے ہیں۔ وہ شکار کی شروعات کرتا ہے مگر جب وہ اپنی عمر کے دو سال کو پہونچتا ہے تو اپنی طاقت پر توجہ دیتا ہے۔

وَ مُعَدَّلُ طُوْلِ الْأَسَدِ ثَلَاثُ أَذْرُعٍ ، وَ عُلُوُّهُ ذِرَاعٌ وَ رُبْعٌ ، وَ مُعَدَّلُ مَا يَعِيْشُ خَمْسٌ وَ عِشْرُوْنَ سَنَةً ، وَقَدْ يَبْلُغُ فِي قَفَصِهِ مِائَةَ سَنَةٍ أَوْ أَكْثَرَ .

عام طور پر شیر کی لمبائی تین ہاتھ ہوتی ہے اور اونچائی سوا ہاتھ، اور اوسطاً وہ پچیس سال زندہ رہتا ہے اور کبھی کبھی تو اپنے پنجرہ میں سو یا اس سے زیادہ سالوں تک زندہ رہ جاتا ہے۔

غُرُوْرُ الدُّنْيَا دنیا کا دھوکہ

(۱۷)

حل لغات القنوع: صابر، قناعت پسند۔ خداعۃ: دھوکہ باز، غرّارۃ: دھوکہ دینے والا تشقت: باب تفعیل جدا جدا کرنا۔ تمل، (س)، اکتانا۔ صدود: جدا رہنا، الگ ہونا۔ الانذال: واحد نذل: کمینہ۔ اللبیب: عقلمند

تَقُوْلُ لَيْسَ الْمَاجِدُ إِلَّا الْقَنُوْعُ الزَّاهِدُ

تم کہتے ہو کہ شریف آدمی وہی ہے جو قناعت کرنیوالا اور دنیا سے بے رغبت ہو

فَمَا أَعَزَّ مَنْ قَنِعْ وَ مَا أَذَلَّ مَنْ طَمِعْ

تو کتنا باعزت ہے وہ شخص جو قناعت کرے اور کتنا ذلیل ہے وہ جو لالچ کرے

دُنْيَاكُمْ حَبِيْبَةٌ بِحُسْنِهَا وَ الطَّيِّبَةْ

تمہاری دنیا اپنے حسن کی وجہ سے محبوب ہے اور اچھی ہے

لٰكِنَّهَا غَدَّارَةٌ خَدَّاعَةٌ غَرَّارَةٌ
مگر وہ دھوکہ دینے والی ہے فریب کرنے والی اور دھوکہ میں مبتلا رکھنے والی ہے

لَيْسَ لَهَا حَبِيْبٌ زَوَالُهَا قَرِيْبٌ
اس کا کوئی پیارا نہیں اور اس کا زوال جلدی ہے

مَلُوْلَةٌ خَوَّانَةٌ لَيْسَ لَهَا أَمَانَةٌ
روٹھنے والی ہے خائن ہے اور اسمیں امانت نہیں ہے

تُفَرِّقُ الْأَحْبَابَا تُشَتِّتُ الْأَتْرَابَا
جو دوستوں کو جدا کر دیتی ہے اور ہمجولیوں کو الگ الگ کر دیتی ہے

حَرْبٌ لِمَنْ سَالَمَهَا تَمَلُّ مَنْ لَازَمَهَا
جو اس سے صلح کرے اس کیلئے (اس کی طرف سے) جنگ ہے اور جو اس سے چمٹے اسکو رنجیدہ کر دیتی ہے

عَزِيْزُهَا ذَلِيْلٌ كَثِيْرُهَا قَلِيْلٌ
اس کا عزت دار ذلیل ہے، اس کا زیادہ مال کم ہی ہے

وِصَالُهَا عَنَاءٌ صُدُوْدُهَا بَلَاءٌ
اس کا قرب (باعث) تکلیف ہے اور اس کا نہ ملنا بھی مصیبت ہے

يَحْظَى بِهَا الْجُهَّالُ وَ يَنْعَمُ الْأَنْذَالُ
جاہلوں کو اس کا حصہ ملتا ہے اور کمینے لوگ اس سے مزے کرتے ہیں

يَشْقَى بِهَا اللَّبِيْبُ وَ يَتْعَبُ الْأَدِيْبُ
اسکی وجہ سے عقلمند بدبخت ہو جاتا ہے اور ادیب و عالم مشقت اٹھاتا ہے (أبو العتاهية)

رِسَالَةٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(پیغام) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ایک خط

(۱۸)

حل لغات قریب: رشتہ دار۔ رسالة: پیغام۔ خط۔ یجتمع: اجتماع۔ اکٹھا ہونا۔ ملنا جسر: پل زحف: (ف) لشکر کا کوچ کرنا۔ کنوز: واحد کنز، خزانہ۔ واثقین: مکمل اعتماد رکھتے تھے۔

إِذَا جَاءَكَ قَرِيْبٌ أَوْ صَدِيْقٌ ، وَ قَالَ : إِنِّيْ مُسَافِرٌ إِلَى الْوَطَنِ ، وَسَأُقَابِلُ

أَبَاكَ، فَهَلْ تُوصِينِي بِشَيْءٍ ؟ وَهَلْ لَكَ رِسَالَةٌ إِلَيْهِ أَحْمِلُهَا مِنْكَ ، وأُبَلِّغُهَا إِلَيْهِ ؟ . فَلَا تَشُكَّ أَنَّهُ سَيَجْتَمِعُ بِأَبِيكَ ، وَ رُبَّمَا يَسْأَلُ أَبُوكَ عَنْكَ خَبَرًا سَارًّا ، وَ بُشْرَى صِحَّتِكَ . فَتَقُولُ: إِقْرَأْ عَلَى وَالِدِي مِنِّي السَّلَامَ ، وَ قُلْ لَهُ : إِنَّ ابْنَكَ بِخَيْرٍ ، وَ كَمَا تُحِبُّ مِنْ صِحَّةٍ وَسُرُورٍ .

جب تمہارے پاس کوئی رشتہ دار یا دوست آئے اور کہے کہ میں گھر جا رہا ہوں اور وہاں تمہارے والد سے ملاقات کروں گا، کیا تم کچھ کہنا چاہو گے۔ اور کیا تم کوئی پیغام ان کو دینا چاہتے ہو جو میں ان تک لیجاؤں اور پہونچا دوں ؟ تو اس بات میں شک نہ کرنا کہ وہ یقیناً تمہارے والد سے ملے گا اور ممکن ہے تمہارے والد تمہارے بارے میں کوئی اچھی خبر معلوم کرنا چاہیں گے اور تمہاری صحت کی خوش خبری تو (ایسے موقع پر) تم کہتے ہو کہ میرے والد کو میری طرف سے سلام کہدیں اور ان سے بتا دیں کہ آپ کا لڑکا خیریت سے ہے اور آپ کے حسب منشا وہ صحت و مسرت میں ہے۔

كَذَٰلِكَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَعْتَقِدُونَ أَنَّ الْمَوْتَ جِسْرٌ إِلَى الْآخِرَةِ ، وَ كُلُّ مَنْ عَبَرَ هَٰذَا الْجِسْرَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى الْآخِرَةِ، اجْتَمَعَ هُنَالِكَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ ، وَ تَشَرَّفَ بِزِيَارَتِهِ ، وَ لَابُدَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَائِلٌ عَنْ أُمَّتِهِ .

اسی طرح مسلمانوں کا یہ عقیدہ تھا کہ موت آخرت کے لئے ایک پل ہے، اور جو مسلمان اس پل پر سے گذر گیا وہ آخرت میں پہونچ گیا، وہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرے گا اور ان کی زیارت سے سرفراز ہو گا اور لازمی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے بارے میں دریافت فرمائیں گے۔

وَ يُمْكِنُ أَنْ لَا يَصِلَ قَرِيبُكَ أَوْ صَدِيقُكَ إِلَى الْوَطَنِ لِمَانِعٍ أَوْ حَادِثَةٍ ، أَوْ يَصِلَ إِلَى الْوَطَنِ ، وَ لَا يَجْتَمِعَ بِأَبِيكَ ،وَلَٰكِنَّ الْمُسْلِمِينَ مَا كَانُوا يَشُكُّونَ فِي وُصُولِ الْمَيِّتِ إِلَى عَالَمِ الْآخِرَةِ ، وَ اجْتِمَاعِ الشَّهِيدِ

اور ممکن ہے تمہارا رشتہ دار یا دوست کسی رکاوٹ یا حادثہ کی وجہ سے گھر نہ پہونچ سکے یا گھر تو پہونچ جائے مگر تمہارے والد سے ملاقات نہ کر سکے مگر مسلمان مرنے والے کے بارے میں کوئی

کوئی شک نہیں رکھتے تھے کہ وہ آخرت میں پہونچے گا۔ اور یہ کہ شہید ہونے والا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرے گا۔

زَحَفَ الْمُسْلِمُوْنَ إِلَى الشَّامِ ، وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَهُمْ « لَتَفْتَحُنَّ كُنُوْزَ كِسْرَىٰ وَقَيْصَرَ » وَقَدْ وَعَدَهُمَا اللّٰهُ بِالنَّصْرِ ، وَ قَالَ : « وَ إِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ، وَ إِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ » وَ كَانُوْا وَاثِقِيْنَ بِالنَّصْرِ وَ الْفَتْحِ وَ كَذٰلِكَ كَانَ ، فَقَدْ فَتَحُوْا مَدِيْنَةً بَعْدَ مَدِيْنَةٍ وَ هَزَمُوْا جُنْدًا بَعْدَ جُنْدٍ .

مسلمانوں نے شام کی طرف لشکرکشی کی اور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بتا رکھا تھا کہ "تم قیصر و کسریٰ کے خزانے فتح کرو گے" اور خدا نے بھی رسول اور مسلمانوں کی مدد کا وعدہ فرمایا تھا اور کہا تھا: بیشک ہماری کامیابی ہو گی اور ہماری فوج غالب آئے گی" تو مسلمان کامیابی و کامرانی پر مکمل یقین کئے ہوئے تھے اور ایسا ہی ہوا چنانچہ انہوں نے ایک کے بعد ایک شہر فتح کر لئے اور یکے بعد دیگرے فوجوں کو شکست دی۔

وَ جَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ إِلَى أَبِيْ عُبَيْدَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَائِدِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ : إِنِّيْ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِأَمْرِيْ أَيْ لِلشَّهَادَةِ ؛ فَهَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

ایک آدمی غزوۂ یرموک کے دن حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ، سپہ سالار افواج کے پاس آیا اور کہا: میں تو اپنے معاملے یعنی اپنی شہادت کے لئے تیار ہو چکا ہوں تو کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پیغام دینے کی ضرورت ہے؟

قَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ: نعم ! تَقْرِئُهُ عَنِّيْ السَّلَامَ ، وَتَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! إِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا (١) .

حضرت ابو عبیدہ نے جواب دیا ہاں! تم میری طرف سے ان کو سلام کہنا اور کہہ دینا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا وہ ہم نے سچا پایا۔

(١) البداية و النهاية لابن كثير ، ص ١٢ ، ج ٧ .

⑲ حَادِثَةٌ ایک حادثہ

(۱۹)

حل لغات حادثۃ، واقعہ، حادثہ۔ النھر: ندی، دریا۔ خاض: ندی میں اتر گئے۔ کلّت: (ض)، تھک جانا۔ بوجھ پڑنا۔ تیار: رو، لہر۔ یغطس: غطس (ض) ڈوبنا۔ تشجع: ہمت کرنا، حوصلہ کرنا۔ منجداً: مددگار، بچانے والا۔ تلابیب: گلا، گردن۔ الشاطئ: ساحل، ندی کا کنارہ۔ المغمیٰ علیہ: بے ہوش۔ نکسوہ: باب تفعیل، الٹا لٹکا دینا۔ مرکبا: سواری۔ الجراء: واحد جرۃ گھڑا۔ فرسان: واحد فارس۔ ماہر شہسوار۔

زَارَنَا مَرَّةً ضَيْفٌ كَرِيْمٌ ، وَ بَاتَ عِنْدَنَا لَيْلَةً ، وَ فِي الصَّبَاحِ قُلْتُ لَهُ : أَتَسْتَحِمُّ يَا سَيِّدِيْ ؟ .

ایک دفعہ ہمارے یہاں ایک شریف مہمان ملنے آئے اور ہمارے پاس ایک رات گذاری میں نے صبح کے وقت ان سے کہا: جناب کیا آپ غسل کریں گے!

وَ كَانَ يَوْمُ جُمُعَةٍ ، قَالَ: نَعَمْ ۱ قُلْتُ : هٰذَا مُغْتَسَلٌ ، قَالَ: بَلْ أَسْتَحِمُّ فِي النَّهْرِ

وہ جمعہ کا دن تھا، انہوں نے کہا ہاں! میں نے کہا یہ غسل خانہ ہے تو انہوں نے کہا مگر میں ندی میں نہاؤں گا۔

وَ كَانَ الشَّيْخُ يَعْرِفُ السِّبَاحَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَتَّفِقْ لَهُ أَنْ يَسْبَحَ مِنْ مُدَّةٍ طَوِيْلَةٍ ، وَ سَمِعْتُ أَنَّ الْإِنْسَانَ لَا يَنْسَى السِّبَاحَةَ إِذَا تَعَلَّمَهَا ، إِلَّا أَنَّهُ يَتْعَبُ سَرِيْعاً .

وہ بڑے میاں تیرنا جانتے تھے مگر انھیں ایک لمبی مدت سے تیرنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا، اور میں نے سنا تھا کہ انسان تیرنا نہیں بھولتا جب وہ سیکھ چکا ہو مگر یہ کہ ایسا شخص جلدی تھک جاتا ہے۔

وَ كَانَ النَّهْرُ فَائِضًا ، وَكَانَ يَجْرِيْ بِقُوَّةٍ ، فَخَاضَ الشَّيْخُ النَّهْرَ ، وَبَدَأَ يَسْبَحُ ، فَمَا لَبِثَ أَنْ كَلَّتْ عَضُدُهُ ، وَخَارَتْ قُوَاهُ وَ أَعْيَا ، وَدَفَعَهُ الْمَاءُ بِقُوَّةٍ ، فَجَعَلَ يَجْرِيْ فِيْ تَيَّارِهِ لَا يَمْلِكُ مِنْ أَمْرِهِ شَيْئاً ، وَ أَيْقَنَ بِالشَّرِّ .

ندی پانی سے بھری ہوئی تھی اور بڑی روانی سے بہہ رہی تھی بڑے میاں ندی میں گھس پڑے اور تیرنا شروع کر دیا مگر دیر نہیں گذری کہ ان کے بازو تھک گئے اور ان کی طاقت کم ہونے لگی اور وہ تھک گئے، پانی نے انہیں زور سے دھکا دیا تو وہ پانی کی رو میں بہنے لگے، انہیں اپنے اوپر بالکل قابو نہ رہا اور انہوں نے ہلاکت کا یقین کر لیا۔

فَجَعَلَ يَصْرَخُ وَ يَسْتَغِيثُ ، وَ يَقُولُ: يَا رَجُلاً ، خُذْ بِيَدِيْ ، وَ جَعَلَ يَذْكُرُ ، وَ يَقُولُ : أَللّٰهُ ! أَللّٰهُ ! كَأَنَّهُ فِيْ آخِرِ عَهْدِهِ بِالدُّنْيَا ، وَ جَعَلَ يَغْطِسُ وَ يَطْفُوْ .

تو وہ چیخنے لگا اور مدد کیلئے پکارنے لگے اور کہنے لگے: کوئی ہے! میری ہاتھ پکڑ لو۔ پھر وہ خدا کے ذکر میں لگ گئے۔ اور اللہ اللہ کہنے لگے گویا وہ دنیا میں آخری وقت کے قریب ہیں، ساتھ ہی وہ ڈوبنے اور ابھرنے لگے۔

فَسُقِطَ فِيْ أَيْدِيْنَا ، وَ خِفْنَا عَلَيْهِ الْغَرَقَ ، وَ كَانَ أَحَدُ أَقَارِبِنَا مِمَّنْ يُحْسِنُوْنَ السِّبَاحَةَ يَغْتَسِلُ فِي النَّهْرِ ، فَقُلْنَا: دُوْنَكَ الْأُسْتَاذَ ، فَتَقَدَّمَ إِلَيْهِ بِسُرْعَةٍ لَمَّا رَأَى الشَّيْخُ مُنْجِدًا تَشَجَّعَ قَلِيْلاً ، وَ أَرَادَ أَنْ يَّمْسِكَهُ .

ہمارے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور ان کے ڈوبنے کا ڈر ہو گیا، ہمارے رشتہ داروں ہی سے ایک آدمی جو اچھی طرح تیرنا جانتے تھے اس ندی میں نہا رہے تھے تو ہم نے کہا جناب ان کو پکڑیئے تو وہ فوراً انکی طرف بڑھے اور جب بڑے میاں نے ایک بچانے والا دیکھا تو تھوڑی ہمت کی اور چاہا کہ ان کو پکڑ لیں۔

وَ لٰكِنْ كَانَ الرَّجُلُ عَاقِلاً مُجَرَّباً ، وَكَانَ يَعْرِفُ أَنَّ الْغَرِيْقَ يَرْكَبُ الْمُنْجِدُ وَ يَأْخُذُ بِتَلَابِيْبِهِ ، وَ يَغْرَقَانِ جَمِيْعًا ، فَلَمْ يُمْهِلْهُ مِنْ نَفْسِهِ ، بَلْ دَفَعَهُ مِنْ أَسْفَلَ إِلَى الشَّاطِئِ ، وَلَمْ يَزَلِ الشَّيْخُ يَجْتَهِدُ أَنْ يَّمْسِكَهُ وَ الرَّجُلُ يَدْفَعُهُ إِلَى الْأَمَامِ حَتّٰى أَوْصَلَهُ إِلَى الشَّاطِئِ .

مگر وہ آدمی تجربہ کار اور ہوشیار تھے، وہ جانتے تھے کہ ڈوبنے والا بچانے والے پر سوار ہو جاتا ہے اور اس کا گلا پکڑ لیتا ہے اس طرح دونوں ڈوب جاتے ہیں اس لئے انہوں

نے بڑے میاں کو پکڑنے کا موقع نہیں دیا بلکہ انہیں ڈبو دیا اور انہیں نیچے سے کنارے کی طرف کو دھکا دیا اور بڑے میاں تو برابر ان کو پکڑنے کی کوشش کرتے رہے وہ آدمی ان کو آگے دھکا دے دیکر لاتے رہے یہاں تک کہ کنارے تک پہونچا دیا۔

وَ كَانَ الشَّيْخُ كَالْمُغْمَى عَلَيْهِ لَا يَعْقِلُ شَيْئًا ، وَ كَانَ عَلَى الشَّاطِئِ رَجُلٌ يَصِيدُ السَّمَكَ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ وَقَالَ : مُدَّ عُوْدَكَ لِيُمْسِكَهُ الشَّيْخُ ، فَمَدَّ الصَّيَّادُ عُوْدَهُ ، وَجَعَلَ يَضْرِبُ بِهِ عَلَى رَأْسِهِ ، وَهُوَ لَا يَشْعُرُ وَ لَا يُمْسِكُهُ ، وَ بَعْدَ حِيْنٍ أَمْسَكَ بِالْعُوْدِ ، وَ وَصَلَ إِلَى الشَّاطِئِ .

وہ بڑے میاں بےہوشی کے انداز میں تھے انہیں کسی چیز کی خبر نہیں تھی اور ندی کے کنارے ایک شخص مچھلی کا شکار کر رہا تھا اس کو اشارے سے اس آدمی نے کہا کہ اپنی لکڑی بڑھاؤ تا کہ بزرگ اسے پکڑلیں شکاری نے لکڑی بڑھادی اور بڑے میاں کے سر پر مارتے رہے انہیں احساس ہی نہیں ہو رہا تھا اور نہ وہ لکڑی تھام رہے تھے تھوڑی دیر بعد انہوں نے ڈنڈا پکڑ ہی لیا اور کنارے پہونچ گئے۔

وَ كَانَ الشَّيْخُ قَدْ شَرِبَ كَثِيْرًا مِّنَ الْمَاءِ ، فَنَكَّسُوْهُ حَتَّى قَاءَ بِالْمَاءِ وَ أَفَاقَ ، وَ رَجَعَ إِلَيْهِ الشُّعُوْرُ وَ الْقُوَّةُ .

بزرگ نے پانی بہت پی لیا تھا تو لوگوں نے انہیں الٹا لٹکا دیا یہاں تک کہ انہوں نے پانی کی الٹی کی اور ہوش میں آئے۔ ان کا احساس اور ان کی قوت عود کر آئی۔

وَ كَانَ عَلَى شَاطِئٍ آخَرَ مِنَ النَّهْرِ ، فَصَنَعُوْا لَهُ مَرْكَبًا مِّنَ الْجِرَارِ ، وَ رَكِبَهُ الشَّيْخُ ، وَ أَمْسَكَ بِالْحَبْلِ ، وَ حَوْلَهُ عَدَدٌ كَبِيْرٌ مِّنْ فُرْسَانِ السِّبَاحَةِ وَ أَبْطَالِ الْمَاءِ ، وَ رَجَعَ فِي الْمَرْكَبِ إِلَى الشَّاطِئِ ، وَ قَدْ ذُعِرَ الْأُسْتَاذُ بِهٰذِهِ الْحَادِثَةِ ، فَكَانَ يُوْصِيْ كُلَّ مَنْ يَزُوْرُ قَرْيَتَنَا أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّهْرَ ، وَ كَانَ يَقُوْلُ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَتَمَتَّعَ بِالدُّنْيَا ، فَإِيَّاكَ وَ النَّهْرَ .

اور یہ بزرگ ندی کے دوسرے کنارے پر تھے تو لوگوں نے ان کے لئے گھڑوں کی ایک سواری (کشتی) بنائی۔ شیخ اس پر سوار ہوئے اور رسی پکڑ لی، ان کے ارد گرد ماہر تیراکوا ور پانی

کے بہادروں کی ایک بڑی تعداد بھی تھی. وہ اس کشتی کے کنارے پر آگئے، وہ اس حادثہ پر بہت گھبرا گئے تھے چنانچہ جو شخص ہمارے گاؤں آتا تو اس کو نصیحت کرتے کہ وہ ندی میں نہ گھسے، اور کہا کرتے تھے کہ اگر تم دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونا چاہو تو ندی سے دور ہی رہنا۔

وَ كَانَ الشَّيْخُ لَا يَزَالُ يَعْتِبُ عَلَى الرَّجُلِ أَنَّهُ لَمْ يُنْجِدْهُ ، وَ لَمْ يَمُدَّ إِلَيْهِ يَدَهُ ، وَ لَا يَرَاهُ مَعْذُورًا فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ .

بڑے میاں اس آدمی سے ہمیشہ ناراض ہی رہتے کہ اس نے بڑے میاں کو بچایا نہیں اور یہ کہ اس نے اپنا ہاتھ ان کی طرف نہیں بڑھایا تھا، وہ اس معاملہ میں اس بچانے والے کو قابلِ معافی نہیں کہتے تھے۔

فِتْيَةُ الْإِسْلَامِ　　　　مجاہد اسلام

(۲۰)

حل لغات فتیانا: واحد فتی، نوجوان، بہادر۔ تأنق: نازک بننا، نزاکت اختیار کرنا۔ الھندام: بدن۔ الاختبار: جانچ امتحان، احرز: باب افعال حاصل کرنا، جمع کرنا۔ الوسامات: واحد وسام تمغہ۔ مصلحۃ: دفتر، محکمہ۔ راتبا: تنخواہ۔ قطرا: ملک۔ الذریۃ: بچے۔ توغل: اندر گھس جانا۔ تمثالا: مجسمہ۔ لدات: ہم عمر۔

هَلْ تَعْرِفُ فِتْيَانًا هُمْ فِي السَّابِعَةَ عَشَرَةَ ، أَوِ الثَّامِنَةَ عَشَرَةَ مِنْ عُمُرِهِمْ ؟ بَلَّغَكَ اللّٰهُ فَوْقَ هٰذِهِ السِّنِّ وَ عَمَّرَكَ طَوِيْلًا .

کیا تم ایسے نوجوان سے واقف ہو جن کی عمریں سترہ یا اٹھارہ سال ہیں؟ خدا انہیں اس سن سے آگے بڑھائے اور تمہاری عمر لمبی کرے۔

إِنَّكَ لَتَعْرِفُ مِنْهُمْ كَثِيْرًا ، فَهَلْ تَعْرِفُ عَنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ يَأْكُلُوْنَ وَ يَشْرَبُوْنَ وَ يَرْتَعُوْنَ وَ يَلْعَبُوْنَ وَيَتَجَمَّلُوْنَ فِي الْمَلَابِسِ ، وَ يَتَأَنَّقُوْنَ فِي الْهِنْدَامِ وَالزِّيْنَةِ .

یقیناً ان میں سے بہتوں کو تم جانتے ہو گے، مگر کیا تم ان کے بارے میں اس کے علاوہ بھی جانتے ہو کہ وہ کھاتے پیتے ہیں، گھومتے پھرتے، کھیلتے ہیں اور خوبصورت لباس پہنتے ہیں اور زیب و زینت

میں نزاکت اختیار کرتے ہیں ؟

وَ إِذَا امْتَازَ فِيهِمْ فَتًى ، وَعَلَتْ هِمَّتُهُ، عَكَفَ عَلَىٰ دِرَاسَتِهِ وَ مُطَالَعَتِهِ ، وَ جَدَّ فِيهَا وَ اجْتَهَدَ ، حَتّٰى بَرَّزَ فِي الْاِخْتِبَارَاتِ ، وَ أَحْرَزَ الْجَوَائِزَ وَ الْوِسَامَاتِ .

ان میں سے جب کوئی جوان نمایاں ہو اور اس کی ہمت بلند ہو تو اپنے علم اور مطالعہ میں نیک ہو جاتا ہے اور محنت و کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ امتحانات میں اول آتا ہے اور انعامات و تمغے حاصل کرتا ہے۔

وَإِذَا طَمَحَ فِيهِمْ شَابٌّ اجْتَهَدَ لِوَظِيفَةٍ فِي مَصْلَحَةٍ مِّنْ مَصَالِحِ الْحُكُوْمَةِ فَصَارَ يَتَقَاضَىٰ رَاتِباً شَهْرِيّاً .

اور جب ان میں سے کوئی زیادہ مقصد رکھتا ہے تو کسی سرکاری محکمہ میں ملازمت کی کوشش کرتا ہے اور وہ ماہانہ تنخواہ کا طالب ہوتا ہے۔

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ، وَ تِلْكَ أَقْصَىٰ أَمَانِيهِمْ فِي الْحَيَاةِ .

یہی ہے ان کے علم کی حد اور یہی ہے زندگی میں ان کی آرزوں کی انتہا۔

وَ لٰكِنْ لَمَّا كَانَتْ دَوْلَةُ الْإِسْلَامِ ، وَ كَانَتِ الْهِمَمُ عَالِيَةً ، كَانَ الشَّابُّ الْمُسْلِمُ يَطْمَحُ إِلَىٰ إِقَامَةِ الْجِهَادِ ،وَفَتْحِ الْبِلَادِ ، فَيَفْتَحُ قُطْراً أَوْ يُؤَسِّسُ دَوْلَةً أَوْ يَمُوْتُ شَهِيْداً .

مگر جب اسلامی حکومت ہوا کرتی تھی اور ہمتیں بلند تھیں تو مسلم نوجوان جہاد کرنے اور ملک فتح کرنے کا خواہشمند ہوا کرتا تھا چنانچہ ملک فتح کرتا یا کوئی حکومت کی بنیاد قائم کرتا یا شہادت کی موت حاصل کرتا۔

هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمِ الثَّقَفِيُّ قَدْ غَزَا الْهِنْدَ - وَهِيَ بِلَادٌ بَعِيْدَةٌ مِّنْ بِلَادِ الْعَرَبِ وَرَاءَ الْبِحَارِ - فَهَزَمَ الْجُنُوْدَ ، وَقَتَلَ الْمُلُوْكَ ، وَ وَظَّفَ الْخَرَاجَ، وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ، وَفَتَحَ مُحَمَّدُ السِّنْدَ ، وَ تَوَغَّلَ فِي الْهِنْدِ ، حَتّٰى قَطَعَ نَهْرَ بِيَاسَ إِلَى الْمُلْتَانِ ، وَ فَتَحَهَا . وَخَضَعَ أَهْلُ الْهِنْدِ لِمُحَمَّدٍ وَأَحَبُّوْهُ لِدِيْنِهِ و كَرَمِهِ وَ

عَدْلِهِ، مَعَ أَنَّ الْعَدُوَّ الْقَاهِرَ لَا يُحَبُّ. وَ صَنَعُوْا لَهُ تِمْثَالًا عَلَى عَادَةِ أَهْلِ الْهِنْدِ

یہ محمد بن قاسم ثقفی ہیں جنہوں نے ہندوستان پر حملہ کیا یہ ملک سمندر کے پار عرب ممالک سے بہت دور ہے. تو انہوں نے لشکروں کو شکست دی بادشاہوں کو قتل کئے اور خراج لاگو کر دیئے اور بچوں کو قید کر لیا. محمد نے سندھ کو فتح کیا اور ہندوستان میں داخل ہو گئے یہاں تک کہ دریائے بیاس پار کر کے ملتان گئے اور اسے فتح کر لیا، ہندوستان والے محمد کے سامنے جھک گئے اور اسے اسکی دینداری شرافت اور انصاف کی وجہ سے پسند کرنے لگے جب کہ غالب اُ ینوالا دشمن عزیز نہیں ہوا کرتا، ان ہندوں نے ہندوستان کی عادت اور رسم کے مطابق اس کا مجسمہ بھی بنالیا.

وَ تِلْكَ الْفُتُوْحُ الْعَظِيْمَةُ كُلُّهَا كَانَتْ فِيْ مُدَّةٍ قَصِيْرَةٍ جِدًّا.

یہ بڑی بڑی فتوحات سب کی سب بہت مختصر عرصہ میں حاصل ہوئیں.

هٰذَا، وَ فَاتِحُ السِّنْدِ لَمْ يَتَجَاوَزِ السَّابِعَةَ عَشَرَةَ مِنْ عُمُرِهِ، وَ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ الشَّاعِرُ:

یہ بھی یاد رکھو کہ فاتح سندھ کی عمر ۱۷ سال سے تجاوز نہیں ہوئی تھی، اس کے بارے میں شاعر نے کہا ہے:

سَاسَ الرِّجَالَ لِسَبْعَ عَشَرَةَ حِجَّةً — اس نے لوگوں پر فتح حاصل کی سترہ سال کی عمر میں.

وَ لِدَاتُهُ عَنْ ذَاكَ فِيْ أَشْغَالِ — اور اس کے ہم عمر اپنے مشاغل میں لگے رہے.

أَلرِّمَايَةُ — نشانہ بازی

(۲۱)

حل لغات: الرماية: تیر اندازی. نشانہ بازی. بندقية: بندوق. اليمام: فاختہ، جنگلی کبوتر. الحمام: کبوتر. الغراب: کوا. حقة: ڈبہ، پیکٹ. الرشاش: چھرا. طلقه: فائر. صفيحة: تختہ. جراب: تھیلی. قبعة: ٹوپ. نبارى: مباراة، مقابلہ کرنا. المدفع: توپ. المناضلة: مقابلہ. يلغ: (ض) منہ ڈالنا.

سَأَلْتُ أَبِيْ أَنْ يَشْتَرِيَ لِيْ بُنْدُقِيَّةً صَغِيْرَةً، لِأَصِيْدَ الطُّيُوْرَ: كَالْيَمَامِ وَ

الحَمَام وَ الغُرَابِ الَّذِيْ يُؤْذِيْ كَثِيْراً وَ يَلَغُ فِي الْمَاءِ ، وَ أَتَمَرَّنَ عَلَى الرَّمْيِ ، فَاشْتَرَىٰ لِيْ بُنْدُقِيَّةً وَ حُقَّةً مِّنَ الرَّشَاشِ

میں نے اپنے والد صاحب سے درخواست کی کہ وہ میرے لئے ایک چھوٹی بندوق خرید دیں تاکہ پرندوں کا شکار کروں جیسے فاختہ، کبوتر اور کوّا جو بہت تکلیف پہونچاتا ہے اور پانی میں منھ ڈال دیتا ہے اور چاہا کہ نشانہ بازی کی مشق کروں چنانچہ انہوں نے میرے لئے ایک بندوق اور چھرّوں کا ڈبہ خرید دیا۔

وَ كُنْتُ إِذَا رَجَعْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ ، أَوْ كَانَ يَوْمُ عُطْلَةٍ أَخَذْتُ الْبُنْدُقِيَّةَ ، وَعَدَدًا مِّنَ الرَّشَاشِ ، وَ ذَهَبْتُ إِلَى الْبُسْتَانِ أَرْمِي الطُّيُوْرَ .

اور جب میں اسکول سے لوٹتا یا چھٹی کا دن ہوتا اپنی بندوق لیتا اور کچھ چھرّے اور باغ جاکر پرندوں پر نشانہ لگاتا۔

وَ فِي الْأَوَّلِ لَا أُصِيْبُ طَائِراً ، وَ أُخْطِئُ كُلَّ مَرَّةٍ ، ثُمَّ صِرْتُ أُصِيْبُ مَرَّةً فِيْ ثَلَاثِ طَلَقَاتٍ ، وَأَصِيْدُ بَعْضَ الطُّيُوْرِ ، حَتّٰى تَمَرَّنْتُ فِيْ شَهْرَيْنِ وَ اسْتَدَّ سَاعِدِيْ .

پہلے پہل تو کسی پرندے کا نشانہ نہیں لگا پاتا اور ہر بار غلطی کر جاتا پھر ایسا ہوا کہ تین فائر میں ایک نشانہ صحیح لگاتا اور ایک آدھ پرندہ شکار کر لیتا یہاں تک کہ دو ماہ میں مشق ہوگئی اور میری کلائی مضبوط ہوگئی (میرا نشانہ پختہ ہوگیا)

وَ رَأَيْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْأَغْنِيَاءِ شَيْئاً غَرِيْباً ، كَانَتْ عِنْدَهُ صَفِيْحَةٌ ، وَ كَانَ عَلَىٰ وَجْهِ الصَّفِيْحَةِ مِثْلُ فَلْسٍ ، لَهُ لَوْنٌ يَلْمَعُ هُوَ يَظْهَرُ مِنْ بَعِيْدٍ .

میں نے ایک مالدار آدمی کے پاس ایک عجیب و غریب چیز دیکھی اس کے پاس ایک تختہ تھا، اس کے سامنے حصہ میں پیسے کی طرح (نشان) تھا اس کا رنگ چمک رہا تھا اور دور ہی سے نظر آتا تھا۔

وَ كَانَ بِجَانِبِ هٰذَا الْفَلْسِ مِثْلُ جِرَابٍ ، كَانَ يَشْحَنُهُ بِالْبَارُوْدِ ، وَيَسُدُّهُ بِالْقِرْطَاسِ ، وَ كَانَ فِيْ هٰذِهِ الصَّفِيْحَةِ رَسْمٌ مِّنْ حَدِيْدٍ : جُنْدِيٌّ فِيْ لِبَاسٍ جُنْدِيٍّ ، فِيْ يَدِهِ قُبَّعَةٌ .

اس پیسے کے کنارے تھیلی جیسی چیز تھی جسے وہ بارود سے بھر دیتا تھا اور اسکو کاغذ سے بند کر دیتا تھا اس تختی میں لوہے کی بنی ایک تصویر بھی تھی ایک فوجی، فوجی لباس میں جسکے ہاتھ میں ٹوپی ہوتی۔

وَ كُنَّا نُبَارِیْ فِی الرَّمْیِ ، وَ نَرْمِیْ هٰـذَا الْفَلْسِ بِالرَّشَاشِ ، فَإِذَا أَصَابَ إِنْسَانٌ الْفَلْسَ إِنْطَلَقَ الْمِدْفَعُ ، وَ سَمِعَ النَّاسُ صَوْتَهُ مِنْ بَعِيْدٍ ، وَ انْفَتَحَ الْبَابُ ، وَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ حَدِيْدٍ ، فِیْ يَدِهٖ عَلَامَةٌ يُشِيْرُ بِهَا إِلَی الْهَدَفِ وَ يُخْبِرُ بِالْإِصَابَةِ .

ہم اس نشانہ بازی میں مقابلہ کر رہے تھے اور اس پیسے پر چھرے سے نشانہ لگاتے، جب کوئی آدمی پیسہ کا نشانہ لگا لیتا تو توپ چل پڑتا جس کی آواز لوگ دور سے سن لیتے، اور دروازہ کھل جاتا جس سے ایک لوہے کا آدمی باہر نکلتا جس کے ہاتھ میں نشانی ہوتی جس سے نشانہ کیطرف اشارہ کرتا اور نشانہ درست ہونے کی خبر دیتا۔

وَ ظَهَرَ الْجُنْدِیُّ رَافِعاً قُبَّعَتَهٗ يُسَلِّمُ عَلَی الْمُصِيْبِ وَ كَأَنَّهٗ يُهَنِّئُهٗ بِنَجَاحِهٖ

اور فوجی نمودار ہوتا اپنی ٹوپی اٹھاتے ہوئے نشانہ لگانے والے کو سلام کرتا ہوا، گویا وہ اس کامیابی پر مبارکباد دے رہا ہوتا۔

وَإِذَا أَخْطَأَ النَّاسُ لَمْ يَكُنْ شَیْءٌ : لَمْ يَنْطَلِقِ الْمِدْفَعُ ، وَلَمْ يَتَحَرَّكِ الْجُنْدِیُّ مِنْ مَّكَانِهٖ . وَمِنَ الْغَرِيْبِ أَنِّیْ كُنْتُ أُصِيْبُ الْفَلْسَ فِی الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ دَائِماً ، وَ إِذَا انْطَلَقَ الْمِدْفَعُ سُرِرْتُ سُرُوْرًا عَظِيْماً .

اور جب کوئی نشانہ خطا کرتا تو کچھ بھی نہ ہوتا، نہ توپ چلتی، نہ فوجی اپنی جگہ سے ہلتا، تعجب کی بات ہے کہ میں پیسے کا نشانہ تیسری مرتبہ ضرور لگا لیتا اور جب توپ چلتی تو میں بہت خوش ہوتا۔

وَبَعْدَ أَشْهُرٍ قَدَرْتُ أَنْ أَسْتَعْمِلَ الْبُنْدُقِيَّةَ الْكَبِيْرَةَ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فِی الصَّيْدِ وَأَصِيْدُ الْحَمَامَ الْأَخْضَرَ وَالْبَطَّ ، وَ أَنْوَاعاً مِّنَ الطُّيُوْرِ

چند مہینوں کے بعد تو میں بڑی بندوق استعمال کرنے پر بھی قادر ہو گیا چنانچہ میں شکار کو نکلتا اور ہرا کبوتر، ہریل، بطخ اور مختلف پرندے شکار کر لیتا۔

وَ سَمِعْتُ الْمُعَلِّمَ يَقُوْلُ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثَّ عَلَى الرَّمْيِ كَثِيْرًا ، وَ شَارَكَ فِي الْمُنَاضَلَةِ ، وَ قَالَ : « اِرْمُوْا يَا بَنِيْ إِسْمَاعِيْلَ ! فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا » ، وَ قَالَ : « أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ » .

میں نے استاذ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نشانہ بازی (تیر اندازی) کی ترغیب دیتے اور خود مقابلوں میں شرکت فرماتے اور فرمایا کہ اے بنی اسماعیل تیر چلایا کرو کیونکہ تمہارے آباؤ اجداد تیر انداز تھے اور فرمایا کہ بیشک طاقت نشانہ بازی (تیر اندازی) ہے یاد رکھو تیر اندازی ہی قوت ہے۔

فَسُرِرْتُ كَثِيْرًا ، وَ عَلِمْتُ أَنَّ عَمَلِيْ لَمْ يَكُنْ عَبَثًا ، وَ أَنِّيْ لَمْ أُضَيِّعْ وَقْتِيْ .

تو میں بہت خوش ہوا اور مجھے معلوم ہوا کہ میرا یہ عمل بیکار نہیں تھا اور یہ کہ میں نے اپنا وقت برباد نہیں کیا ہے۔

أَلْجَمَلُ اونٹ (۱)

(۲۲)

حل لغات الداجن: پالتو۔ يبرك: (ن) اونٹ کا بیٹھنا۔ سَوخ: دھنسنا۔ سَنام: کوہان۔ شحم: چربی۔ القتب: کجاوہ، پالان۔ تشفان: شف (ض) صاف ہونا۔ قُرصٌ: گول ٹکیہ۔ کورانش، دام۔ کرش آنت۔ جرۃ: نوالہ، گھونٹ۔ ارقاق: واحد زق مشکیزہ، تھیلی۔

أُنْظُرُوْا إِلَى الْإِبِلِ : كَيْفَ خُلِقَتْ ، تَرَوْهَا لَا مَثِيْلَ لَهَا فِي الْخِلْقَةِ ، فَإِنَّ الْجَمَلَ أَكْبَرُ الْحَيَوَانِ الدَّاجِنِ جِسْمًا وَّ أَطْوَلُهُ سَاقًا ، وَلِذٰلِكَ كَانَتْ رَقَبَتُهُ طَوِيْلَةً ، حَتّٰى يُمْكِنَهُ أَنْ يَرْعَى الْكَلَأَ مِنَ الْأَرْضِ بِدُوْنِ أَنْ يَبْرُكَ ، وَرَأْسُهُ صَغِيْرٌ لِيَكُوْنَ خَفِيْفَ الْحَمْلِ عَلٰى رَقَبَتِهِ ، وَأَرْجُلُهُ فِيْهَا أَخْفَافٌ تَمْنَعُ سَوْخَهَا فِيْ رِمَالِ الصَّحْرَاءِ الَّتِيْ كَثِيْرًا مَّا يَسِيْرُ فِيْهَا ، وَعَلٰى ظَهْرِهِ سَنَامٌ كُلُّهُ شَحْمٌ ، يُرَكَّبُ عَلَيْهِ الْقَتَبُ ، وَ عَيْنَاهُ سَوْدَاوَانِ وَاسِعَتَانِ ، تَشِفَّانِ عَنْ حِلْمٍ وَّ دَعَةٍ ، وَ لَهُ فِيْ وَسْطِ بَطْنِهِ قُرْصٌ غَلِيْظٌ يُسَمَّى الْكَلْكَلَ ، يَسْتَنِدُ عَلَيْهِ مَتٰى بَرَكَ ، وَلَهُ

فِيْ أَرْجُلِهِ قِطَعٌ عَدِيْمَةُ الْحِسِّ فِيْ مَوَاقِعِهَا عَلَى الْأَرْضِ .

اونٹ کو دیکھو! اس کی پیدائش کیسے کی گئی ہے، تم اس کو دیکھتے ہو کر مخلوق میں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے اس لئے کہ اونٹ پالتو جانوروں میں جسم کے لحاظ سے سب سے بڑا اور پنڈلی کے حساب سے سب سے لمبا ہے اسی لئے اس کی گردن لمبی ہے تاکہ زمین سے گھاس چرنا بغیر بیٹھے ہوئے ممکن ہو، اس کا سر چھوٹا ہوتا ہے تاکہ اس کی گردن پر بوجھ ہلکا رہے، اور اس کی ٹانگیں ایسی ہیں کہ اس میں کھر ہوتے ہیں جو پیروں کو صحرا کی ریت میں دھسنے سے روکے جہاں اونٹ کو زیادہ تر چلنا پڑتا ہے اور اس کی پیٹھ پر کوہان ہوتا ہے جو مکمل چربی ہے اس پر پالان ڈالا جاتا ہے، اس کی دونوں آنکھیں کالی اور چوڑی ہوتی ہیں جو سکون و بردباری کی آئینہ ہوتی ہیں اس کے پیٹ کے درمیان ایک موٹی سی ٹکیہ ہوتی ہے جس کا نام کلکل ہے، جب وہ بیٹھتا ہے اس پر ٹیک لگاتا ہے اور اس کے پیروں میں کچھ ایسے ٹکڑے ہوتے ہیں جو زمین پر پڑتے وقت بے حس رہتے ہیں۔

وَجَوْفُ الْجَمَلِ عَجِيْبٌ فِيْ تَرْكِيْبِهِ ، لِأَنَّهُ يَحْتَوِيْ عَلَى جُمْلَةِ كُرُوْشٍ ، يَخْزُنُ فِيْهَا مِقْدَارًا عَظِيْمًا مِّنَ الْغِذَاءِ حَتَّى إِذَا جَاعَ ، وَلَمْ يَجِدْ أَكْلًا ، أَخْرَجَ مِنْ كِرْشِهِ جِرَّةً ، وَاجْتَرَّهَا ، وَلِذٰلِكَ يُسَمَّى حَيَوَانًا مُجْتَرًّا ، وَإِذَا فَرَغَ مَا خَزَنَهُ فِيْ جَوْفِهِ فَإِنَّ شَحْمَ سَنَامِهِ يَتَحَلَّلُ شَيْئًا فَشَيْئًا لِيَغْذُوَهُ وَيَكْفِيَهُ مُدَّةً طَوِيْلَةً .

اونٹ کا پیٹ اپنی بناوٹ کے لحاظ سے عجیب ہوتا ہے اس لئے کہ وہ بہت سی آنتوں پر مشتمل ہوتا ہے جس میں کھانے کی ایک بڑی مقدار جمع کر لیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بھوکا ہو اور کھانا نہ ملے تو اسی آنت سے نوالہ نکالتا ہے اور اسے کھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام حیوان مجتر بھی رکھا گیا ہے اور جب پیٹ میں جمع کیا ہوا کھانا ختم ہو جائے تو اسکے کوہان کی چربی تھوڑی تھوڑی پگھلنے لگتی ہے تاکہ وہ اسے کھالے اور لمبی مدت تک اس کے لئے کافی ہو جائے۔

وَ لِلْجَمَلِ فِيْ جَوْفِهِ جُمْلَةُ أَزْقَاقٍ تَمْتَلِئُ بِالْمَاءِ عِنْدَمَا يَشْرَبُ ، حَتَّى إِذَا عَطِشَ فِيْ مَكَانٍ قَفْرٍ لَا مَاءَ فِيْهِ ، أَغْنَاهُ مَا خَزَنَهُ عَنِ الشُّرْبِ زَمَنًا طَوِيْلًا

اور اونٹ کے پیٹ میں کچھ تھیلیاں بھی ہوتی ہیں جو پانی پیتے وقت پانی سے بھر جاتی ہیں تاکہ جب اونٹ پیاسا ہو کسی غیر آباد جگہ میں جہاں پانی نہ ہو تو وہی پانی جو جمع کر رکھا ہے ایک طویل

عرصہ تک پینے کے لئے بے نیاز کر دے۔

أَلْجَمَلُ اونٹ (۲)

(۲۳)

حل لغات صحاری، واحد صحراء چٹیل میدان۔ قاحلۃ، جافۃ، خشک۔ القفار، واحد قفر چٹیل میدان خالی جگہ۔ مؤنۃ: خوراک۔ لا تنئ: نہیں چلاتا۔ ضل: (ض) بھٹک جانا۔ سھل القیاد: آسانی سے قابو میں آنے والا۔ یثور: بھڑک جانا۔ شقشقۃ، جھاگ۔

فِیْ عِدَّۃِ جِھَاتٍ مِّنَ الدُّنْیَا صَحَارَیٰ قَاحِلَۃٌ لَاحَیَوَانَ فِیْھَا، وَ لَا نَبَاتَ، أَرْضُھَا رِمَالٌ جَافَّۃٌ۔

دنیا کے بہت سے علاقوں میں خشک میدانی علاقے ہوتے ہیں جہاں نہ جانور ہوتے ہیں نہ سبزہ اس کی زمین خشک ریت والی ہوتی ہے۔

لَا تَرَیٰ فِیْھَا قَطْرَۃَ مَاءٍ، یَسْلُکُھَا النَّاسُ اضْطِرَاراً، فَیَحْمِلُوْنَ زَادَھُمْ: مِنْ مَّاءٍ وَّ طَعَامٍ، عَلَیٰ ظُھُوْرِ الْجِمَالِ، وَیَسِیْرُوْنَ فِیْ تِلْکَ الْقِفَارِ مُجْتَمِعِیْنَ، وَ إِبِلُھُمْ مُتَتَابِعَۃٌ کَالْقِطَارِ، وَ ھِیَ تَسِیْرُ بِھِمْ ھَادِئَۃً سَاکِنَۃً، تَصْبِرُ عَلَی الْجُوْعِ وَ الْعَطَشِ مُعْظَمَ الطَّرِیْقِ، لِأَنَّھَا قَدْ خَزَنَتْ مُؤْنَتَھَا فِیْ جَوْفِھَا قَبْلَ الرَّحِیْلِ، وَتَحْمِلُ فَوْقَ ذٰلِکَ مِنَ الْمَتَاجِرِ أَحْمَالاً ثِقَالاً، لَا تَئِنُّ مِنْھَا وَلَا تَکِلُّ، فَتَرَی الْجَمَلَ کَأَنَّہٗ مَرْکَبٌ یَشُقُّ تِلْکَ الرِّمَالَ الْوَاسِعَۃَ، وَلِذَا سُمِّیَ "سَفِیْنَۃَ الصَّحْرَاءِ".

وَإِنْ ضَلَّ الْمُسَافِرُوْنَ الطَّرِیْقَ فِی الصَّحْرَاءِ یَأْخُذُھُمُ الْقَلَقُ عَلَیٰ حَیَاتِھِمْ، مَخَافَۃَ أَنْ یَّنْفَدَ زَادُھُمْ فَیَمُوْتُوْنَ جُوْعاً وَّ عَطَشاً، وَلٰکِنَّ الْجَمَلَ یُنْقِذُھُمْ أَحْیَاناً مِّنْ تِلْکَ الْأَخْطَارِ، لِأَنَّہٗ یَشُمُّ الْمَاءَ مِنْ بُعْدٍ، فَیَسِیْرُ نَحْوَہٗ بِسُرْعَۃٍ غَرِیْبَۃٍ، لِیَشْتَفِیَ صَاحِبُہٗ

تم وہاں پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں دیکھو گے لوگ وہاں بڑی پریشانی اور مجبوری میں چلتے ہیں چنانچہ وہ زادِ سفر لے لیتے ہیں پانی، کھانا، اونٹوں کی پشت پر۔ اور ان چٹیل میدانوں میں لوگ اکٹھے ہو کر سفر کرتے ہیں، ان کے اونٹ یکے بعد دیگرے قطار کی صورت رہتے ہیں جو لوگوں کو پرسکون اور اطمینان سے لیکر چلتے ہیں۔ زیادہ راستہ بھوک اور پیاس پر صبر ہی کرتے ہیں کیونکہ وہ تو اپنی

خوراک سفر سے پہلے اپنے پیٹ میں بھر لیتے ہیں، مزید برآں تجارت کے بھاری سامان اٹھائے ہوتے ہیں نہ چلاتے ہیں نہ پریشانی کا اظہار کرتے، تو تم اونٹ کو دیکھوگے گویا وہ ایسی سواری ہے جو اس لمبے چوڑے ریت کے حصے کو چیرتی چلی جاتی ہے اسی لئے اسکو صحرا کی کشتی بھی کہتے ہیں اور اگر مسافر بیابان میں راستہ بھٹک جائیں تو ان کی زندگی کے لالے پڑجاتے ہیں اس ڈر سے کہ ان کا زادسفر ختم ہو جائے گا تو وہ بھوک و پیاس سے مرجائیں گے لیکن اونٹ بسا اوقات انہیں ایسے خطرات سے بچا لیا کرتا ہے کیونکہ وہ پانی بہت دور سے سونگھ لیتا ہے پھر اس کی طرف نہایت تیزی سے چل پڑتا ہے تاکہ اس کا مالک سیراب ہو سکے۔

وَ الجَمَلُ سَہلُ القِیَادِ ، لَیِّنُ الطِّبَاعِ ، یَتَحَمَّلُ کَثِیْراً مِّنَ الْأَذیٰ بِالصَّبْرِ ، وَ لٰکِنَّہُ یَثُوْرُ مَتیٰ بَلَغَ الْأَذیٰ شِدَّۃً عَظِیْمَۃً ، فَیَنْتَقِمُ مِمَّنْ آذَاہُ ، وَلَا یَتْرُکُہُ إِلَّا إِذَا ثَأَرَ لِنَفْسِہٖ وَ فَتَکَ بِہٖ .

اونٹ آسانی سے قابو میں آنے والا نرم طبیعت کا ہوتا ہے بہت سی مصیبتیں صبر و سکون سے جھیل لیتا ہے، مگر وہ اس وقت بھڑکتا ہے جب تکلیف انتہا کو پہونچ جائے پھر وہ تکلیف پہونچانے والے سے انتقام لیتا ہے اور اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک کہ وہ انتقام نہ لیلے اور اسکو ہلاک نہ کردے۔

وَإِذَا قَوِیَ الجَمَلُ اشْتَدَّ بَأْسُہُ ، وَعَافَ الْأَکْلَ مَالَمْ یُوْضَعْ فِیْ فَمِہٖ ، وَ یَقُوْلُ النَّاسُ عَنْہُ : إِنَّہُ صَائِمٌ ، وَفِیْ ہٰذِہِ الحَالَۃِ یُخْرِجُ شِقْشِقَتَہُ مِنْ حَلْقِہٖ وَ یُشَقْشِقُ مِنَ الغَضَبِ .

جب اونٹ طاقتور ہوتا ہے تو اس کی طاقت بہت ہو جاتی ہے اور کھانا چھوڑ دیتا ہے جب تک نہ اسکے منھ میں ڈالا جائے۔ لوگ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ روزہ دار ہے اور اس حالت میں اپنے حلق سے جھاگ نکالتا ہے اور یہ جھاگ نکالنا غصہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

أَنَا ھُنَا ، فَاعْرِفُوْنِیْ ! میں یہاں ہوں، مجھے پہچانو !

(۲۴)

حل لغات مولد: جائے پیدائش۔ امۃ: قوم۔ ثلاثۃ ارباع: تین چوتھائی۔ قدر: ہانڈی۔

الزجاج: شیشہ۔ الصوف: اون۔ اللجین: چاندی کا ٹکڑا۔ الثلج: برف۔ الجلید: ہبطت: ہبوط (ن) اترنا۔ شلال: جھرنا۔ الضباب: کہرا، دھند۔ الطل: الندی: شبنم۔

مَوْلِدِیْ وَ وَطَنِیْ مَا تُسَمُّوْنَهُ الْبَحْرَ ۔ أَنَا ابْنُ أُمَّةٍ عَظِيْمَةٍ ، قَدِ امْتَدَّتْ عَلٰى مَسَافَةِ آلَافٍ مِّنَ الْأَمْيَالِ ، وَ يَقُوْلُوْنَ : إِنَّ أُمَّتِيْ أَعْظَمُ مِنْ أُمَّةِ الْبَرِّ ؛ فَقَدْ شَغَلْنَا نَحْنُ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِ الْكُرَةِ ، وَالْيَابِسُ مِنْهَا نَحْوُ رُبْعٍ ۔

میری جائے پیدائش اور میرا وطن وہ جگہ ہے جسے تم لوگ سمندر کہتے ہو، میں ایک بڑی قوم کا فرد ہوں جو ہزاروں میل کی مسافت پر پھیلی ہوئی ہے، لوگ کہتے ہیں کہ میری قوم خشکی کی قوم سے زیادہ بڑی ہے، کیونکہ ہم نے تین چوتھائی کرۂ ارض گھیر رکھا ہے اور اس میں خشکی صرف چوتھائی کے بقدر ہے۔

وَ قَدْ فَارَقْتُ وَطَنِيْ قَبْلَ شَهْرَيْنِ ، لَمَّا اشْتَدَّ الْحَرُّ فِيْ هٰذَا الصَّيْفِ ، تَكَوَّنَ بُخَارٌ ، وَّفَارَقَ الْبَحْرَ ، وَسَارَتْ بِهِ الرِّيَاحُ إِلَى الْجِبَالِ ، وَهُوَ السَّحَابُ الْمُسَخَّرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ فَلَمَّا جَاءَهُ الْأَمْرُ مِنَ اللّٰهِ ، تَحَلَّلَ هٰذَا الْبُخَارُ بِالْحَرَارَةِ ، وَنَزَلَ قَطَرَاتٍ قَطَرَاتٍ عَلَى الْأَرْضِ ، وَقَالَ النَّاسُ : اَلْمَطَرُ ۔ اَلْمَطَرُ وَأَنَا هُنَا ، فَاعْرِفُوْنِيْ ۔

میں اپنے وطن سے دو ماہ پہلے ہی جدا ہوا ہوں جب اس موسم گرما میں گرمی سخت پڑی تو بھاپ بنا جو سمندر سے جدا ہوا اور اسے ہوا پہاڑوں پر لے گئی اور وہ ہی آسمان و زمین کے درمیان مسخر شدہ بادل ہے تو جب خدا کا حکم ہوا یہ بھاپ گرمی سے پگھل گیا اور قطرہ قطرہ زمین پر اترنے لگا لوگوں نے کہا بارش ہے بارش۔ تو میں یہاں ہوں مجھے پہچانو!

لَعَلَّكُمْ رَأَيْتُمْ قِدْرًا عَلَى النَّارِ فِيْهَا مَاءٌ ، فَإِذَا غَلَتِ الْقِدْرُ ، تَصَاعَدَ مِنْهَا مِثْلُ دُخَانٍ ، وَهُوَ الْبُخَارُ ، وَ أَنَا هُنَا ، فَاعْرِفُوْنِيْ ۔

تم لوگوں نے شاید آگ پر رکھی ہانڈی دیکھی ہوگی جس میں پانی ہوتا ہے تو جب ہانڈی میں ابال آتا ہے تو اس سے دھویں کی شکل کا اوپر اٹھتا ہے اور وہ بھاپ ہوتا ہے، تو میں یہاں بھی ہوں ذرا پہچانو!

وَ إِذَا نَزَلَ الْمَطَرُ ، وَ جَمَدَتْ قَطَرَاتِيْ مِنَ الْبَرْدِ، وَ وَقَعَتْ عَلَى الْأَرْضِ مِثْلَ الزُّجَاجِ ، قَالَ النَّاسُ: اَلْبَرْدُ ، اَلْبَرْدُ ، وَ أَنَا هُنَا ، فَاعْرِفُوْنِيْ .

اور جب بارش ہوتی ہے اور میرے قطرے ٹھنڈک سے جم جاتے ہیں اور زمین پر شیشہ کی مانند گرنے لگتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ اولہ ہے اولہ، میں وہاں بھی ہوں ذرا پہچانو تو !

وَ قَدْ أَسْقُطُ فِي الْجِبَالِ مِثْلَ الصُّوْفِ الْأَبْيَضِ اللَّامِعِ ، وَأَلْمَعُ فِي الشَّمْسِ مِثْلَ اللُّجَيْنِ ، فَيَكُوْنُ مَنْظَرًا جَمِيْلًا وَّيَقُوْلُ النَّاسُ: اَلثَّلْجُ ، اَلثَّلْجُ ، وَأَنَا هُنَا فَاعْرِفُوْنِيْ .

اور کبھی کبھی پہاڑوں پر سفید، چمکدار اون کی طرح گرتا ہوں اور دھوپ میں چاندی کی طرح چمکتا ہوں تو وہ بہت خوبصورت منظر ہوتا ہے اور لوگ کہنے لگتے ہیں برف ، برف ! میں یہاں بھی ہوں مجھے پہچان لو !

وَقَدْ يَشْتَدُّ الْبَرْدُ فِي الشِّتَاءِ ، فَيَجْمُدُ مَا كَانَ مِنَ الْمَاءِ ، وَيَقُوْلُ النَّاسُ: أَلْجَلِيْدُ ، أَلْجَلِيْدُ ، وَأَنَا هُنَا ، فَاعْرِفُوْنِيْ !

اور کبھی موسم سرما میں سخت سردی ہوتی ہے تو پانی جم جاتا ہے اور لوگ پکارتے ہیں جما ہوا برف، جما ہوا برف میں وہاں ہوتا ہوں مجھے پہچانو تو سہی۔

وَ إِذَا هَبَطْتُ مِنَ الْجِبَالِ إِلَى الْأَرْضِ ، وَزَاحَمَتْنِيْ صُخُوْرٌ أَوْ أَحْجَارٌ ، كَانَ شَلَّالٌ يَكُوْنُ لَهُ صَوْتٌ هَائِلٌ وَّمَنْظَرٌ جَمِيْلٌ ، وَأَنَا هُنَا ، فَاعْرِفُوْنِيْ !

اور جب پہاڑوں سے زمین پر اترتا ہوں اور چٹان یا پتھر راستہ روکتے ہیں تو جھرنا بن جاتا ہے جس کی بڑی خوفناک آواز ہوتی ہے اور خوبصورت منظر میں وہاں پر بھی ہوں پہچانو تو سہی۔

وَإِذَا اجْتَمَعَتْ شَلَّالَاتٌ ، خَرَجَتْ مِنَ الْجِبَالِ فَكُنْتُ نَهْرًا ، يَكُوْنُ فِي مَبْدَئِهٖ صَغِيْرًا ، ثُمَّ يَكُوْنُ عَرِيْضاً عَمِيْقاً ، وَقَالَ النَّاسُ : نَهْرُ السِّنْدِ وَ نَهْرُ دِجْلَةَ ، وَ الْفُرَاتِ ، وَ النِّيْلِ ، وَأَنَا هُنَا ، فَاعْرِفُوْنِيْ .

اور جب کئی جھرنے اکٹھے ہو جائیں جو پہاڑ سے نکل جائیں تو میں دریا بن جاتا ہوں جو اپنی ابتدا میں تو چھوٹا ہوتا ہے پھر بڑا اور گہرا ہو جاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں دریائے سندھ دریائے دجلہ وفرات و نیل میں وہاں بھی ہوتا

ہوں مجھے پہچان لو۔

وَلَعَلَّكَ رَأَيْتَ فِي الصَّبَاحِ أَيَّامَ الشِّتَاءِ مِثْلَ الدُّخَانِ ، وَ يُسَمِّيهِ النَّاسُ الضَّبَابَ ، وأَنَا هُنَا ، فَاعْرِفُونِي .

اور تم نے سردی کے دنوں میں صبح کے وقت دھواں سا دیکھا ہوگا لوگ اس کو کہر کہتے ہیں میں وہاں بھی ہوں، پہچانو مجھے !

وَ لَعَلَّكَ رَأَيْتَ قَطَرَاتٍ عَلَى أَوْرَاقِ الْأَشْجَارِ ، وَ عَلَى الْعُشْبِ وَالْأَزْهَارِ ، فِي أَيَّامِ الشِّتَاءِ ، وَ يُسَمِّيهَا النَّاسُ الطَّلَّ وَ النَّدَى ، وَأَنَا هُنَا ، فَاعْرِفُونِي .

اور تم نے درختوں کے پتوں پر بوندیں دیکھی ہوں گی اور گھاس اور پھول پر بھی سردی کے دنوں میں لوگ اسے شبنم کہتے ہیں میں وہاں بھی ہوں اب تم مجھے پہچان لو۔

وَقَدْ أَجْمُدُ بِالصِّنَاعَةِ فِي الْمَصَانِعِ ، وَ يَحْرِصُ عَلَيَّ النَّاسُ أَيَّامَ الصَّيْفِ ، فَلَا يَشْرَبُونَ الْمَاءَ بِغَيْرِ هٰذَا الْجَمَدِ ، وَلَا يَرْوَوْنَ إِلَّا بِهِ ، وَ أَنَا هُنَا ، فَاعْرِفُونِي .

اور کبھی کارخانوں میں تدبیر سے جم جاتا ہوں اور لوگ گرمی کے دنوں میں میری خواہش کرنے لگتے ہیں تو پانی بھی اس جمے ہوئے کے بغیر نہیں پیتے اور نہ اس کے بغیر سیراب ہو پاتے ہیں تو وہاں بھی ہوں اب تو مجھے پہچان ہی لو !

سَفِينَةٌ عَلَى الْبَرِّ　　خشکی میں جہاز

(٢٥)

حل لغات سفينة: کشتی، پانی کا جہاز۔ البرّ: خشکی۔ غزا: غزو (ن)، جنگ کرنا۔ عدّة: سامان۔ اسطول: بیڑا۔ طلی: روغن لگانا۔ الشحم: چربی۔ ازلق، ازلاق، پھسلانا۔ عاصمة: دارالسلطنت راجدھانی۔ المنيعة: مضبوط، رکاوٹ والی۔

هَلْ سَمِعْتَ بِسَفِينَةٍ تَسِيرُ عَلَى الْبَرِّ ؟ وَهَلْ تُصَدِّقُ إِذَا أَخْبَرَكَ بِهِ أَحَدٌ ؟

کیا تم نے ایسے پانی جہاز کے بارے میں سنا ہے جو خشکی پر چلتا ہو ؟ اور کیا تم اس کی تصدیق کروگے اگر کوئی تمہیں بتائے ؟ !

أَظُنُّكَ تَقُولُ - وَلَكَ الْحَقُّ - مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ . وَلٰكِنَّ

مُحَمَّدًا الثَّانِيَ الْعُثْمَانِيَّ فَاتِحَ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ ، سَيَّرَ سَبْعِيْنَ سَفِيْنَةً عَلَى الْبَرِّ .

میرا خیال ہے تم کہو گے۔ اور تمہارا کہنا درست بھی ہوگا۔ کہ ہم نے تو اپنے آباؤ اجداد میں ایسی بات نہیں سنی، مگر محمد ثانی فاتح قسطنطنیہ نے ستّر جہاز خشکی پر چلا دیئے تھے۔

هَلْ تَعْرِفُ كَيْفَ كَانَ ذٰلِكَ ؟

کیا تمہیں معلوم ہے یہ کیسے ہوا تھا ؟

غَزَا الْعَرَبُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةَ الْعُظْمٰى سِتَّ مَرَّاتٍ ، وَلَمْ يَفْتَحُوْهَا ، وَقَدْ قَدَّرَ اللّٰهُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْفَتْحُ الْعَظِيْمُ بِيَدِ شَابٍّ مُسْلِمٍ مِنْ آلِ عُثْمَانَ ، وَ هُوَ فِي الرَّابِعَةِ وَ الْعِشْرِيْنَ مِنْ عُمْرِهٖ ، وَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ .

عربوں نے عظیم قسطنطیہ پر چھ بار حملے کئے مگر اسے فتح نہ کر پائے، اللہ نے مقدر فرما دیا تھا کہ یہ فتح عظیم آل عثمان کے ایک مسلمان نوجوان کے ہاتھوں جو ۲۴ سال کا تھا اور یہ تو خدا کا کرم ہے جسے چاہے عطا کر دے۔

زَحَفَ مُحَمَّدٌ إِلَى الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ ، وَ أَعَدَّ لِذٰلِكَ عُدَّةً عَظِيْمَةً ، فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

محمدؒ نے قسطنطیہ کی طرف کوچ کیا اور اس کیلئے زبردست تیاری کی کیونکہ خدا کا فرمان ہے ۔

« وَ أَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ » .

"کافروں سے مقابلہ کے لئے تم جو بھی طاقت جمع کر سکتے ہو تیار کرو"

فَكَانَ تَحْتَ قِيَادَتِهٖ ثَلَاثُ مِائَةِ أَلْفِ مُقَاتِلٍ . وَ مَعَهٗ مِدْفَعِيَّةٌ هَائِلَةٌ ، فِيْهَا مِدْفَعٌ لَا يُوْجَدُ فِيْ أُوْرُبَّا أَضْخَمُ مِنْهُ ، أَعَدَّهٗ لِذٰلِكَ ، مَرْمَاهُ أَكْثَرُ مِنْ مِيْلٍ .

چنانچہ اس کی قیادت میں تین لاکھ لڑاکا جوان تھے اور اس کے ساتھ ایک بڑا توپ خانہ تھا اس میں ایک ایسی توپ تھی کہ یورپ میں بھی اس سے بھاری توپ ناپید تھی، اس کو اسی جنگ کے لئے تیار کیا تھا جس کی مار ایک میل سے زیادہ تھی۔

وَ كَانَ أُسْطُوْلُهٗ مُرَكَّبًا مِنْ مِائَةِ سَفِيْنَةٍ حَرْبِيَّةٍ .

اور اس کا جنگی بیڑا سو جنگی جہازوں پر مشتمل تھا۔

وَ كَانَ مُحَمَّدٌ رَأَى أَنَّ الْعَدُوَّ قَدْ سَلْسَلَ خَلِيجَ قَرْنِ الذَّهَبِ ـ وَهُوَ مَدْخَلُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ ـ بِالسَّلَاسِلِ ، فَكَيْفَ يَعْبُرُهُ بِأُسْطُولِهِ ؟

اور محمد نے دیکھا کہ دشمن نے قرن الذہب کی کھاڑی کو جو قسطنطنیہ میں داخل ہونے کا راستہ تھا زنجیروں سے گھیر لیا ہے تو وہ کھاڑی کو اپنے بیڑے کے ساتھ کیسے پار کرے؟

فَكَّرَ مُحَمَّدٌ ، وَ لَمْ يَعْجِزْ وَ لَمْ يَيْأَسْ ، وَ وَجَدَ حِيلَةً ۔

محمد سوچنے لگا اور نہ عاجز ہوا نہ ہی مایوس اور آخر کار ایک تدبیر پا ہی گیا۔

رَأَى أَنَّهُ يُمْكِنُ الْعُبُورُ إِلَى الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ مِنْ جِهَةِ قَاسِمْ بَاشَا ۔

اس نے دیکھا کہ قاسم پاشا کے راستہ قسطنطنیہ تک پار کرنا ممکن ہے۔

وَ لٰكِنَّ هٰذِهِ الْجِهَةَ بَعِيدَةٌ مِّنْ سُفُنِهِ ، فَمَنْ يَحْمِلُهَا وَ مَنْ يَنْقُلُهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ إِلَى تِلْكَ الْجِهَةِ ، وَالْمَسَافَةُ بَعِيدَةٌ ؟

مگر یہ راستہ اس کے جہازوں سے بہت دور پڑ رہا تھا تو کون ان کو لے جائے اور کون اس طرف سے دوسری طرف پہونچائے جب کہ مسافت دور کی ہے؟

فَكَّرَ مُحَمَّدٌ ، وَلَمْ يَعْجِزْ وَلَمْ يَيْأَسْ وَوَجَدَ حِيلَةً ۔

محمد نے غور وفکر کیا اور عاجز ہوا نہ مایوس بلکہ ایک طریقہ پا ہی گیا۔

طَلَى الْأَخْشَابَ بِالشَّحْمِ ، فَلَمَّا أَمْلَسَتْ أَزْلَقَ عَلَيْهَا السُّفُنَ ، وَ هِيَ سَبْعُونَ سَفِينَةً ۔

اس نے لکڑیوں پر چربی کا روغن کیا تو جب وہ چکنی ہو گئی اس پر جہازوں کو پھسلا دیا جو ستر جہاز تھے۔

وَ مَا رَاعَ أَهْلَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ ، إِلَّا وَ سُفُنُ الْمُسْلِمِينَ قَدْ أَرْسَتْ عَلَى سَاحِلِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ ، وَ سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ ۔

قسطنطنیہ والے تو اس وقت خوف زدہ ہوئے جب مسلمانوں کے جہاز قسطنطنیہ کے ساحل پر لنگر انداز ہو گئے اور ان کے ہوش گم ہو گئے۔

وَ هٰكَذَا أَخَذَ مُحَمَّدٌ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةَ۔ عَاصِمَةَ الدَّوْلَةِ الْبِيْزَنْطِيَّةِ ۔ وَ سَقَطَتْ عَاصِمَةُ النَّصْرَانِيَّةِ الْمَنِيْعَةُ أَمَامَ قَائِدٍ مُسْلِمٍ شَابٍّ

اس طرح محمد نے بیزنطی حکومت کی دار السلطنت قسطنطنیہ کو حاصل کرلیا اور عیسائیوں کی مضبوط راجدھانی ایک نوجوان مسلم سپہ سالار سے شکست کھا گئی۔

وَلاَ تَزَالُ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةُ الْعَظِيْمَةُ ، وَ تُرْكِيَا ، فِيْ يَدِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ سَنَةِ ٨٥٣ ۔ يَوْمَ فَتَحَهَا مُحَمَّدُ بْنُ مُرَادٍ ۔ إِلٰى يَوْمِ النَّاسِ هٰذَا .

اور یہ عظیم شہر اور ترکی ۸۵۲ھ سے لیکر جب محمد مراد نے اس کو فتح کیا تھا آج تک برابر مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔

(وَلِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ) .

خدا کے ہاتھ میں سارا معاملہ ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

اَلْخَلِيْفَةُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ　　خلیفہ بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ (۱)

(۲۶)

حل لغات خال: ما ۔ متنعما: نازونعم کا پلا ہوا۔ مشية: خاص چال۔ الجواری: واحد جاریة: نوعمر لڑکی۔ متدینا: دیندار۔ عهدک اليه بالخلافة: انہیں خلافت سپرد کی۔ المراکب: واحد مرکب سواری۔ السرادق: خیمہ، پنڈال۔ الفئ: مال نیست۔ امر: باب افعال رگڑنا، پھیرنا۔ قمقم: برتن۔ ساور مسخن: گرم۔ ابطاء: دیر کی۔ موقوع: پیوند لگا ہوا۔

وُلِدَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ سَنَةَ ٦١ھ . وَأُمُّهُ أُمُّ عَاصِمٍ بِنْتُ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، جَمَعَ الْقُرْآنَ ، وَهُوَ صَغِيْرٌ ، وَ بَعَثَهُ أَبُوْهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ يَتَأَدَّبُ بِهَا ، وَكَانَ يَأْتِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَثِيْرًا ، لِمَكَانِ أُمِّهِ مِنْهُ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أُمِّهِ ، فَيَقُوْلُ : يَا أُمَّهْ! أَنَا أُحِبُّ أَنْ أَكُوْنَ مِثْلَ خَالِيْ .

عمر بن عبد العزیز ۶۱ھ میں پیدا ہوئے ان کی والدہ ام حضرت عاصم بن عمر بن الخطاب کی صاحبزادی تھیں انہوں نے اپنے بچپن ہی میں قرآن جمع کیا، ان کے والد نے انہیں ادب سیکھنے مدینہ منورہ بھیجا وہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے پاس زیادہ جایا کرتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک عمر بن

عبدالعزیز کی والدہ کا خاص درجہ تھا پھر اپنی ماں کے پاس لوٹ کر کہا کرتے : امی جان میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے ماموں کی طرح بنوں۔

وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِيْ شَبَابِهِ مُتَنَعِّمًا، يُكْثِرُ مِنَ الطِّيْبِ ، حَتّٰى تُوْجَدَ رَائِحَتُهُ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ يَمُرُّ بِهِ. وَيَمْشِيْ مِشْيَةً تُسَمَّى «الْعُمَرِيَّةَ» كَانَ الْجَوَارِيْ يَتَعَلَّمْنَهَا مِنْ حُسْنِهَا ، وَلَمْ يَزَلْ عَلٰى هٰذَا التَّنَعُّمِ. حَتّٰى وَلِيَ الْخِلَافَةَ ، فَزَهِدَ فِي الدُّنْيَا وَرَفَضَهَا .

حضرت عمر بن عبدالعزیز اپنی جوانی میں بڑے آسودہ حال رہتے تھے۔ بہت خوشبو لگایا کرتے یہاں تک آپ جس جگہ سے گذر جاتے وہاں ان کی خوشبو پائی جاتی اور ایک خاص انداز میں چلا کرتے جسے عمر کی چال کہا جاتا تھا اس رفتار کے حسن کی وجہ سے نوجوان لڑکیاں اسی چال کو سیکھا کرتیں، وہ اس ناز و نعمت میں رہے یہاں تک کہ خلافت پر مامور ہوئے تو پھر انہوں نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کی اور اسے چھوڑ دیا۔

وَكَانَ فِيْ شَبَابِهِ ، وَ وِلَايَتِهِ لِلْمَدِيْنَةِ ، كَثِيْرَ التَّعْظِيْمِ لِلْعُلَمَاءِ، شَدِيْدَ الْإِعْظَامِ لِمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ ﷺ ، خَاشِعًا مُتَدَيِّنًا.

اپنی جوانی میں جب وہ مدینہ کے حاکم تھے، علماء کرام کا بڑا احترام کرتے، مسجد نبوی کی بڑی تعظیم کرتے اور منکسر المزاج دیندار شخص تھے۔

وَ عَهِدَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ وَعُمَرُ لَا يَعْلَمُ ، فَلَمَّا عَلِمَ فَزِعَ .

سلیمان بن عبدالملک نے ان کو جب خلافت دی تھی وہ اس سے لاعلم تھے جب معلوم ہوا تو گھبرائے۔

وَقَالَ : وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ مَا سَأَلْتُ اللّٰهَ قَطُّ وَ قَدَّمَ إِلَيْهِ صَاحِبُ الْمَرَاكِبِ مَرْكَبَ الْخَلِيْفَةِ فَأَبَىٰ وَ قَالَ : إِيْتُوْنِيْ بِبَغْلَتِيْ ، وَرَدَّ الْمَرَاكِبَ. وَ السُّرَادِقَاتِ وَالْفُرُشَ ، وَالْأَدْهَانَ ، وَ الثِّيَابَ الْخَاصَّةَ بِالْخَلِيْفَةِ إِلٰى بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ .

اور کہا خدا کی قسم میں نے کبھی بھی اللہ سے اس معاملہ کا طلب نہیں کی تھی۔ تو صاحب سواری کے منتظم نے خلیفہ کی سواری انھیں پیش کی تو انہوں نے انکار کر دیا اور فرمایا مجھے تو میرا اپنا خچر لا دو۔ اور پھر انہوں نے سواریاں، فرش تیل اور خلیفہ کے مخصوص ملبوسات بیت المال میں واپس کر دیئے۔

وَ جَلَسَ لِلنَّاسِ بَعْدَ ثَلَاثٍ ، وَ حَمَلَهُمْ عَلَى الشَّرِيعَةِ ، وَرَدَّ الْمَظَالِمَ ، وأَحْيَى الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ ، وَسَارَ بِالْعَدْلِ ، وَرَفَضَ الدُّنْيَا ، وَزَهِدَ فِيهَا ، وَنَهَى عَنِ الْقِيَامِ ، وَابْتَدَأَ بِالسَّلَامِ ، وَتَرَكَ أَلْوَانَ الطَّعَامِ ، وَتَرَكَ أَنْ يُخْدَمَ .

وہ تین دن کے بعد لوگوں کے لئے (دربار میں) بیٹھے اور انہوں نے شریعت پر عمل کرنے کی ترغیب دی مظالم ختم کئے، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو زندہ کیا، انصاف سے چلے، دنیا چھوڑ دی اس سے بے رغبتی اپنائی، کھڑے ہونے سے منع فرمایا، سلام میں پہل کرتے رہے اور مختلف قسم کے کھانے اور خدمت لینا چھوڑ دیا۔

كَانَ عِنْدَهُ قَوْمٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَقَامَ إِلَى السِّرَاجِ فَأَصْلَحَهُ ، فَقِيلَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ نَكْفِيكَ ، قَالَ : وَمَا ضَرَّنِي؟ قُمْتُ وَ أَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَ رَجَعْتُ وَ أَنَا عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ .

انکے پاس ایک رات کچھ لوگ تھے تو وہ چراغ کی طرف اٹھ کر گئے اسے درست کیا ان سے کہا گیا: امیر المومنین! ہم آپ کی خدمت کیلئے کافی تھے۔ تو انہوں نے کہا اس نے مجھے بھی کیا نقصان پہونچایا؟ کھڑا ہوا جب بھی میں عمر بن عبد العزیز رہا اور لوٹ کر آیا جب بھی عمر بن عبد العزیز ہی رہا۔

وَأُتِيَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْفَيْءِ بِعَنْبَرَةٍ ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَمَسَحَهَا ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُفِعَتْ حَتَّى تُبَاعَ ، ثُمَّ أَمَرَّ يَدَهُ عَلَى أَنْفِهِ ، فَوَجَدَ رِيحَهَا ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ

ایک دن ان کی خدمت میں مال غنیمت میں سے عنبر لایا گیا تو آپ نے ہاتھ میں لیا اور پونچھ دیا پھر اسے بیچنے کا حکم دیا تو وہ لے جایا گیا یہاں تک کہ اس کی فروخت ہو گئی پھر آپ نے ہاتھ کو ناک پر پھیرا تو اسمیں خوشبو پائی۔ تب ہی پانی منگوایا اور ہاتھ دھویا۔

وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ يَأْتِيهِ بِقُمْقُمٍ مِنْ مَاءٍ مُسَخَّنٍ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ يَوْماً: أَتُسَخِّنُ الْمَاءَ فِي مَطْبَخِ الْمُسْلِمِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَفْسَدْتَهُ عَلَيْنَا. ثُمَّ حَاسَبَ تِلْكَ الْأَيَّامَ، وَأَدْخَلَ الْحَطَبَ فِي الْمَطْبَخِ. وَ أَبْطَأَ يَوْماً عَنِ الْجُمُعَةِ قَلِيلاً فَعُوتِبَ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا انْتَظَرْتُ قَمِيصِي غَسَلْتُهُ أَنْ يَجِفَّ.

ان کے لئے ایک لڑکا نوکر تھا جو گرم پانی کا سماور لایا کرتا تھا ایک دن انہوں نے لڑکے سے کہا: کیا تم پانی مسلمانوں کے مطبخ میں گرم کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: ہاں تو آپ نے کہا پھر تو تم نے اسے ہمارے لئے فاسد بنا دیا، پھر ان تمام دنوں کا حساب لگایا اور مطبخ میں لکڑی جمع کرا دی، ایک دن آپ جمعہ میں تھوڑی دیر سے آئے تو اس پر لوگوں میں ناگواری سی ہوئی تو آپ نے کہا: میں نے اپنا کرتا دھو رکھا تھا، انتظار کر رہا تھا کہ سوکھ جائے (اس لئے دیر ہوگئی)

قَالَ أَزْهَرُ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ مَرْقُوعٌ.

ازہر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ لوگوں میں خطبہ دے رہے ہیں اور ان کا کرتا پیوند لگا ہوا ہے۔

اَلْخَلِيفَةُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رح　　　خلیفہ عمر بن عبد العزیز (۲)

(۲۷)

حل لغات دابۃ، جانور، چوپایہ۔ سلۃ: ٹوکری یا طب، تازہ کھجور، علف، چارہ۔ الحاضنۃ دایہ۔ عدس، دال۔ بصل: پیاز۔ حلی: زیورات۔ مزارع، واحد مزرع، کھیت۔ تروح، آرام پانا۔ یتعشیہ: تعشی، رات کا کھانا۔

وَ لَمْ يُحْدِثْ عُمَرُ مُنْذُ وَلِيَ دَابَّةً وَ لَا امْرَأَةً وَ لَا جَارِيَةً حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ، وَ لَمْ يُرَ ضَاحِكاً مُنْذُ وَلِيَ الْخِلَافَةَ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ.

عمر بن عبد العزیز رح جب سے مسند نشیں ہوئے نہ کوئی نیا جانور لیا، نہ کوئی نئی عورت حاصل کی نہ باندی یہاں تک کہ وہ خداوند قدوس سے جا ملے اور جب سے خلافت سنبھالی انہیں ہنستے نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ وہ خدا سے جا ملے۔

وَأَتَتْهُ سَلَّتَا رُطَبٍ مِّنَ الْأَرْدُنِّ ، فَقَالَ : مَا هٰذَا ؟ قَالُوْا : رُطَبٌ مِّنَ الْأَرْدُنِّ ، قَالَ : عَلَامَ جِيْءَ بِهِ ؟ قَالُوْا : عَلٰى دَوَابِّ الْبَرِيْدِ ، قَالَ : فَمَا جَعَلَنِيَ اللّٰهُ أَحَقَّ بِدَوَابِّ الْبَرِيْدِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، أَخْرِجُوْهُمَا فَبِيْعُوْهُمَا ، وَ اجْعَلُوْا ثَمَنَهُمَا فِي عَلَفِ دَوَابِّ الْبَرِيْدِ ، وَ اشْتَرَاهُمَا فِي السُّوْقِ ابْنُ أَخِيْهِ وَ أَهْدَىٰ إِحْدَاهُمَا إِلَيْهِ ، فَأَكَلَ وَ قَالَ : الْآنَ طَابَ أَكْلُهُ۔

ان کی خدمت میں اردن سے تازہ کھجوروں کے دو ٹوکرے آئے تو انہوں نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اردن کی تازہ کھجوریں آپ نے کہا یہ کس چیز پر لائے گئے ہیں تو کہا کہ ڈاک کے جانوروں پر، انہوں نے کہا کہ خدا نے اور مسلمانوں کی بہ نسبت مجھے ڈاک کے جانوروں کا مستحق نہیں بنادیا ہے دونوں ٹوکرے لیجاؤ اور انہیں بیچدو اور ان کی قیمت ان جانوروں کے چارے میں صرف کردو، بازار میں دونوں ٹوکرے ان کے بھتیجے نے خریدے اور ایک ٹوکرا حضرت عمر کی خدمت میں ہدیہ کردیا تو انہوں نے اس میں تناول کیا اور کہا اب اس کا کھانا درست ہے۔

وَ دَخَلَ عَلٰى بَنَاتِهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَوَضَعْنَ أَيْدِيَهُنَّ عَلٰى أَفْوَاهِهِنَّ ، فَقَالَ لِلْحَاضِنَةِ : مَا شَأْنُهُنَّ ؟ قَالَتْ : لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُنَّ شَيْءٌ يَتَعَشَّيْنَهُ إِلَّا عَدَسٌ وَّ بَصَلٌ ، فَكَرِهْنَ أَنْ تَشُمَّ ذٰلِكَ مِنْ أَفْوَاهِهِنَّ ، فَبَكٰى عُمَرُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُنَّ : يَا بَنَاتِيْ مَا يَنْفَعُكُنَّ أَنْ تَعَشَّيْنَ الْأَلْوَانَ وَ يَمُرُّ بِأَبِيْكُنَّ إِلَى النَّارِ ، فَبَكَيْنَ حَتّٰى عَلَتْ أَصْوَاتُهُنَّ ، وَ وَضَعَ عُمَرُ حُلَّ زَوْجَتِهِ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ ، وَ أَرْجَعَ مَزَارِعَهُ إِلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ الرَّسُوْلِ ﷺ۔

ایک رات اپنی لڑکیوں کے یہاں گئے تو ان کی لڑکیوں نے اپنے منھ پر ہاتھ رکھ لئے! تو آپ نے دایہ سے پوچھا ان کا کیا معاملہ ہے؟ جواب دیا کہ ان کے پاس رات کو کھانے کیلئے سوائے مسور کی دال اور پیاز کے کچھ بھی نہیں تھا، ان کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ آپ ان کے منھ سے اس کی بو سونگھ لیں تو اس پر حضرت عمر رو پڑے اور ان بچیوں سے کہا: میری بچیو! کیا فائدہ ہوگا کہ تم لوگ رات کو مختلف قسم کے کھانے کھاؤ اور تمہارا باپ آگ کی طرف بڑھ رہا ہو اس پر ساری لڑکیاں رو پڑیں یہاں تک کہ ان کی آہ و بکا بلند ہوگئی اور حضرت عمر نے اپنا

اپنی بیوی کے زیورات بیت المال میں رکھ دیئے اور تمام کھیت اسی حالت میں لوٹا دیئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے۔

وَ إِذَا كَانَ فِيْ حَوَائِجِ الْعَامَّةِ كَتَبَ عَلَى الشَّمْعِ ، وَ إِذَا صَارَ إِلَى حَاجَةِ نَفْسِهٖ دَعَا بِسِرَاجِهٖ .

جب وہ عوامی ضرورت میں ہوتے تو شمع (سرکاری بتی) میں لکھتے اور جب اپنی ضرورت ہوتی تو اپنا چراغ منگوا لیتے

وَقَدْ أَغْنَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ النَّاسَ ، حَتّٰى لَمْ يُوْجَدْ فَقِيْرٌ فِيْ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَلَمْ يُوْجَدْ أَحَدٌ يَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ .

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لوگوں کو مال دار بنا دیا یہاں تک کہ مسلمانوں کے ملک میں کوئی غریب نہیں پایا جاتا تھا۔ اور کوئی ایسا شخص نہیں ملتا جو صدقات لے۔

وَكَانَ لَا يُؤَخِّرُ عَمَلَ الْيَوْمِ لِلْغَدِ ، وَلَا يَعْجَزُ ، قَالَ بَعْضُ إِخْوَتِهٖ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ رَكِبْتَ فَتَرَوَّحْتَ ، قَالَ : فَمَنْ يَقْضِيْنِيْ شُغْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ ؟ قَالَ : تَقْضِيْهِ مِنَ الْغَدِ ، قَالَ : لَقَدْ ثَقُلَ عَمَلُ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَكَيْفَ إِذَا اجْتَمَعَ عَمَلُ يَوْمَيْنِ ؟

وہ آج کا کام کل پر نہیں ٹالتے تھے اور نہ اس میں پریشان ہوتے، ان کے ایک بھائی نے کہا بھی کہ امیرالمومنین اگر آپ سواری کر لیتے تو آرام کر لیتے انہوں نے جواب دیا کہ میرا اس دن کا کام کون پورا کر دیا کرے گا تو اس نے کہا آپ خود اسے کل ہو کر پورا کر لیں تو حضرت عمر نے کہا: ایک دن کا کام بھی بھاری پڑتا ہے تو کیا حال ہوگا جب دو دن کا کام جمع ہو جائے گا۔

مَاتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ سَنَةَ ١٠١ھ

حضرت عمر بن عبدالعزیز سنہ ۱۰۱ھ میں وفات پا گئے۔

فِيْ بَيْتِ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر میں

(۲۸)

حل لغات: السفل: نیچے کا حصہ۔ ادفق: ارفاق آرام دہ ہونا۔ المسکن: رہائش۔ جب: برتن، مٹکا۔ قطیفۃ: دو تہہ والا کپڑا۔ بصل: پیاز۔ ثوم: لہسن۔ اناجی: مناجاۃ، سرگوشی کرنا، بات کرنا۔

قَالَ سَيِّدُنَا أَبُوْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :

سیدنا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«لَمَّا نَزَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِيْ نَزَلَ فِي السُّفْلِ، وَ أَنَا وَ أُمُّ أَيُّوْبَ فِي الْعُلُوِّ، فَقُلْتُ لَهُ : يَانَبِيَّ اللّٰهِ ! بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ ! إِنِّيْ لَأَكْرَهُ وَأُعْظِمُ أَنْ أَكُوْنَ فَوْقَكَ وَ تَكُوْنَ تَحْتِيْ، فَاظْهَرْ أَنْتَ فَكُنْ فِي الْعُلُوِّ، وَ نَنْزِلُ نَحْنُ فَنَكُوْنَ فِي السُّفْلِ، فَقَالَ : يَا أَبَا أَيُّوْبَ ! إِنَّ أَرْفَقَ بِنَا وَبِمَنْ يَغْشَانَا أَنْ نَكُوْنَ فِيْ سُفْلِ الْبَيْتِ.

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں مقیم ہوئے تو گھر کے نیچے حصہ میں ٹھہرے اور میں اور ام ایوب اوپر کے حصہ میں، تو میں نے ان سے عرض کیا: اے خدا کے نبی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں اسے ناپسند کرتا ہوں اور بہت بڑی بات سمجھتا ہوں کہ میں آپ سے اوپر رہوں اور آپ نیچے ہوں، آپ چڑھ کر اوپر تشریف لیجائیں اور ہم اتر آئیں اور نیچے رہیں تو آپ نے فرمایا: اے ابو ایوب! میرے لئے اور جو مجھ سے ملنے آئے اس کیلئے بہتر یہی ہے کہ ہم گھر کے نیچے حصہ میں رہیں۔"

قَالَ : فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـــ ﷺ ـــ فِيْ سُفْلِهِ وَكُنَّا فَوْقَهُ فِي الْمَسْكَنِ، فَلَقَدِ انْكَسَرَ حُبٌّ لَنَا فِيْهِ مَاءٌ، فَقُمْتُ أَنَا وَأُمُّ أَيُّوْبَ بِقَطِيْفَةٍ لَنَا، مَالَنَا لِحَافٌ غَيْرُهَا، نُنَشِّفُ بِهَا الْمَاءَ تَخَوُّفًا أَنْ يَقْطُرَ عَلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ شَيْءٌ فَيُؤْذِيَهُ.

ابو ایوب فرماتے ہیں تو اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے نچلے حصہ میں تھے اور ہم گھر کے بالائی حصہ میں کہ ہمارا ایک پانی کا برتن ٹوٹ گیا جس میں پانی تھا تو میں اور میری بیوی ام ایوب اپنا ایک کپڑا لیکر کھڑے ہو گئے، اس کے علاوہ کوئی اوڑھنا تھا بھی نہیں۔ ہم اس سے پانی پونچھنے لگے اس ڈر سے کہ کوئی قطرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ گر جائے جو ان کیلئے تکلیف دہ ہو۔

قَالَ : وَكُنَّا نَصْنَعُ لَهُ الْعَشَاءَ، ثُمَّ نَبْعَثُ بِهِ إِلَيْهِ، فَإِذَا رَدَّ عَلَيْنَا فَضْلَهُ تَيَمَّمْتُ أَنَا وَأُمُّ أَيُّوْبَ مَوْضِعَ يَدِهِ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ الْبَرَكَةَ حَتّٰى

بَعَثْنَا إِلَيْهِ لَيْلَةً بِعَشَائِهِ ، وَ قَدْ جَعَلْنَا لَهُ فِيهِ بَصَلاً أَوْ ثُوماً ، فَرَدَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، وَلَمْ أَرَ لِيَدِهِ فِيهِ أَثَراً ، قَالَ : فَجِئْتُهُ فَزِعًا ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، رَدَدْتَ عَشَاءَكَ ، وَ لَمْ أَرَ فِيهِ مَوْضِعَ يَدِكَ ، وَ كُنْتَ إِذَا رَدَدْتَهُ عَلَيْنَا تَيَمَّمْتُ أَنَا وَأُمُّ أَيُّوبَ مَوْضِعَ يَدِكَ ، نَبْتَغِي بِذٰلِكَ الْبَرَكَةَ .

وہ کہتے ہیں ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کا کھانا تیار کیا کرتے تھے اور اسے آپ کی خدمت میں بھیجدیا کرتے تھے تو جب آپ اس میں سے باقی ماندہ واپس کرتے تو ہم دونوں آنحضور کے ہاتھ لگی جگہ کو چھوتے اور اس میں سے کھا لیتے، ہم اس سے برکت حاصل کرتے تھے، ہم نے ایک دفعہ رات کا کھانا بھیجا اور اس میں پیاز یا لہسن بھی ملایا تھا تو آپ نے اسے واپس فرمایا اور اس میں آپ کے ہاتھ لگنے کا کوئی نشان نہیں تھا، کہتے ہیں کہ میں گھبرایا ہوا گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے رات کا کھانا واپس کر دیا اور اس میں آپ کے ہاتھ کا نشان بھی نہیں دیکھ رہا ہوں جب کہ آپ کبھی کھانا واپس فرماتے تو آپ کے ہاتھ لگنے کی جگہ پر ہی برکت کی طلب میں میں اور امّ ایوب چھوتے تھے۔

قَالَ : إِنِّي وَجَدْتُ فِيهِ رِيحَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ، وَ أَنَا رَجُلٌ أُنَاجِي ، فَأَمَّا أَنْتُمْ فَكُلُوهُ .

آپ نے فرمایا: میں نے اس کھانے میں اس درخت (پیاز) کی بو پائی اور میں خدا سے بات چیت (سرگوشی، کرنیوالا آدمی) ہوں۔ البتہ تم لوگ اس میں سے کھا لیا کرو۔

قَالَ : فَأَكَلْنَاهُ ، وَ لَمْ نَصْنَعْ لَهُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ بَعْدُ .

ابو ایوب فرماتے ہیں کہ ہم نے اس میں سے کھا لیا، اور اسکے بعد کبھی پیاز سے کھانا نہیں بنایا۔

(سِيرَةُ ابْنِ هِشَامٍ)

اَلْإِمَامُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رح امام مالک بن انس رح

(۲۹)

حل لغات یستفتیني: استفتاء، فتویٰ معلوم کرنا، فقہی مسئلہ پوچھنا۔ الامثال: کہاوتیں۔ تعمّم: پگڑی۔

باندھنا۔ يتبخر: باب تفعل دھونی دینا، دھواں کرنا۔ عقرب: بچھو۔ اجلالاً: تعظیماً۔ جثۃ: جسم۔ مھیبا: بارعب۔ نبیلا: باعزت، شریف۔ المراء: جھگڑا۔ اللغط: شوروغل۔ الغرباء: واحد غریب، اجنبی مسافر۔ سوط: کوڑا۔ انخلع: اتر جانا۔

وُلِدَ الْإِمَامُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَ تِسْعِينَ فِي الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ، وَ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ وَ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، وَأَخَذَ الْعِلْمَ عَنْ رَبِيعَةَ الرَّأْيِ، وَقَالَ: قَلَّ رَجُلٌ كُنْتُ أَتَعَلَّمُ مِنْهُ مَامَاتَ حَتَّى يَجِيْئَنِي وَ يَسْتَفْتِيَنِي.

حضرت امام مالک بن انس ۹۳ھ تیرانوے میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور انہوں نے امام زھری اور نافع مولی ابن عمر سے بھی روایت سنی اور ربیعہ رائے سے علم حاصل کیا، اور فرمایا کرتے کہ کم ہی آدمی ایسے ہیں جن سے میں نے علم حاصل کیا تھا وہ مرے نہیں یہاں تک کہ میرے پاس آئے اور مجھ سے شرعی حکم معلوم کیا (یعنی زیادہ تر افراد جن سے میں نے علم حاصل کیا وہ اپنی وفات کے پہلے میرے پاس لوٹ کر آئے تو خود مجھ سے یعنی اپنے شاگرد سے علم و فتویٰ حاصل کیا)

وَكَانَ لَهُ شَأْنٌ عَظِيْمٌ فِي الْعِلْمِ يَرْحَلُ النَّاسُ إِلَيْهِ مِنَ الْآفَاقِ، وَ يَزْدَحِمُوْنَ عَلَى بَابِهِ لِأَخْذِ الْحَدِيْثِ وَ الْفِقْهِ كَازْدِحَامِهِمْ عَلَى بَابِ السُّلْطَانِ، وَكَانَ النَّاسُ يَفْتَخِرُوْنَ بِالرِّوَايَةِ عَنْهُ، وَكَانَ ذٰلِكَ شَرَفًا كَبِيْرًا فِي عَصْرِهِ فَإِذَا قَالَ أَحَدٌ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، رَفَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ.

علم کے معاملہ میں ان کی حیثیت بہت بڑی تھی لوگ دنیا بھر سے ان کے پاس سفر کر کے آتے اور ان کے دروازے پر علم حدیث اور فقہ حاصل کرنے کیلئے ویسی ہی بھیڑ لگاتے جیسے وہ بادشاہ کے دروازہ پر بھیڑ لگا رہے ہوں۔ لوگ ان سے روایت کرنے کو قابل فخر سمجھتے تھے، یہ ان کے زمانے میں بڑی عزت کی بات تھی۔ چنانچہ جب کوئی یہ کہتا کہ مجھ سے مالکؒ نے حدیث بیان کی تو لوگ اپنی نظریں اٹھا کے دیکھتے۔

وَكَانَ إِلَيْهِ الْمُنْتَهَى فِي الْفِقْهِ وَ الْفَتْوَى. قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: سَمِعْتُ مُنَادِيًا يُنَادِي بِالْمَدِيْنَةِ: أَلَا، لَا يُفْتِي النَّاسَ إِلَّا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَمِنَ الْأَمْثَالِ السَّائِرَةِ: لَا يُفْتَى وَ مَالِكٌ فِي الْمَدِيْنَةِ.

فقہ وفتاوی میں ان کی ذات آخری شخصیت ہوا کرتی تھی، ابن وہب کہتے ہیں: میں نے مدینہ میں ایک منادی کرنے والے کو آواز لگاتے سنا کہ اے لوگو! کوئی لوگوں کو مسائل شریعت نہ بتایا کرے سوائے مالک بن انس اور ابن ابی ذئب کے۔ اور مشہور کہاوت میں سے ہے کہ کوئی فتویٰ نہیں دے سکتا جب تک امام مالک مدینہ میں ہوں۔

وَكَانَ كَثِيْرَ الْأَدَبِ، شَدِيْدَ التَّعْظِيْمِ لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحَدِّثَ اغْتَسَلَ وَ تَطَيَّبَ وَلَبِسَ ثِيَاباً جُدُداً، وَ تَعَمَّمَ وَقَعَدَ بِخُشُوْعٍ وَ خُضُوْعٍ وَّوَقَارٍ، وَتَبَخَّرَ بِالْعُوْدِ مِنْ أَوَّلِهِ فَلاَ يَزَالُ يَتَبَخَّرُ إِلَى فَرَاغِهِ وَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: أُحِبُّ أَنْ أُعَظِّمَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ لاَ أُحَدِّثَ بِهِ إِلاَّ مُتَمَكِّناً عَلَى طَهَارَةٍ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُحَدِّثَ عَلَى الطَّرِيْقِ، أَوْ مُسْتَعْجِلاً، وَيَقُوْلُ: أُحِبُّ أَنْ أَتَفَهَّمَ مَا أُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی بڑی تعظیم اور ادب کیا کرتے تھے، جب حدیث بیان کرنے کا ارادہ فرماتے تو غسل کرتے اور خوشبو لگاتے اور نئے کپڑے پہنتے، عمامہ باندھتے اور نہایت عاجزی وانکساری اور سنجیدگی کے ساتھ بیٹھتے اور شروع سے لیکر فراغت تک عود کی دھونی دیتے رہتے۔ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میری خواہش ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی عزت کروں اور نہ روایت کروں مگر مکمل پاکیزگی پر قادر ہوکر۔ وہ تو راستے میں جلدی میں حدیث بیان کرنا ناپسند سمجھتے تھے اور کہا کرتے میں پسند کرتا ہوں کہ جو حدیث آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کروں وہ خود بھی سمجھ لوں۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُبَارَكٍ: كُنْتُ عِنْدَ مَالِكٍ، وَّ هُوَ يُحَدِّثُنَا، فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ سِتَّ عَشَرَةَ مَرَّةً. وَمَالِكٌ يَتَغَيَّرُ لَوْنُهُ، وَلاَ يَقْطَعُ الْحَدِيْثَ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ قَالَ: إِنَّمَا صَبَرْتُ إِجْلاَلاً لِّلْحَدِيْثِ.

حضرت عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ میں امام مالک کی خدمت میں تھا اور وہ ہمیں حدیث نبوی سنا رہے تھے اسی دوران ایک بچھو نے ان کو سولہ مرتبہ کاٹا اور امام مالک کا رنگ بدلتا رہا

مگر سلسلۂ حدیث منقطع نہیں کیا۔ جب لوگ چلے گئے تو کہا: میں نے صرف حدیث نبوی کی تعظیم میں صبر کیا ہے۔

وَكَانَ لَا يَرْكَبُ فِي الْمَدِينَةِ عَلَى ضُعْفِهِ وَكِبَرِ سِنِّهِ، وَ يَقُولُ: لَا أَرْكَبُ فِي مَدِينَةٍ فِيهَا جُثَّةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَدْفُونَةٌ.

اور وہ اپنی کمزوری یا عمر کی زیادتی کے باوجود مدینہ منورہ میں کسی چیز پر سوار نہ ہوتے اور کہتے کہ میں اس شہر میں سوار نہیں ہو سکتا جس کی سرزمین میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر مدفون ہو۔

وَكَانَ مَجْلِسُهُ مَجْلِسَ وَقَارٍ وَحِلْمٍ، وَكَانَ رَجُلًا مَهِيبًا نَبِيلًا، لَيْسَ فِي مَجْلِسِهِ شَيْءٌ مِنَ الْمِرَاءِ وَاللَّغَطِ، وَ لَا رَفْعُ صَوْتٍ، وَكَانَ الْغُرَبَاءُ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْحَدِيثِ فَلَا يُجِيبُ إِلَّا فِي الْحَدِيثِ بَعْدَ الْحَدِيثِ.

ان کی مجلس میں بردباری اور متانت کی مجلس ہوا کرتی تھی، وہ خود بارعب اور شریف آدمی تھے ان کی مجلس میں جھگڑے اور شور و شغب نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی اور نہ ہی بلند آواز، اور پردیسی لوگ حدیث کے بارے میں پوچھتے تو وہ حدیث پر حدیث ہی جواب دیا کرتے۔

سَأَلَ هَارُونُ الرَّشِيدُ مَالِكًا أَنْ يَأْتِيَهُ فَأَبَى، فَأَتَى هَارُونُ مَالِكًا، وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ، وَمَعَهُ بَنُوهُ، وَسَأَلَ أَنْ يَقْرَأَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: مَا قَرَأْتُ عَلَى أَحَدٍ مُنْذُ زَمَانٍ، وَإِنَّمَا يُقْرَأُ عَلَيَّ، فَقَالَ هَارُونُ: أَخْرِجِ النَّاسَ حَتَّى أَقْرَأَ أَنَا عَلَيْكَ، فَقَالَ: إِذَا مُنِعَ الْعَامُّ لِبَعْضِ الْخَاصِّ لَمْ يَنْتَفِعِ الْخَاصُّ.

ہارون رشید نے حضرت مالکؒ سے اپنے پاس آنے کی درخواست کی تو انہوں نے انکار کر دیا تو ہارون خود امام مالک کے پاس آئے اور وہ اپنے گھر ہی میں تھے ہارون کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے انہوں نے امام مالک سے درخواست کی کہ ان کو حدیث پڑھ کر سنا دیں انہوں نے جواب دیا کہ ایک عرصہ سے میں نے کسی کے سامنے نہیں پڑھا، البتہ میرے سامنے پڑھا جا سکتا ہے تو ہارون نے کہا کہ لوگوں کو گھر سے باہر کر دیں تاکہ میں آپ کے سامنے پڑھ سکوں! انہوں نے کہا جب کسی مخصوص فرد کیلئے عام آدمیوں کو روک دیا جائے، تو وہ مخصوص شخص بھی مستفید نہیں

ہو سکتا۔

وَدَخَلَ مَالِكٌ عَلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَنْصُورٍ ، وَهُوَ عَلَىٰ فِرَاشِهِ إِذْ جَاءَ صَبِيٌّ يَخْرُجُ ثُمَّ يَرْجِعُ ، فَقَالَ لِي : أَتَدْرِي مَنْ هٰذَا ؟ فَقُلْتُ : لَا ، قَالَ : ابْنِي ، وَإِنَّمَا يَفْزَعُ مِنْ هَيْبَتِكَ .

امام مالک ایک دفعہ امیرالمؤمنین منصور کے یہاں گئے، وہ اپنے بستر پر لیٹے تھے اتنے میں ایک بچہ آیا جو باہر چلا جاتا پھر لوٹ آجاتا، خلیفہ منصور نے کہا آپ جانتے ہیں یہ کون ہے؟ میں نے کہا نہیں، تو خلیفہ نے کہا میرا بیٹا ہے اور وہ آپ کی ہیبت سے گھبرا رہا ہے

وَفِي سَنَةِ سَبْعٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ ضُرِبَ مَالِكٌ سَبْعِينَ سَوْطاً لِأَجْلِ فَتْوَى لَمْ تُوَافِقْ غَرَضَ السُّلْطَانِ ، فَغَضِبَ وَدَعَا بِهِ ، وَجَرَّدَهُ وَضَرَبَهُ بِالسِّيَاطِ ، وَمُدَّتْ يَدُهُ حَتَّى انْخَلَعَتْ كَتِفُهُ ، فَلَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الضَّرْبِ فِي عُلُوٍّ وَرِفْعَةٍ ، وَكَأَنَّمَا كَانَتْ تِلْكَ السِّيَاطُ حَلْياً حُلِّيَ بِهِ .

۱۴۷ھ میں امام مالک کو ایک ایسے فتویٰ کی وجہ سے ستر کوڑے لگائے گئے جو بادشاہ وقت کے مقصد کے مطابق نہیں تھا، سلطان ناراض ہوا اور انہیں بلوایا، ان کے بدن سے کپڑے اتروائے اور کوڑوں سے مارا اور ان کے ہاتھ کھینچے گئے یہاں تک کہ ان کا مونڈھا اتر گیا، ان کوڑوں کی مار کے بعد تو امام صاحب مکمل بلندی اور رفعت کے درجہ پر فائز رہے، گویا یہ کوڑے ایسے زیورات تھے جو ان کو پہنا دیا گیا ہو

وَكِتَابُهُ الْمُوَطَّأُ مِنْ أَشْهَرِ كُتُبِ الْحَدِيثِ ، وَمِنَ الْكُتُبِ الْمَقْبُولَةِ فِي الْإِسْلَامِ ، رَزَقَكَ اللّٰهُ قِرَاءَتَهُ ، وَالْإِنْتِفَاعَ بِهِ وَسَيَكُونُ ذٰلِكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فِي بِضْعِ سِنِينَ إِذَا تَقَدَّمْتَ فِي الْعِلْمِ .

ان کی کتاب "موطا امام مالک" حدیث کی سب سے مشہور اور مسلمانوں میں سب سے مقبول کتابوں میں سے ایک ہے، تمہیں خدا اس کے پڑھنے کی توفیق دے اور اس سے مستفید ہونے کی اور انشاءاللہ چند سالوں ہی میں توفیق ہو جائے گی اگر تم علم کے سلسلہ میں آگے بڑھتے رہے۔

تُوُفِّيَ مَالِكٌ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَةٍ .

امام مالکؒ سنہ ایک سو اناسی (۱۷۹) ہجری میں وفات پاگئے۔

اَلْقَاطِرَةُ (۱) انجن

(۳۰)

حل لغات المحطة: اسٹیشن۔ مسامحة: رخصت، تعطیل۔ متأخر: لیٹ۔ تصفر: سیٹی دے رہی ہے۔ بخار: بھاپ۔ مؤظفا: ملازم۔ عجلة: پہیہ۔ لاتعبأ به: جس کو تم شمار میں نہیں لاتے۔ مخترع: موجد۔ العامی: عام آدمی۔ مکتشف: ایجاد کرنے والا۔ تسخیر: قابو میں کرنا۔ رصیف: پلیٹ فارم۔

ذَهَبَ رَشِيْدٌ مَعَ أَبِيْهِ سَعِيْدٍ إِلَى الْمَحَطَّةِ يَسْتَقْبِلُ أَخَاهُ مَحْمُوْداً، وَكَانَ قَادِماً مِنْ دِيُوْبَنْد فِيْ مُسَامَحَةِ عِيْدِ الْأَضْحٰى.

رشید اپنے والد سعید کے ساتھ اپنے بھائی محمود کے استقبال کیلئے اسٹیشن گیا جو عید الاضحی کی چھٹی میں دیوبند سے آرہا تھا۔

وَكَانَ الْقِطَارُ مُتَأَخِّراً، فَأَخَذَ سَعِيْدٌ يَتَجَوَّلُ عَلَى الْمَحَطَّةِ يُحَدِّثُ رَشِيْداً عَنِ الْقِطَارِ وَنِظَامِ الْمَحَطَّةِ، وَانْتَقَلَ مَعَهُ إِلَى رَصِيْفٍ آخَرَ.

گاڑی لیٹ تھی اس لئے سعید اسٹیشن پر گھومنے لگے اور رشید سے گاڑی اور اسٹیشن کے انتظام کے متعلق بات چیت کرنے لگے اور اس کے ساتھ دوسرے پلیٹ فارم پر گئے۔

وَكَانَ قِطَارٌ وَاقِفاً هُنَا تَصْفِرُ قَاطِرَتُهُ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا بُخَارٌ كَثِيْفٌ مُتَصَاعِدٌ.

وہاں ایک ریل گاڑی کھڑی تھی جس کا انجن سیٹی دے رہا تھا اور اس سے گاڑھا اوپر کو رکتا ہوا بھاپ نکل رہا تھا۔

قَالَ رَشِيْدٌ: حَدِّثْنِي الْيَوْمَ يَاأَبِيْ! عَنِ الْقَاطِرَةِ كَيْفَ تَجُرُّ الْقِطَارَ، وَكَيْفَ تُسْرِعُ فِي السَّيْرِ؟

رشید نے کہا: ابا جان! آج ریل کے انجن کے بارے میں بتائیے، وہ گاڑی کیسے کھینچتا ہے اور اتنا تیز کیسے چلتا ہے؟

قَالَ سَعِيْدٌ: لَقَدْ سَأَلْتَ بِهِ خَبِيْراً فَقَدْ كُنْتُ مُوَظَّفاً فِي الْقِطَارِ، وَ سَأُحَدِّثُكَ عَنْهَا فِيْ تَفْصِيْلٍ، ثُمَّ يُعْجِبُنِيْ أَنْ أُعَلِّمَ مِثْلَهُ الْقَاطِرَةِ وَلَاحِظْهَا.

سعید نے کہا: تم نے ایک واقف کار سے یہ سوال کیا ہے کیونکہ میں ریلوے میں ملازم رہ چکا ہوں میں عنقریب اس کے بارے میں تفصیل سے بتاؤں گا، تم میرے برابر میں اس انجن کے سامنے کھڑے ہو جاؤ اور اس کو غور سے دیکھو۔

أُنظُرْ يَا رَشِيْدُ! إِلَى الْقَاطِرَةِ تَرَهَا صُنِعَتْ مِنَ الْحَدِيْدِ، وَلَهَا سِتُّ عَجَلَاتٍ تَسِيْرُ عَلَيْهَا وَهِيَ قَوِيَّةٌ جِدًّا كَأَنَّهَا عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ، تَجُرُّ قِطَارَ الْبِضَاعَةِ، وَهُوَ طَوِيْلٌ وَّ ثَقِيْلٌ جِدًّا، وَتَجُرُّ قِطَارَ الرُّكَّابِ وَفِيْهِ النَّاسُ وَ أَثْقَالُهُمْ، وَتَجُرُّ الْقِطَارَ السَّبَّاقَ، وَهُوَ أَسْرَعُ الْقُطُرِ يَقْطَعُ خَمْسَةً وَّ أَرْبَعِيْنَ مِيْلاً فِي السَّاعَةِ.

رشید! انجن کو دیکھو تو دیکھو گے کہ یہ لوہے کا بنا ہوا ہے، اس کے چھ پہیے ہیں جن پر چلتا ہے، یہ انجن کتنا بھاری بھرکم ہے گویا کوئی جناتی عفریت ہو، یہ مال گاڑی کھینچتا ہے جو بہت لمبی اور بھاری ہوتی ہے اور یہ سواری گاڑی بھی کھینچتا ہے جس میں لوگ ہوتے ہیں اور ان کے سامان بھی اور یہ ایکسپریس گاڑی بھی کھینچتا ہے جو تمام گاڑیوں میں سب سے تیز رفتار ہوتی ہے جو ایک گھنٹہ میں ۴۵ میل کی مسافت طے کرتی ہے۔

وَ الْقِطَارُ السَّرِيْعُ يَقْطَعُ نَحْوَ أَرْبَعِيْنَ مِيْلاً فِي السَّاعَةِ. وَ الْقِطَارُ الْوَقَّافُ يَقْطَعُ نَحْوَ ثَلَاثِيْنَ مِيْلاً فِي السَّاعَةِ. تَجُرُّ الْقِطَارَ مِنْ أَقْصَى الْهِنْدِ إِلَىٰ أَقْصَاهَا، مَثَلاً مِنْ بَمْبَئِيْ إِلَىٰ بِشَاوَرَ، وَمِنْ دِهْلِيْ إِلَىٰ مَدْرَاسَ.

ایکسپریس ٹرین ایک گھنٹہ میں تقریباً چالیس میل طے کرتی ہے اور پسنجر ٹرین تقریباً ۳۰ میل فی گھنٹہ طے کرتی ہے، ریل گاڑی ہندوستان کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک لیجاتی ہے مثلاً پشاور سے بمبئی تک اور دہلی سے مدراس تک۔

وَ قُوَّةُ هٰذِهِ الْقَاطِرَةِ إِنَّمَا هِيَ الْبُخَارُ الْحَقِيْرُ الَّذِيْ لَا تَعْبَأُ بِهِ، وَلَا تُحَاسِبُ لَهُ حِسَاباً، وَقَدِ اهْتَدَىٰ "اسٹیفنسن" مُخْتَرِعُ الْقِطَارِ إِلَىٰ قُوَّةِ هٰذَا الْبُخَارِ، وَاهْتَدَىٰ إِلَىٰ تَسْخِيْرِهِ وَ الْاِنْتِفَاعِ بِهِ فِي الْأَغْرَاضِ، وَعَلِمَ بِعَقْلِهِ وَدِرَاسَتِهِ أَنَّهُ بِقُوَّتِهِ يَحْمِلُ الْأَثْقَالَ، وَيَنْقُلُ الْجِبَالَ، وَيَأْتِيْ بِالْعَجَائِبِ.

اس انجن کی اصل طاقت وہ معمولی بھاپ ہے جس کو تم کچھ نہیں کہتے اور جس کا کوئی شمار

نہیں کرتے۔ ریل کے موجد اسٹیفن ؒ نے اس بھاپ کی طاقت معلوم کی اور اس کو قابو میں کرنے اور اسکو مختلف مقاصد کے لئے استعمال کرنے کا طریقہ بھی دریافت کیا۔ اور اپنی عقل اور تحقیق سے یہ معلوم کرسکا کہ اس بھاپ کی طاقت ریل بھاری سامان اٹھا سکتا ہے، پہاڑ بھی منتقل کرسکتا ہے اور عجیب وغریب چیزیں ظاہر کرسکتا ہے۔

وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَرْقُ بَيْنَ الْجَاهِلِ وَ الْعَالِمِ، وَ بَيْنَ الْعَامِيِّ وَ الْمُكْتَشِفِ، يَرَى الْأَوَّلُ كُلَّ شَيْءٍ فَلَا يَرْفَعُ بِهٖ رَأْسًا. وَلَا يُلْقِيْ عَلَيْهِ بَالًا، وَيَرَاهُ الثَّانِيْ فَيَعْرِفُ قِيْمَتَهٗ وَيَجْتَهِدُ فِيْهِ، حَتّٰى يُسَخِّرَهٗ لِغَرَضِهٖ.

یہی فرق ہے ایک جاہل اور ایک عالم میں اور ایک عام آدمی اور ایک ایجاد کرنے والے میں، پہلا شخص ہر چیز دیکھتا ہے اور اپنا سر نہیں اٹھاتا۔ اور نہ اس پر کوئی توجہ دیتا ہے۔ اور دوسرا آدمی اس کو دیکھتا ہے تو اس کی حیثیت پہچانتا ہے اور اسمیں محنت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنی غرض میں استعمال کے لئے قابو میں کرلیتا ہے۔

اَلْقَاطِرَةُ انجن (۲)

(۳۱)

حل لغات الموقد، بھٹی، چولھا۔ فحم، کوئلہ۔ انابیب: واحد انبوب: نلکی، پائپ۔ سائق: ڈرائیور۔ یراقب: نگرانی، اور دیکھ بھال کرنا۔ طوع: پابند، تابع۔ امین القطار: گارڈ۔ البیرق: سگنل، جھنڈی۔ هزّ: (ن) ہلانا۔ ضغط علیه: دباؤ ڈالے۔ مصدّ: بریک۔ الخط الحدیدی ریل کی پٹڑی۔

اُنْظُرْ يَا رَشِيْدُ! إِلٰى هٰذَا الْمَوْقِدِ فِي الْقَاطِرَةِ، يُلْقِيْ فِيْهِ الرَّجُلُ الْفَحْمَ الْحَجَرِيَّ، وَفَوْقَ هٰذَا الْمَوْقِدِ حَوْضٌ مِنْ مَاءٍ مَتِيْنٌ جِدًّا وَفِيْهِ أَنَابِيْبُ عَدِيْدَةٌ يَسْخُنُ هٰذَا الْمَاءُ بِالنَّارِ وَ يَتَحَوَّلُ بُخَارًا، وَيَنْتَقِلُ هٰذَا الْبُخَارُ إِلَى الْأَنَابِيْبِ.

رشید انجن میں اس بھٹی کو دیکھو اس میں آدمی پتھر کا کوئلہ ڈال رہا ہے، اور اس بھٹی کے اوپر پانی کا ایک بہت مضبوط حوض ہے جس میں بہت سی نلکیاں ہیں یہ پانی آگ سے گرم ہو جاتا ہے اور بھاپ میں بدل جاتا ہے پھر یہ بھاپ ان پائپوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔

وَتَعَالَ مَعِيَ نَدْخُلْ فِي الْقَاطِرَةِ ، فَإِنَّ سَائِقَهَا مِنْ أَصْدِقَائِي . وَهُنَا تَفْهَمُ تَرْكِيبَ الْقَاطِرَةِ جَيِّدًا .

میرے ساتھ آؤ انجن کے اندر داخل ہوں، کیونکہ اس کا ڈرائیور میرے دوستوں میں سے ہے یہاں تم انجن کا نظام اچھی طرح سمجھ سکو گے ۔

أُنْظُرْ إِلَى الْأَنَابِيبِ ، إِنَّهَا مُتَّصِلَةٌ بِهٰذِهِ الْآلَاتِ الدَّقِيقَةِ الَّتِي تُدِيرُ عَجَلَاتِ الْقَاطِرَةِ ، فَإِذَا اجْتَمَعَ هٰذَا الْبُخَارُ فِي الْأَنَابِيبِ دَفَعَ بِقُوَّتِهِ الْآلَاتِ فَأَدَارَهَا وَ بِدَوَرَانِهَا تَدُورُ الْعَجَلَاتُ ، وَتَسِيرُ الْقَاطِرَةُ .

ان پائپوں کو دیکھو وہ ان باریک پرزوں سے ملے ہوئے ہیں جو انجن کے پہیے کو گھماتے ہیں، تو جب یہ بھاپ ان پائپوں میں جمع ہوتا ہے تو اپنے زور سے پرزوں کو دھکا دیتا ہے اور انہیں گھماتا ہے ان کے گھومنے سے پہیے بھی گھومنے لگتے ہیں اور انجن چل پڑتا ہے ۔

وَهٰذَا هُوَ الْوَقَّادُ الَّذِي يُرَاقِبُ النَّارَ وَ الْمَاءَ ، وَيُشْرِفُ عَلَيْهِمَا . وَهٰذَا صَدِيقُنَا السَّائِقُ ، وَإِذَا كَانَتِ الْقَاطِرَةُ تَجُرُّ الْقِطَارَ ، وَ تُوصِلُ الرُّكَّابَ مِنْ دِيَارٍ إِلَى دِيَارٍ ، فَصَاحِبُنَا يَسُوقُ الْقَاطِرَةَ ، فَهُوَ مِفْتَاحُ الْقِطَارِ ، وَإِلَيْهِ يَرْجِعُ الْفَضْلُ فِي سَيْرِ الْقِطَارِ وَهُوَ يَسْهَرُ عَلَى عَمَلِهِ ، وَيَقُومُ بِوَاجِبِهِ بِأَمَانَةٍ وَجِدٍّ وَكَذٰلِكَ أَمِينُ الْقِطَارِ يَسْتَحِقُّ الشُّكْرَ مِنَ الرُّكَّابِ ، فَإِنَّهُ يُلَاحِظُ الطَّرِيقَ وَ يَلْحَظُ وُقُوفَ الْقِطَارِ وَسَيْرَهُ ، وَ السَّائِقُ وَ الْقَاطِرَةُ طَوْعُ إِشَارَتِهِ ، فَإِذَا هَزَّ الْبَيْرَقَ الْأَحْمَرَ وَقَفَ الْقِطَارُ ، وَإِذَا هَزَّ الْبَيْرَقَ الْأَخْضَرَ تَحَرَّكَ الْقِطَارُ .

اور یہ ایندھن ملانے والا آدمی ہے جو آگ اور پانی کی دیکھ بھال کرتا ہے اور ان کی نگرانی کرتا ہے اور یہ ہے ہمارا دوست ڈرائیور، جب انجن ریل کو کھینچتا ہے اور سواریوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجاتا ہے تو ہمارا یہی ساتھی انجن کو چلاتا ہے، اس لحاظ سے وہ گاڑی کی چابی ہے، اور گاڑی چلنے میں اسی کی عنایت ہوتی ہے وہ اپنے کام کے لئے رات کو جاگتا ہے اور اپنی ذمہ داری پوری محنت اور ایمانداری سے پوری کرتا ہے اسی طرح گاڑی گارڈ سواریوں کے شکریہ کا مستحق ہے کیونکہ وہ راستہ کا دھیان رکھتا ہے اور گاڑی کے رکنے یا چلنے کا خیال رکھتا ہے، ڈرائیور

اور انجن اس کے اشارہ کے پابند ہیں، تو جب وہ لال جھنڈی ہلاتا ہے گاڑی رک جاتی ہے اور جب ہری جھنڈی دکھاتا ہے تو گاڑی حرکت میں آجاتی ہے

وَانْظُرْ إِلَىٰ هٰذِهِ الْآلَةِ الَّتِيْ فِيْ يَدِ السَّائِقِ هٰذِهِ . . . فَإِذَا رَفَعَهَا السَّائِقُ إِلَىٰ فَوْقُ، انْدَفَعَ الْبُخَارُ وَسَارَتِ الْقَاطِرَةُ، وَإِذَا ضَغَطَ عَلَيْهَا سَكَنَ الْبُخَارُ وَهَدَأَتِ الْقَاطِرَةُ ، حِيْنَئِذٍ يَضْغَطُ السَّائِقُ عَلَىٰ آلَةٍ أُخْرَىٰ، وَهِيَ هٰذِهِ وَتُسَمَّى الْمِصَدَّ، وَ تَقِفُ الْقَاطِرَةُ مِنْ سَاعَتِهَا ،وَ الْعَرَبَاتُ كُلُّهَا مُرَكَّبَةٌ بِالْقَاطِرَةِ تَسِيْرُ بِسَيْرِهَا ، وَتَقِفُ بِوُقُوْفِهَا .

اور تم اس ڈرائیور کے ہاتھ میں یہ مشین دیکھو، جب اسے ڈرائیور اٹھاتا ہے تو اوپر کو بھاپ نکلتا ہے اور انجن چل پڑتا ہے اور جب اس پر دباؤ ڈالتا ہے تو بھاپ رک جاتا ہے اور گاڑی ٹھہر جاتی ہے، ایسے میں ڈرائیور ایک دوسرے پرزے کو بھی دباتا ہے اور وہ یہ رہا، اس کو بریک کہا جاتا ہے بس اسی وقت انجن رک جاتا ہے۔ اور ڈبے سب کے سب انجن سے جڑے ہوتے ہیں وہ انجن کے چلنے سے چل پڑتے ہیں اور اس کے رکنے سے رک جاتے ہیں۔

وَهٰذَا هُوَ الْخَطُّ الْحَدِيْدِيُّ الَّذِيْ يَسِيْرُ عَلَيْهِ الْقِطَارُ، وَ لَوْلَا هُوَ لَغَاصَ الْقِطَارُ فِي الْأَرْضِ ، لِأَنَّ التُّرْبَةَ لَاتَحْمِلُ ثِقْلَ الْقِطَارِ .

اور وہ رہی ریل کی پٹری جس پر ٹرین چلتی ہے، اگر یہ نہ ہو تو گاڑی زمین دھنس جائے کیونکہ مٹی ریل گاڑی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔

هٰذِهِ هِيَ الْقَاطِرَةُ الَّتِيْ تَجُرُّ الْقِطَارَ، وَهٰذَا هُوَ الْقِطَارُ الَّذِيْ يُوْصِلُ الرُّكَّابَ مِنْ دِيَارٍ إِلَىٰ دِيَارٍ ، وَيَحْمِلُ أَثْقَالَ النَّاسِ إِلَىٰ بَلَدٍ لَمْ يَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ .

یہ ہے وہ انجن جو ٹرین کو کھینچتا ہے اور یہ ہے وہ ٹرین جو سواریوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہے اور لوگوں کے سامان ایسے شہروں تک لیجاتی ہے جہاں وہ پہونچ نہیں سکتے بغیر اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے۔

أُنْظُرْ يَارَشِيْدُ ! كَيْفَ أَلْهَمَ اللهُ الْإِنْسَانَ الْحِكْمَةَ وَ الصِّنَاعَةَ ، وَ رَزَقَهُ

الْعَقْلَ الَّذِیْ یُسَخِّرُ بِهِ الْحَدِیْدَ وَالْبُخَارَ ۔ أَفَلَا یَحِقُّ لَكَ أَنْ تَقُوْلَ إِذَا رَكِبْتَ الْقِطَارَ :

رشید ! دیکھو خداوند تعالیٰ نے انسان کو کیسی حکمت اور کاریگری عطا کی اور اس کو عقل دی جو لوہے کو مسخر کر لیتا ہے تو کیا ضروری نہیں جب ریل پر سوار ہو تو کہو :

" سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِیْنَ ، وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ "

" تعریف اس ذات کی جس نے ہمارے لئے یہ تابع کر دیا اور ہم خود اس کو قابو میں نہیں کر سکتے تھے، اور ہم سب تو اپنے پروردگار کی جانب لوٹ جانے والے ہیں۔

جِسْمُ النَّبَاتِ (۱) نباتات کا جسم (۱)

(۳۲)

حل لغات حدیقة: باغیچہ۔ اتردد: بار بار آتا جاتا ہوں۔ ینحی: تنحیہ، ہٹانا۔ المخزف: کنکر۔ الحشائش: واحد حشیش، گھاس۔ غوص: رض، ہونا۔ اِمتصّ: چوس لیا۔ الفسیل، ینح ۔ السماد، کھاد۔ رخوۃ: نرم۔

كَانَ أَمَامَ بَیْتِ عَبَّاسٍ حَدِیْقَةٌ فِیْهَا أَنْوَاعُ الشَّجَرِ وَ النَّبَاتِ ، قَالَ لَهُ أَبُوْهُ عُمَرُ مَرَّةً فِیْ یَوْمِ عُطْلَةٍ : هَلْ رَأَیْتَ یَا عَبَّاسُ لِحَدِیْقَةِ الدَّارِ ؟ .

عباس کے گھر کے سامنے ایک باغ تھا جس میں درخت اور پودوں کی مختلف قسمیں تھیں۔

ایک چھٹی کے دن اس سے اس کے والد نے کہا: عباس کیا تم نے گھر کا باغیچہ دیکھا ہے ؟

قَالَ عَبَّاسٌ : كَیْفَ لَا یَا أَبِیْ ! وَهِیَ حَدِیْقَةُ دَارِنَا ، أَلْعَبُ فِیْهَا كُلَّ یَوْمٍ وَ أَتَرَدَّدُ إِلَیْهَا صَبَاحَ مَسَاءَ .

عباس نے کہا: کیوں نہیں ابا جان ! وہ تو ہمارے ہی گھر کا باغیچہ ہے، میں تو اس میں روزانہ کھیلتا ہوں اور اس میں صبح شام آتا جاتا ہوں۔

قَالَ عُمَرُ : مَا أَظُنُّكَ رَأَیْتَهَا ، فَتَعَالَ مَعِیَ نَتَمَشَّ فِی الْحَدِیْقَةِ وَنَدْرُسُ النَّبَاتَ ، فَإِنَّهُ مِنْ عَجَائِبِ خَلْقِ اللّٰهِ، وَكِتَابٌ یَجِبُ أَنْ تُطَالِعَهُ .

عمر نے کہا: میرا خیال ہے تم نے اسے نہیں دیکھا ہے آؤ میرے ساتھ باغ میں چلیں اور نباتات

کا جائزہ لیں کیونکہ یہ خدا کے عجائب میں سے ہے اور ایسی کتاب ہے جس کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

خَرَجَ عُمَرُ وَ عَبَّاسُ إِلَى الْحَدِيْقَةِ ، فَرَأَىٰ عَبَّاسُ الْبُسْتَانِيَّ يُصْلِحُ قِطْعَةً مِّنَ الْأَرْضِ ، وَ يُنَحِّي الْحَجَرَ وَالْخَزَفَ ، وَيَقْلَعُ الْحَشَائِشَ وَالْأَعْشَابَ ، فَسَأَلَ عَبَّاسُ أَبَاهُ عَنْ ذٰلِكَ .

عمر اور عباس باغ کی طرف نکلے تو عباس نے مالی کو دیکھا جو زمین کے ایک حصہ کو درست کر رہا تھا اور پتھر کنکر ہٹا رہا تھا اور گھاس پھوس اکھاڑ رہا تھا۔ عباس نے اپنے والد سے اسکے بارے میں پوچھا۔

قَالَ عُمَرُ : اَلرَّجُلُ يُصْلِحُ الْأَرْضَ وَيُهَيِّئُهَا لِغَرْسِ الْأَشْجَارِ ، فَإِذَا بَقِيَتِ الْأَحْجَارُ وَ الْخَزَفُ لَمْ يَثْبُتِ الْفَسِيْلُ فِي الْأَرْضِ ، وَلَمْ تَمْتَدَّ جُذُوْرُهُ فِي بَاطِنِ الْأَرْضِ ، وَ إِذَا تُرِكَتْ هٰذِهِ الْحَشَائِشُ الشَّيْطَانِيَّةُ امْتَصَّتْ غِذَاءَ الْفَسِيْلِ وَذَوَى الْفَسِيْلُ ، وَالْبُسْتَانِيُّ النَّاصِحُ الْمُجْتَهِدُ يَحْرُثُ الْأَرْضَ كَمَا يَحْرُثُ الْفَلَّاحُ الْحَقْلَ ، وَيُلْقِي فِيْهَا السَّمَادَ وَ يَسْقِيْهَا كُلَّ يَوْمٍ ، حَتّٰى تُصْبِحَ الْأَرْضُ رِخْوَةً كَرِيْمَةً ، تَقْبَلُ كُلَّ مَا يُلْقٰى فِيْهَا .

عمر نے کہا: یہ شخص زمین کو ٹھیک کر رہا ہے اور اسے درخت بونے کیلئے تیار کر رہا ہے، اگر پتھر اور کنکر باقی رہ گئے تو بیج زمین میں جم نہیں جائے گی اور اس کی جڑیں زمین کے اندر پھیل نہیں سکیں گی۔ اور جب یہ شیطانی گھاس یونہی چھوڑ دی جائیں تو یہ بیج کی خوراک چوس لیں گی اور بیج کمزور پڑ جائے گی، محنتی خیر خواہ مالی زمین کو کھود رہا ہے جس طرح کسان کھیت کو جوتتا ہے اور اس میں کھاد ڈالے گا، ہر دن سیراب کرے گا یہاں تک کہ زمین نرم اور اچھی ہو جائے گی اور ہر اس چیز کو قبول کرلے گی جو اس میں ڈالی جائے۔

ثُمَّ يَغْرِسُ الْفَسَائِلَ فِيْ مَكَانٍ تَصِلُ إِلَيْهِ الشَّمْسُ كُلَّ يَوْمٍ

پھر وہ بیج بوئے گا اسی جگہ جہاں ہر دن دھوپ پہونچ سکے

هُنَا قَاطَعَهُ عَبَّاسُ وَقَالَ : وَهَلْ يَحْتَاجُ النَّبَاتُ أَيْضاً إِلَى الشَّمْسِ ؟

یہاں عباس نے بات کاٹی اور کہا: نباتات کو بھی دھوپ کی ضرورت ہوتی ہے۔

قَالَ عُمَرُ : نَعَمْ ! يَا عَبَّاسُ ! فَالنَّبَاتُ جِسْمٌ حَيٌّ نَامٍ يَحْتَاجُ إِلَى الشَّمْسِ وَالْهَوَاءِ وَالْمَاءِ .

عمر نے کہا: ہاں! کیونکہ نباتات بھی ایک بڑھنے والا جاندار جسم ہوتا ہے جسے دھوپ، ہوا اور پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

وَ اسْتَمَرَّ عُمَرُ فِي حَدِيثِهِ : ثُمَّ يَغْرِسُ الْفَسَائِلَ فِي صَفٍّ وَ يَتْرُكُ بَيْنَ فَسِيلَتَيْنِ فُسْحَةً يَتَمَكَّنُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يَمْتَدَّ فِيهَا ، وَلَا يُضَايِقَ بَعْضُهَا بَعْضًا .

عمر نے اپنی بات جاری رکھی: پھر باغبان بیجوں کو ایک لائن میں بو دے گا اور دو بیجوں کے درمیان اتنی چوڑی جگہ چھوڑ دے گا کہ جس سے ہر پودے کو اس میں پھیلنا ممکن ہو سکے، اور وہ ایک دوسرے کے لئے تنگی نہ پیدا کرے۔

وَيَحْسُنُ أَنْ تَكُونَ الْفَسَائِلُ أَتْرَابًا فِي سِنٍّ وَاحِدَةٍ ، وَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ أَزْهَارٍ فَلِأَزْهَارِهَا مِيعَادٌ وَاحِدٌ ، لِيَتِمَّ جَمَالُ كُلِّ صَفٍّ مِنْ صُفُوفِهَا .

اور مناسب ہے کہ پودے ہم عمر ہوں، اور جب یہ پھول والے پودے ہوں تو ان کے پھولوں کا ایک مقررہ وقت ہوتا ہے تاکہ ہر قطار کی خوبصورتی مکمل ہو۔

وَلَا يَسْتَرِيحُ الْبُسْتَانِيُّ بَعْدَ ذٰلِكَ ، بَلْ يَسْهَرُ عَلٰى هٰذَا الْفَسَائِلِ ، فَلَا يَزَالُ يَسْقِيهَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ ، وَ يَقْلَعُ الْحَشَائِشَ ، وَيَعْزِقُ الْأَرْضَ حَوْلَهَا ، فَيَجْعَلُ بَاطِنَهَا ظَاهِرَهَا .

باغبان اس کے بعد آرام نہیں کرتا بلکہ ان پودوں پر راتوں کو جاگ کر دیکھ بھال کرتا ہے، چنانچہ وہ انہیں ہر دن ایک یا دو مرتبہ سیراب کرتا ہے اور گھاس پھوس اکھاڑتا ہے اور اس کے آس پاس کی زمین کھودتا ہے اس طرح زمین کے نیچے کا حصہ اوپر کرتا رہتا ہے۔

هُنَا فَرَغَ الْبُسْتَانِيُّ مِنْ إِصْلَاحِ الْأَرْضِ وَ ذَهَبَ يَنْقُلُ فَسِيلًا ، فَتَبِعَهُ عُمَرُ وَعَبَّاسٌ ، وَوَقَفَا بِجَانِبِهِ .

اس وقت باغبان زمین درست کر کے فارغ ہوا اور بیج کو منتقل کرنے لگا تو عمر اور عباس

اس کے ساتھ ہو لئے اور اس کے برابر میں کھڑے ہو گئے۔

جِسْمُ النَّبَاتِ　　نباتات کا جسم (۲)

(۳۲)

حل لغات حفر: کھودا۔ یتوانی: سستی کرتا ہے۔ الجذور: واحد جذر، جڑ۔ تمتص: امتصاص چوسنا۔ متشعبۃ: شاخ در شاخ۔ الفروع: واحد فرع، شاخ، ٹہنی۔ اتقن: اتقان، عمدہ اور مضبوط بنانا۔ شاھد: گواہ ثبوت۔

حَفَرَ الْبُسْتَانِيُّ الْأَرْضَ حَوْلَ الْفَسِيْلِ بِاحْتِرَاسٍ، كَأَنَّهُ يَخَافُ شَيْئًا، فَسَأَلَ عَبَّاسٌ وَّالِدَهُ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: لِمَاذَا يَتَوَانَى الْبُسْتَانِيُّ فِيْ شُغْلِهِ، وَلَا يُعَجِّلُ؟

مالی نے بیج کے آس پاس زمین بڑی احتیاط سے کھودی جیسے وہ کسی چیز سے ڈر رہا ہو تو عباس نے اپنے والد سے اس بارے میں پوچھا اور کہا: باغبان اپنے کام میں سستی کیوں کر رہا ہے اور جلدی کیوں نہیں کرتا؟

قَالَ عُمَرُ: هُوَ يَخَافُ أَنْ يَّقْطَعَ بَعْضَ الْجُذُوْرِ فَيَضُرَّ بِالْفَسِيْلِ، وَرُبَّمَا يَمُوْتُ، لِأَنَّ الْجُذُوْرَ لَازِمَةٌ لِّلشَّجَرَةِ وَبِهَا حَيَاتُهَا۔

عمر نے کہا: وہ اس بات سے ڈر رہا ہے کہ کہیں کسی جڑ کو نہ کاٹ دے جو بیج کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے اور کبھی کبھی تو بیج مردہ ہو جاتی ہے اس لئے کہ جڑیں نباتات کے لئے ضروری ہیں اور انہیں سے نباتات کی زندگی رہتی ہے۔

قَالَ عَبَّاسٌ: وَمَا فَائِدَةُ الْجُذُوْرِ وَمَا شُغْلُهَا حَتّٰى لَا تَحْيَا الشَّجَرَةُ بِغَيْرِهَا۔

عباس نے کہا، جڑوں کا کیا فائدہ اور کیا کام ہے کہ جس کے بغیر درخت جی نہیں سکتا۔

قَالَ عُمَرُ: اَلنَّبَاتُ إِنَّمَا يَثْبُتُ فِي الْأَرْضِ بِالْجُذُوْرِ، فَهِيَ الَّتِيْ تَمْتَصُّ الْغِذَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، وَتَبْحَثُ عَنْهُ، أَلَا تَرَاهَا مُمْتَدَّةً مُتَشَعِّبَةً فِيْ بَاطِنِ الْأَرْضِ، كَأَنَّهَا جَوَاسِيْسُ وَعُيُوْنٌ قَدِ انْبَثَّتْ لِعَمَلِهَا۔

عمر نے کہا: کہ نباتات جڑوں ہی کے ذریعہ تو زمیں جمتے ہیں، یہ جڑ زمین سے غذا چوستی ہیں اور غذا تلاش کرتی ہیں، کیا تم ان کو زمین کے اندر شاخ در شاخ پھیلے ہوئے نہیں دیکھتے ہو جیسے

وہ جاسوس ہوں جو اپنے کام کے لئے پھیل گئی ہوں۔

عَبَّاسٌ : وَمَا هِيَ الْأَجْزَاءُ اللَّازِمَةُ لِلنَّبَاتِ غَيْرُ الْجُذُورِ ؟

عباس: جڑوں کے علاوہ نباتات کیلئے اور کون سے ضروری اجزاء ہیں ؟

قَالَ عُمَرُ : مِنَ الْأَعْضَاءِ اللَّازِمَةِ لِلنَّبَاتِ السَّاقُ، وَهُوَ الْجُزْءُ الْبَارِزُ عَلَى الْأَرْضِ ، وهو الَّذِي يَحْمِلُ الْفُرُوعَ وَالْأَوْرَاقَ، وَيَسِيلُ فيه غِذَاءُ الشَّجَرَةِ ، وَ يَنْتَقِلُ إِلَى أَجْزَائِهَا .

عمر نے کہا: نبات کے لئے ضروری چیزوں میں سے اس کا تنا ہے اور یہی وہ حصہ ہے جو زمین کے اوپر ظاہر ہوتا ہے، اور یہی تنا شاخوں اور پتوں کا بوجھ اٹھائے رکھتا ہے اور اس کے ذریعہ درخت کی غذا اوپر جاتی ہے اور دوسرے حصوں میں منتقل ہوتی ہے۔

وَ الْآخَرُ اللَّازِمُ لِلنَّبَاتِ الْأَوْرَاقُ وَبِهَا يَتَنَفَّسُ النَّبَاتُ ، وَ يَأْخُذُ مِنَ الْهَوَاءِ مَا يُصْلِحُ بِهِ حَيَاتَهُ .

اور دوسری ضروری چیز نباتات کے لئے پتے ہیں، انہیں سے یہ سانس لیتے ہیں اور ہوا حاصل کرتے ہیں جس سے وہ اپنی زندگی درست کرتے ہیں

وَهٰذِهِ الثَّلَاثَةُ : الْجُذُورُ، وَالسَّاقُ، وَالْأَوْرَاقُ، هِيَ أَعْضَاءُ النَّبَاتِ اللَّازِمَةُ لِحَيَاتِهِ وَنَمَائِهِ ، وَيَكْفِيكَ يَا عَبَّاسُ! هٰذَا الدَّرْسُ الْأَوَّلُ عَنِ النَّبَاتِ .

اور یہی تین چیزیں، جڑ، تنا اور پتے، نباتات کی زندگی اور اس کی نشو و نما کیلئے ضروری حصے ہیں، اور عباس تمہیں اتنا ہی کافی ہے، یہ نباتات کے سلسلہ میں پہلا سبق ہے۔

قَالَ عَبَّاسٌ : عَجَبًا يَا أَبِي ! مَا كُنْتُ أَعْرِفُ مِنْ قَبْلُ أَنَّ النَّبَاتَ جِسْمٌ حَيٌّ نَامٍ، لَهُ تَرْكِيبٌ دَقِيقٌ .

عباس نے کہا: تعجب ہے ابا جان! میں اس سے پہلے جانتا نہیں تھا کہ نباتات میں ایک زندہ، بڑھنے والا جسم ہے جس کی بناوٹ اتنی باریک ہے۔

قَالَ عُمَرُ : وَكَذٰلِكَ كُلُّ شَيْءٍ، فَإِذَا دَرَسْتَهُ كَكِتَابٍ تَعَجَّبْتَ مِنْ صُنْعِ اللهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ، وَعَرَفْتَ أَنَّ فِي كُلِّ شَيْءٍ آيَةً لِلّٰهِ ، وَفِي ذٰلِكَ يَقُولُ

الشَّاعِرُ :

عمر نے کہا: اور یہی ہر چیز کا حال ہے، جب تم ان کا مطالعہ کتاب کی طرح کروگے تو خدا کی کاریگری پر تعجب کروگے جس نے ہر چیز عمدگی سے بنائی اور تم یہ بھی جان لوگے کہ ہر چیز خدا کی نشانی ہے، اس کے بارے میں شاعر کہتا ہے۔

وَ لِلّٰهِ فِيْ كُلِّ تَحْرِيْكَةٍ وَفِيْ كُلِّ تَسْكِيْنَةٍ شَاهِدُ

اور خدا کے لئے ہر حرکت اور سکون میں دلیل اور ثبوت موجود ہے

وَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ لَهُ آيَةٌ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ وَاحِدُ

اور ہر چیز میں اس کی نشانی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ایک ہے

أَلْبَبْغَاءُ طوطا

(۳۴)

حل لغات صبیحۃ، ملیحۃ: خوبصورت۔ تنھی، انھاء، خبر پہونچانا۔ بکماء گونگی۔ استوطنت استیطان: گھر وطن بنانا۔ قعید ۃ: ہم نشیں۔ قراۃ: مہمان کی خوراک۔ الجوز: اخروٹ۔ ارز: چاول منقار: چونچ فص: نگ۔ بصاص: چمکدار۔ خریدۃ: خوبصورت عورت۔ خدور: واحد خدار پردہ۔ عقیق: مراد طوطے کی سرخ چونچ۔

أَلِفْتُهَا صَبِيْحَةً مَلِيْحَةً نَاطِقَةً بِاللُّغَةِ الْفَصِيْحَةِ

میں اس پرندہ سے مانوس ہوگیا ہوں جو بہت خوبصورت ہے جو فصیح زبان بولتا ہے

عُدَّتْ مِنَ الْأَطْيَارِ وَاللِّسَانُ يُوْهِمُنِيْ بِأَنَّهَا إِنْسَانُ

اس کا شمار پرندوں میں ہے اور زبان مجھے یہ دھوکا دے رہی ہے کہ وہ انسان ہے

تُنْهِيْ إِلٰى صَاحِبِهَا الْأَخْبَارَا وَ تَكْشِفُ الْأَسْرَارَ وَ الْأَسْتَارَا

وہ اپنے مالک کو خبریں پہونچاتا ہے اور بھید کھولتا ہے اور پردے

بَكْمَاءُ إِلَّا أَنَّهَا سَمِيْعَةٌ تُعِيْدُ مَاتَسْمَعُهُ طَبِيْعَةً

یہ چڑیا گونگی ہے مگر وہ سنتی ہے اور جو سنتی ہے اسے فطری طور پر دھرا دیتی ہے

زَارَتْكَ مِنْ بِلَادِهَا الْبَعِيْدَةْ وَاسْتَوْطَنَتْ عِنْدَكَ كَالْقَعِيْدَةْ

یہ پرندہ تمہارے پاس دور دراز ملکوں سے آیا ہے اور تمہارے پاس ایک ہمنشیں کیطرح گھر بنا لیا ہے

ضَيْفٌ قِرَاهُ الْجَوْزُ وَ الْأَرُزُّ وَ الضَّيْفُ فِيْ إِتْيَانِهِ يُعَزُّ

ایک مہمان جس کی مہمانداری اخروٹ اور چاول ہے اور مہمان کے آنے پر اس کی عزت ہی ہوتی ہے

تَرَاهُ فِيْ مِنْقَارِهِ الرَّقِيْقِ كَلُؤْلُوءٍ يَلْقُطُ بِالْعَقِيْقِ

چاول کو اس کی نازک سی چونچ میں دیکھو گے ایسے موتی کی طرح جیسے عقیق چن رہا ہو

تَنْظُرُ مِنْ طَرْفَيْنِ كَالْفَصَّيْنِ فِي النُّوْرِ وَ الظُّلْمَةِ بَصَّاصَيْنِ

وہ دیکھتا ہے اپنی دونوں آنکھوں سے جو دونگ کی طرح ہیں اجالے میں اور اندھیرے میں واضح طور پر

خَرِيْدَةٌ خُدُوْرُهَا الْأَقْفَاصُ لَيْسَ لَهَا مِنْ حَبْسِهَا خَلَاصُ

وہ ایک خوبصورت عورت ہے جس کا پردہ پنجرہ ہے اس کو اس میں بند کئے جانے سے چھٹکارا نہیں

تَحْبِسُهَا وَ مَالَهَا مِنْ ذَنْبٍ وَ إِنَّمَا ذَاكَ لِفَرْطِ الْحُبِّ

تم اسے بند کر لیتے ہو حب کہ اس کا کوئی قصور نہیں اور یہ بھی محبت کی زیادتی کیوجہ سے ہے

(أَبُوْ إِسْحٰق الصَّابِيّ)

أَلْحَجَّاجُ وَالْفِتْيَةُ حجاج اور چند نوجوان

(۳۵)

حل لغات فتية: واحد فتی جوان یحرس، چوکیدار، سپاہی۔ سکران: نشے میں۔ یتمایلون: تمایل جھومنا۔ دانت: چمک گئی۔ قدر: ہانڈی۔ انشد: إنشاد شعر پڑھنا۔ قومها: تقویم: سیدھا کرنا۔ حائك: کپڑا بننے والا۔ جلسائه: واحد جلیس: ہم نشین، درباری۔

أَمَرَ الْحَجَّاجُ صَاحِبَ حَرَسِهِ أَنْ يَطُوْفَ لَيْلاً، فَمَنْ رَآهُ بَعْدَ الْعِشَاءِ سَكْرَانَ ضَرَبَ عُنُقَهُ، فَطَافَ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ فَوَجَدَ ثَلَاثَةَ فِتْيَانٍ يَتَمَايَلُوْنَ، وَ عَلَيْهِمْ أَمَارَاتُ السُّكْرِ، فَأَحَاطَتْ بِهِمُ الْغِلْمَانُ وَقَالَ لَهُمْ صَاحِبُ الْحَرَسِ:

حجاج نے اپنے داروغہ کو حکم دیا کہ وہ رات کو گشت لگایا کرے اور عشاء کے بعد جس کو بھی نشے میں دیکھے اس کی گردن اڑا دے، وہ ایک رات گشت پر تھا کہ تین جوانوں کو دیکھا جو جھوم جھوم کر

چل رہے تھے اور ان پر نشے کی علامتیں تھیں ان کو جوانوں نے گھیر لیا اور ان کے داروغہ نے کہا:

مَنْ أَنْتُمْ حَتّٰى خَالَفْتُمْ أَمْرَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَخَرَجْتُمْ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْوَقْتِ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمْ،

تم لوگ کون ہو کہ امیر المؤمنین کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے اور ایسے وقت میں باہر نکلے ہو؟

توان میں سے ایک نے جواب دیا۔

أَنَا ابْنُ مَنْ دَانَتِ الرِّقَابُ لَهُ　　　مِنْ بَيْنِ مَخْزُوْمِهَا وَ هَاشِمِهَا

میں اس شخص کا بیٹا ہوں جس کے سامنے گردنیں جھک گئیں وہ چاہے بنو مخزوم کی ہوں یا بنو ہاشم کی

تَأْتِيْهِ بِالرَّغْمِ وَ هِيَ صَاغِرَةٌ　　　يَأْخُذُ مِنْ مَالِهَا وَمِنْ دَمِهَا

وہ گردنیں اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہیں اور وہ ان سے مال اور خون بھی لیتا ہے

فَأَمْسَكَ عَنْهُ وَقَالَ: لَعَلَّهُ مِنْ أَقَارِبِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

تو داروغہ اسے سزا دینے سے رک گیا اور دل میں کہا کہ شاید وہ امیر المؤمنین کے رشتہ داروں میں سے ہے

ثُمَّ قَالَ لِلْآخَرِ: وَ أَنْتَ مَنْ تَكُوْنُ؟ فَقَالَ:

پھر دوسرے لڑکے سے کہا تم کون ہوتے ہو؟ تو اس نے کہا:

أَنَا ابْنُ مَنْ لَا تَنْزِلُ الدَّهْرَ قِدْرُهُ　　　وَ إِنْ نَزَلَتْ يَوْمًا فَسَوْفَ تَعُوْدُ

میں اس شخص کا بیٹا ہوں کہ زمانہ میں اسکی ہانڈی نہیں اترتی ہے اور اگر کسی دن اتر گئی تو فوراً چڑھ جاتی ہے

تَرَى النَّاسَ أَفْوَاجًا إِلٰى ضَوْءِ نَارِهِ　　　فَمِنْهُمْ قِيَامٌ حَوْلَهَا وَ قُعُوْدُ

تم لوگوں کو اسکی آگ کی روشنی کے ارد گرد بھیڑ کی شکل میں دیکھو گے کوئی انمیں سے کھڑا ہے اور کوئی آگ کے گرد بیٹھا ہے

فَأَمْسَكَ عَنْهُ وَ قَالَ: لَعَلَّهُ ابْنُ أَشْرَفِ الْعَرَبِ.

داروغہ اس نے قتل سے بھی رک گیا اور سوچا شاید یہ کسی شریف عرب گھرانے کا لڑکا ہے۔

ثُمَّ قَالَ لِلْآخَرِ: وَأَنْتَ مَنْ تَكُوْنُ؟ فَأَنْشَدَ قَائِلًا:

پھر دوسرے لڑکے سے کہا: اور تم کون ہو تو اس نے شعر پڑھا:

أَنَا ابْنُ مَنْ خَاضَ الصُّفُوْفَ بِعَزْمِهِ　　　وَ قَوَّمَهَا بِالسَّيْفِ حَتّٰى اسْتَقَامَتِ

میں اس شخص کا بیٹا ہوں جو اپنے پختہ ارادہ سے صفوں میں گھس پڑتا ہے اور انہیں اپنی تلوار سے درست کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

رِكَابَاهُ لَاتَنفَكُّ رِجْلَاهُ مِنْهُمَا إِذَا الْخَيْلُ فِي يَوْمِ الْكَرِيهَةِ وَلَّتِ

اسکی دونوں رکابیں اسکے پیروں سے الگ نہیں ہو پاتیں جبکہ جنگ کے دنوں میں گھوڑے منھ پھیر لیتے ہیں۔

فَأَمْسَكَ عَنْهُ وَ قَالَ : لَعَلَّهُ ابْنُ أَشْجَعِ الْعَرَبِ ، وَ احْتَفَظَ بِهِمْ

تو داروغہ وہاں بھی رک گیا اور کہا شاید وہ عربوں کے کسی بہادر ترین فرد کا لڑکا ہے، لیکن ان کو اپنی نگرانی ہی میں رکھا۔

فَلَمَّا كَانَ الصَّبَاحُ رَفَعَ أَمْرَهُمْ إِلَى الْأَمِيرِ ، فَأَحْضَرَهُمْ وَ كَشَفَ عَنْ حَالِهِمْ ، فَإِذَا الْأَوَّلُ ابْنُ حَجَّامٍ ، وَالثَّانِي ابْنُ خَضَرِيٍّ ، وَالثَّالِثُ ابْنُ حَائِكٍ ، فَتَعَجَّبَ مِنْ فَصَاحَتِهِمْ ، وَقَالَ لِجُلَسَائِهِ : عَلِّمُوا أَوْلَادَكُمُ الْأَدَبَ ، فَوَاللّٰهِ لَوْلَا فَصَاحَتُهُمْ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَهُمْ .

جب صبح ہوئی تو اس نے ان جوانوں کا معاملہ امیرالمومنین تک پہونچا دیا انھیں حاضر کرایا اور ان کے حالات کی تحقیق کی تب (پتا چلا کہ) پہلا تو حجاج کا لڑکا ہے اور دوسرا باورچی کا اور تیسرا بنکر کا تو حجاج ان کی فصاحت سے بہت متعجب ہوا اور اپنے پاس بیٹھنے والے (درباریوں سے) کہا تم لوگ اپنے بچوں کو ادب کی تعلیم دیا کرو۔ خدا کی قسم اگر ان نوجوانوں کی فصاحت نہ ہوتی تو میں ان کی گردنیں مار دیتا۔

أَنَا تُرَابٌ میں مٹی ہوں

(۳۶)

حل لغات يطاء: وطاء (ف) روندنا. يهجو: هجو (ف) برائی کرنا۔ مناكب: واحد منكب کندھا رمان: انار۔ النخل: کھجور۔ الحرير: ریشم۔ دودة القز: ریشم کا کیڑا۔ الفخاري: کمہار۔ اللعب: واحد لعبة: کھلونا۔ دمی: واحد دمية گڑیا۔ النحاس: تانبہ۔ نضارة: تازگی۔ غضًّا: شادابی۔ مرقد: مضجع: خواب گاہ۔ مستودع: خزانہ، گودام۔ رفات: سڑی گلی ہڈی۔

أَنَا تُرَابٌ حَقِيرٌ يَطَأُنِي النَّاسُ بِأَقْدَامِهِمْ وَنِعَالِهِمْ ، وَ يَضْرِبُونَ بِي مَثَلًا فِي الْحَقَارَةِ وَ الذُّلِّ .

میں حقیر مٹی ہوں، لوگ مجھے اپنے پیروں اور جوتوں سے روندتے ہیں اور حقارت اور ذلت

میں میرا نام مثال کے طور پر بولتے ہیں۔

اَلنَّاسُ يَنْتَفِعُوْنَ بِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ، وَّفِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَّزَمَانٍ، ثُمَّ يَحْتَقِرُوْنَنِيْ وَيَهْجُوْنَنِيْ، كَالشَّعِيْرِ يُؤْكَلُ وَيُذَمُّ.

اور لوگ مجھ سے ہر گھڑی فائدہ حاصل کرتے ہیں اور ہر جگہ ہر زمانہ میں۔ پھر بھی مجھے حقیر سمجھتے ہیں اور میری برائی کرتے ہیں جیسے جَو کھایا جاتا ہے اور برا بھی سمجھا جاتا ہے۔

فَفِيْ مَنَاكِبِيْ يَمْشِي النَّاسُ، وَعَلٰى ظَهْرِيْ يَبْنُوْنَ بُيُوْتًا وَّمَبَانِيَ عَظِيْمَةً، وَّمِنْ بَطْنِيْ تَخْرُجُ لِلنَّاسِ حُبُوْبٌ يَّأْكُلُهَا النَّاسُ، وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنُ وَالرُّمَّانُ، وَ النَّخْلُ وَ الزَّرْعُ مُخْتَلِفًا أُكُلُهٗ.

میرے کندھوں پر لوگ چلتے ہیں اور میری پشت پر گھر اور بڑی بڑی عمارتیں بناتے ہیں میرے پیٹ سے لوگوں کے لئے غلے نکلتے ہیں جسے لوگ کھاتے ہیں اور انگور زیتون، انار کھجور اور پیداوار نکلتے ہیں جس کے ذائقے الگ الگ ہوتے ہیں۔

وَ مِنْ بَطْنِيْ يَخْرُجُ ذٰلِكَ الْقُطْنُ الَّذِيْ بِهٖ لِبَاسُكُمْ وَ كِسْوَتُكُمْ فِي الصَّيْفِ وَ الشِّتَاءِ، وَسَرَابِيْلُ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ.

اور میرے پیٹ سے ہی وہ روئی بھی نکلتی ہے جس سے تمہارا لباس اور گرمی و سردی میں تمہارے کپڑے بنتے ہیں اور کرتے جو تم کو گرمی سے بچاتے ہیں۔

وَ فِيْ لِبَاسِ الْحَرِيْرِ أَيْضاً يَرْجِعُ إِلَيَّ الْفَضْلُ، فَإِنَّ دُوْدَةَ الْقَزِّ تَتَغَذّٰى مِنْ وَّرَقِ التُّوْتِ، وَمِنِّيْ تَتَغَذّٰى شَجَرَةُ التُّوْتِ، وَ عَلَيَّ تَنْمُوْ وَ تَعِيْشُ، وَ عَلٰى ظَهْرِيْ تَحْفِرُوْنَ الْبِئْرَ الَّتِيْ تَشْرَبُوْنَ مَاءَهَا، وَ عَلٰى ظَهْرِيْ تَجْرِي الْأَنْهَارُ الَّتِيْ تَسْقِيْكُمْ، وَتَسْقِيْ زُرُوْعَكُمْ.

اور ریشم کے لباس میں بھی کمال میری ہی طرف لوٹتا ہے کیونکہ ریشم کے کیڑے شہتوت کے پتوں سے غذا حاصل کرتے ہیں اور شہتوت کا درخت مجھ سے غذا لیتا ہے اور میرے ہی اوپر بڑھتا ہے اور زندہ رہتا ہے۔ اور میری پیٹھ پر ہی تم لوگ کنواں کھودتے ہو جس کا پانی پیتے ہو، اور میری ہی پشت پر ندیاں بہتی ہیں جو تمہیں سیراب کرتی ہیں اور تمہارے کھیتوں کو سیراب کرتی ہیں۔

وَ مِنَ الطِّيْنِ يَبْنِي الْفَخَّارِيُّ الْأَوَانِيَ وَ الظُّرُوْفَ ، الَّتِيْ تَأْكُلُوْنَ فِيْهَا وَ تَشْرَبُوْنَ ، وَ اللُّعَبُ وَ الدُّمَى الَّتِيْ يَلْعَبُ بِهَا الْأَطْفَالُ .

اور گارے سے کمہار برتن بھانڈے بناتا ہے جس میں تم کھاتے پیتے ہو اور کھلونے اور گڑیے بھی جس سے بچے کھیلتے ہیں۔

وَ هَلْ تُصَدِّقُوْنَ إِذَا أَخْبَرْتُكُمْ بِأَنِّيْ مَادَّةُ هٰذَا الْكِتَابِ الَّذِيْ تَقْرَأُوْنَهُ، وَ مَادَّةُ كُلِّ كِتَابٍ وَّ صَحِيْفَةٍ ، فَإِنَّ مَادَّةَ الْوَرَقِ الْحَشِيْشُ الَّذِيْ يَنْبُتُ فِي الْأَرْضِ، فَلِيَ مِنَّةٌ عَلَى كُلِّ عَالِمٍ وَّ طَالِبٍ ، وَلِيَ مِنَّةٌ عَلَى كُلِّ مَنْ عَلَيْهِ مِنَّةُ الْعِلْمِ وَ الدِّيْنِ .

اور کیا تم یقین کرو گے جب تمہیں یہ بتاؤں کہ میں اس کتاب کی بھی اصل ہوں جسے تم پڑھتے ہو اور کتاب اور صحیفے کا مادہ ہوں۔ اس لئے کہ کاغذ کا مادہ وہ گھاس ہے جو زمین پر اگتی ہے، اس طرح میرا ہی احسان ہے ہر طالب علم پر، اور ہر اس شخص پر احسان ہے جس پر علم دین کا احسان ہے۔

وَ مِنْ بَطْنِيْ يَخْرُجُ الذَّهَبُ وَ الْفِضَّةُ ، وَالنُّحَاسُ وَ الْحَدِيْدُ ، الَّذِيْ فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ، وَ الزَّيْتُ الَّذِيْ يُضِيْءُ وَ الْفَحْمُ الْحَجَرِيُّ الَّذِيْ تَسِيْرُ بِهِ الْقَاطِرَةُ ، وَالْبِتْرَوْلُ الَّذِيْ تَسِيْرُ بِهِ السَّيَّارَاتُ وَ الطَّائِرَاتُ .

میرے ہی بطن سے سونا اور چاندی، تانبہ اور لوہا نکلتے ہیں جس میں بیحد طاقت ہے اور لوگوں کے لئے منافع بخش بھی۔ اور وہ زیتون بھی جو روشنی دیتا ہے اور وہ سیاہ کوئلہ بھی جس سے انجن چلتا ہے اور وہ پٹرول جس سے موٹریں اور ہوائی جہاز چلتے ہیں۔

إِنَّكُمْ تُفْسِدُوْنَ أَطْيَبَ الْأَشْيَاءِ ، فَكُلُّ مَا تَلَبَّسَ بِكُمْ فَسَدَتْ رَائِحَتُهُ ، وَ ذَهَبَتْ نَضَارَتُهُ ، وَ أَنَا أُعِيْدُهُ غَضًّا طَرِيًّا ، وَّ بِهٰذَا السَّمَادِ الَّذِيْ تُلْقُوْنَهُ فِي الْحُقُوْلِ وَ الْمَسَائِلِ أُنْبِتُ لَكُمْ حَبًّا صَحِيْحًا ، وَّ فَاكِهَةً لَّذِيْذَةً وَ زُهُوْرًا جَمِيْلَةً .

تم لوگ اچھی چیزوں کو خراب کر دیتے ہو۔ اور جو چیز بھی تم لوگوں سے مل جائے اس کی خوشبو خراب ہو جاتی ہے اور اس کی تر و تازگی ختم ہو جاتی ہے اور میری بات یہ ہے کہ میں اس چیز کو تازگی اور شادابی دیتی ہوں، اور ان کھادوں سے جنہیں تم کھیتوں اور بیجوں میں ڈال دیتے ہو میں تم لوگوں

کے لئے اچھے دانے اور غلے پیدا کرتی ہوں اور لذیذ پھل اور خوبصورت پھول بھی

أَنَا أَمِينُ أَجْسَادِ الْأَنْبِيَاءِ ، أَنَا مَرْقَدُ الشُّهَدَاءِ ، أَنَا مُسْتَوْدَعُ الْأَوْلِيَاءِ ، أَنَا مَضْجَعُ الْعُلَمَاءِ وَالصُّلَحَاءِ ، أَنَا مَدْفَنُ الْأُمَّهَاتِ وَ الْآبَاءِ ، فَلَا تَمْشُوْا عَلَيَّ مَرَحًا ، وَ اذْكُرُوْا قَوْلَ صَاحِبِكُمْ :

میں ہی نبیوں کے جسموں کی امانت رکھنے والی ہوں، میں شہداء کی آرام گاہ ہوں اور میں ہی اولیاء کا خزانہ، میں ہی علماء اور نیکوں کی خواب گاہ اور میں ہی ماں باپ کا مدفن بھی، اس لئے میرے اوپر اکڑ کر مت چلو اور اپنے ہی ایک ساتھی کی یہ بات یاد رکھو :

خَفِّفِ الْوَطْأَ مَا أَظُنُّ أَدِيمَ　　الْأَرْضِ إِلَّا مِنْ هٰذِهِ الْأَجْسَادِ

زمین کو ہلکا روندو، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ زمین کی یہ کھال (فرش) انھیں مردہ جسموں سے بنی ہے

وَ قَبِيحٌ بِنَا وَ إِنْ قَدُمَ الْعَهْدُ　　هَوَانُ الْآبَاءِ وَ الْأَجْدَادِ

ہمارے لئے بری بات ہے خواہ زمانہ کتنا ہی پرانا ہو۔ آباؤ اجداد کی توہین کرنا

سِرْ إِنِ اسْتَطَعْتَ فِي الْهَوَاءِ رُوَيْدًا　　لَا اخْتِيَالًا عَلَى رُفَاتِ الْعِبَادِ

اگر چل سکو تو ہوا میں آہستہ سے چلو نہ کہ بندوں کی گلی ہڈیوں پر اترا اترا کر

اَلسُّلْطَانُ مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُجَرَاتِيُّ　سلطان محمود بن محمد گجراتی

(۳۷)

حل لغات یطمح: (ف) حریصانہ نگاہ ڈالنا۔ استولی: غالب آنا۔ ینفّذ: نافذ کرنا، لاگو کرنا۔ زوایا: واحد زاویۃ: خانقاہ۔ منجرۃ: منڈی۔ مارکیٹ۔ تحریض: ابھارنا، آمادہ کرنا۔ مذاکرۃ: تبادلۂ خیال۔ جوائز: واحد جائزۃ انعام

اَلسُّلْطَانُ الْعَادِلُ الْمُجَاهِدُ ، أَبُو الْفَتْحِ سَيْفُ الدِّيْنِ مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُجَرَاتِيُّ ، كَانَ مِنْ خِيَارِ السَّلَاطِيْنِ ، وُلِدَ بِكُجَرَاتَ فِيْ عَاشِرِ رَمَضَانَ سَنَةَ ۸۴۹ھ وَقَامَ بِالْمُلْكِ بَعْدَ دَاوُدَ شَاهْ سَنَةَ ۸۶۲ھ وَكَانَ يَوْمًا مَشْهُوْدًا .

انصاف ور مجاہد سلطان ابو الفتح سیف الدین محمد بن محمد گجراتی اچھے بادشاہوں میں سے تھا۔ گجرات میں ۱۰ ر رمضان ۸۴۹ھ کو پیدا ہوا اور داؤد شاہ کے بعد ۸۶۲ھ میں حکومت سنبھالی

وہ دن قابل دید تھا۔

إِسْتَقَلَّ بِالْمُلْكِ خَمْساً وَّ خَمْسِيْنَ سَنَةً ، وَ جَاهَدَ فِي اللهِ حَقَّ الْجِهَادِ ، وَ وَسَّعَ حُدُوْدَ مُلْكِهِ إِلَىٰ مَالْوَهْ، وَ إِلَىٰ بِلَادِ السِّنْدِ ، وَ لٰكِنَّهُ فِيْ تِلْكَ الْمُدَّةِ الطَّوِيْلَةِ لَمْ يَطْمَحْ إِلَىٰ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يَسْتَشْرِفْ لَهَا ، وَإِذَا اسْتَوْلَىٰ قَوِيٌّ مِنْهُمْ عَلَى الضَّعِيْفِ قَامَ بِنُصْرَةِ الضَّعِيْفِ ، وَكَانَ قَائِماً بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ ، يُنَفِّذُ أَمْرَ الشَّرْعِ فِي السِّيَاسَةِ، وَ يُمْضِيْ حُكْمَ الْقِصَاصِ ، وَلَا يَمْنَعُ كَوْنُ أَحَدٍ مِّنْ عُظَمَاءِ الْمُلْكِ الْخَاصَّةِ بِهِ أَنْ لَّا يَعْمَلَ بِالشَّرِيْعَةِ .

وہ پچپن سال تک بادشاہ رہے اور خدا کی راہ میں کما حقہ، جہاد کیا اور اپنی حکومت کی سرحدیں مالوہ تک اور ملک سندھ تک بڑھالیں۔ مگر وہ اس طویل عرصہ میں مسلمان ملکوں کی طرف نہیں بڑھے اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کے دیکھا۔ اور جب کبھی ان میں کا کوئی طاقتور کسی کمزور پر قبضہ کی کوشش کرتا تو وہ کمزور کی مدد کرتے، وہ انصاف اور بھلائی پر قائم رہے اور سیاست میں شریعت نافذ کرتے رہے، قصاص کا فیصلہ جاری کرتے اور مخصوص امرا، سلطنت میں ہونے کی بنا پر اس بات کی گنجائش نہیں ہوتی کہ وہ شریعت پر عمل نہ کرے۔

وَمِنْ مَّكَارِمِهِ قِيَامُهُ بِتَعْمِيْرِ الْبِلَادِ وَتَأْسِيْسِ الْمَسَاجِدِ، وَ الْمَدَارِسِ وَ الزَّوَايَا، وَ تَكْثِيْرِ الزِّرَاعَةِ وَ غَرْسِ الْأَشْجَارِ الْمُثْمِرَةِ ، وَبِنَاءِ الْحَدَائِقِ وَ الْبَسَاتِيْنِ ، وَ تَحْرِيْضُ النَّاسِ عَلَىٰ ذٰلِكَ ، وَ إِعَانَتُهُمْ بِحَفْرِ الْآبَارِ وَإِجْرَاءِ الْعُيُوْنِ ،

اس کے بھلے کاموں میں سے ملک کی تعمیر و ترقی، مدارس اور خانقاہوں اور مساجد کی بنیاد رکھنے، کھیتی کو فروغ دینے، پھل دار درخت بونے باغوں اور چمن لگانے، لوگوں کو اس پر آمادہ کرنے اور کنواں کھودنے اور چشمے جاری کرنے میں مدد دینے کو تیار رہتا تھا۔

وَ لِذٰلِكَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ النَّاسُ إِقْبَالاً كُلِّيًّا، وَوَفَدَ عَلَيْهِ الْبَنَّاؤُوْنَ وَ الْمُهَنْدِسُوْنَ وَ أَهْلُ الْحِرَفِ وَ الصَّنَائِعِ مِنْ بِلَادِ الْعَجَمِ ، فَقَامُوْا بِحِرَفِهِمْ وَ صَنَائِعِهِمْ ، فَصَارَتْ كُجْرَاتُ رِيَاضًا مُخْضَرَّةً بِكَثْرَةِ الْحِيَاضِ وَ الْآبَارِ ، وَ الْحَدَائِقِ وَ الزُّرُوْعِ وَ الْفَوَاكِهِ الطَّيِّبَةِ ، وَ صَارَتْ بِلَادُ كُجْرَاتَ مُشَجَّرَةً

تُجْلَبُ مِنْهَا الثِّيَابُ الرَّفِيعَةُ إِلَى بِلَادٍ أُخْرَىٰ ، وَذٰلِكَ كُلُّهُ بِمَيْلِ سُلْطَانِهَا مَحْمُوْدِ شَاهْ إِلَى مَا يَصْلُحُ بِهِ الْمُلْكُ وَ الدَّوْلَةُ ، وَ يَتَرَفَّهُ بِهِ رَعَايَاهُ .

اسی وجہ سے لوگ مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ ہو گئے، اور عرب کے علاوہ ملکوں سے معمار انجینئر اور مختلف ہنر اور پیشے کے لوگ آنے لگے، اور سب اپنے پیشوں اور کاریگری میں مصروف ہو گئے اس طرح گجرات بے شمار حوض اور کنوئں کی وجہ سے اور باغات کھیتوں اور اچھے پھلوں کی وجہ سے سرسبز و شاداب ہوگیا اور گجرات کا علاقہ ایسی منڈی بن گیا جہاں سے دوسرے ممالک میں عمدہ ترین کپڑے لیجائے جانے لگے، اور یہ اس وجہ سے کہ سلطان محمود شاہ ایسی چیزوں کی طرف راغب رہا جو ملک و سلطنت کو سدھار سکے اور جس سے عوام خوش حال ہوں۔

وَ مِنْ مَكَارِمِهِ قِيَامُهُ بِتَرْبِيَةِ الْعُلَمَاءِ وَ الصَّالِحِيْنَ لِمَا كَانَ مَجْبُوْلًا عَلَىٰ حُبِّ الْعِلْمِ وَ أَهْلِهِ ، فَاجْتَمَعَ فِيْ حَضْرَتِهِ خَلْقٌ كَثِيْرٌ مِّنْ أَفَاضِلِ الْعَرَبِ ، حَتّٰى صَارَتْ بِلَادُ كُجْرَاتَ عَامِرَةً آهِلَةً بِالْعُلَمَاءِ ، وَوَفَدَ عَلَيْهِ الْمُحَدِّثُوْنَ مِنْ بِلَادِ الْعَرَبِ وَأَقْبَلَ النَّاسُ عَلَى الْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ ، فَتَشَابَهَتْ كُجْرَاتُ بِالْيَمَنِ الْمَيْمُوْنِ ، وَفَاقَتْ سَائِرَ بِلَادِ الْهِنْدِ فِيْ ذٰلِكَ .

اور اس کے کارناموں میں سے اس کا علماء اور صلحاء کی تربیت کرنا بھی شامل ہے کیونکہ علم اور اصحاب علم کی محبت اس کی فطرت بن گئی تھی۔ چنانچہ اس کے حضور عرب کے باکمال افراد کی ایک بڑی جماعت اکٹھی ہو گئی یہاں تک کہ گجرات علماء سے آباد اور پُر ہو گیا اور ان کے پاس عرب ممالک محدثین کی جماعت بھی آگئی اور لوگ حدیث شریف کی جانب متوجہ ہو گئے، تو گجرات مبارک یمن کے مشابہ ہو گیا اور اس معاملہ میں ہندوستان کے دیگر شہروں، صوبوں سے فوقیت لے گیا۔

وَكَانَ غَايَةً فِي الْعِفَّةِ وَ الْحَيَاءِ ، حَسَنَ الْأَخْلَاقِ ، عَظِيْمَ الْهِمَّةِ ، كَرِيْمَ السَّجِيَّةِ ، شَرِيْفَ النَّفْسِ ، كَثِيْرَ الْبِرِّ وَالْإِحْسَانِ ، أَطَالَ الْمُؤَرِّخُوْنَ فِيْ مَنَاقِبِهِ وَ فَضَائِلِهِ .

سلطان نہایت درجہ پاک دامن، باحیا، خوش اخلاق، عالی ہمت اچھی طبیعت، شریف النفس اور بہت زیادہ نیکی اور بھلائی والا تھا، تاریخ نگاروں نے ان کے مناقب اور فضائل بہت زیادہ

لکھے ہیں۔

فِیْ سَنَۃِ ۹۱۶ھ تَوَجَّہَ إِلَیٰ نَہْرَوَالَہْ پَتَنْ ، وَ زَارَ أَئِمَّۃَ الدِّیْنِ بِہَا أَحْیَاءً وَّ أَمْوَاتًا ، وَّ عَقَدَ مَجْلِسًا خَاصًّا لِمُذَاکَرَۃِ التَّفْسِیْرِ وَ الْحَدِیْثِ ، وَ أَکْثَرَ مِنَ الْجَوَائِزِ ، وَ أَعْمَالِ الْبِرِّ وَ الْوَظَائِفِ ، وَ الْتَمَسَ الدُّعَاءَ ، وَکَانَ أَنْشَأَ مَضْجَعَہُ فِیْ جِوَارِ قَبْرِ مَوْلَانَا الشَّیْخِ أَحْمَدَ فِیْ سَرْکَھِیْجَ ، یَتَعَہَّدُہُ أَحْیَانًا، وَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ بِأَیَّامٍ فَتَحَ الْقَبْرَ وَ جَلَسَ عِنْدَہُ وَقَالَ : اَللّٰہُمَّ إِنَّ ھٰذَا أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَۃِ فَسَہِّلْہُ وَاجْعَلْہُ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ، ثُمَّ مَلَأَہٗ فِضَّۃً وَّ تَصَدَّقَ بِہَا

۹۱۶ھ میں نہر والہ کی طرف رخ کیا اور وہاں مردہ اور زندہ دینی رہنماؤں کی زیارت کی اور تفسیر و حدیث کے مذاکرہ کیلئے ایک مخصوص مجلس منعقد کی، کافی انعامات دیئے نیک کام اور وظائف کیئے اور دعا مانگی۔ اس نے اپنی خوابگاہ سرکھیج میں مولانا شیخ احمد کی قبر کے برابر میں بنائی جس کی وہ کبھی کبھی دیکھ بھال کر لیا کرتا تھا، اپنی وفات سے چند دنوں پہلے قبر کھدوائی اور اس کے پاس بیٹھ کر کہا: اے خدا! یہ آخرت کے مراحل میں پہلا مرحلہ ہے تو اسے آسان بنا دے اور اسے جنت کے باغ میں سے بنا دے پھر اس میں چاندی بھری اور وہ چاندی صدقہ کر دی۔

وَکَانَتْ وَفَاتُہٗ عَصْرَ یَوْمِ الْإِثْنَیْنِ ثَانِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ سَنَۃَ ۹۱۷ھ وَلَہٗ تِسْعٌ وَّ سِتُّوْنَ سَنَۃً وَ مُدَّۃُ سَلْطَنَتِہٖ خَمْسٌ وَّ خَمْسُوْنَ سَنَۃً .

اس کی وفات رمضان کی ۲ تاریخ پیر کے دن عصر کے وقت ہوئی، جب ان کی عمر ۶۹ سال تھی اور اس کی سلطنت کی مدت ۵۵ سال ہوئی۔

(نزھۃ الخواطر للشیخ عبد الحی الحسنی)

اَلْبَاخِرَۃُ پانی کا جہاز (۱)

(۳۸)

حل لغات الباخرۃ: اسٹیم و الاجہاز۔ البغال، واحد بغل: خچر۔ فادیۃ: رائحۃ، آتے جاتے۔ یتعلمونہ: اسے بچتے تھے۔ النوعۃ: نالی۔ الشراعیۃ: بادبان والی۔ خطرا: پرخطر۔ الجوّاب: سیاح۔

کَانَ النَّاسُ فِیْ قَدِیْمِ الزَّمَانِ یُسَافِرُوْنَ مِنْ مَکَانٍ إِلَیٰ مَکَانٍ عَلَی الْإِبِلِ

وَ الْبِغَالِ ، وَ عَجَلَاتِ الْخَيْلِ وَ عَجَلَاتِ الثِّيرَانِ ، فَتَرَاهَا غَادِيَةً رَّائِحَةً عَلَى الطُّرُقَاتِ وَ الشَّوَارِعِ تَحْمِلُ الرُّكَّابَ وَ الْبَضَائِعَ .

لوگ پرانے زمانہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ اونٹوں اور خچروں سے سفر کیا کرتے تھے ، گھوڑے گاڑیوں اور بیل گاڑیوں میں سفر کرتے ، تم دیکھتے ہو کہ وہ گاڑیاں راستوں اور سڑکوں پر سامان اور سواریاں لئے آتی جاتی ہیں ۔

وَكَانَ النَّاسُ يَخَافُوْنَ السَّفَرَ فِي الْبِحَارِ وَيَتَحَامَوْنَهُ وَلٰكِنْ أَلْجَأَتْهُمُ الضَّرُوْرَةُ إِلَى السَّفَرِ فِيهَا لِأَنَّهُ يَحْمِلُ الْأَثْقَالَ الْعَظِيْمَةَ وَ لَا يُكَلِّفُ نَفَقَةً ، فَوَصَلُوا الْأَنْهَارَ وَ الْبُحَيْرَاتِ بِالتُّرَعِ ، وَ صَارُوْا يُسَافِرُوْنَ فِيْهَا عَلَى السُّفُنِ الشِّرَاعِيَّةِ ، وَ يَنْقُلُوْنَ بَضَائِعَهُمُ التِّجَارِيَّةَ مِنْ مَكَانٍ إِلَى مَكَانٍ بَعِيْدٍ .

لوگ سمندر میں سفر کرنے سے ڈرتے اور اس سے پرہیز کرتے تھے مگر ضرورت نے انہیں سمندر میں سفر کرنے پر مجبور کر دیا کیونکہ یہ سفر بھاری بوجھ بھی اٹھاتا ہے اور زیادہ خرچ نہیں ہوتا ، چنانچہ لوگوں نے ندیوں اور دریاؤں کو نالوں سے جوڑ دیا اور اس میں بادبانی کشتیوں سے سفر کرنے لگے اور اپنے تجارتی سامان ایک جگہ سے دوسری دور دراز جگہ لیجانے لگے ۔

وَ كَانَتْ هٰذِهِ السُّفُنُ الشِّرَاعِيَّةُ تَسِيْرُ ثَلَاثَةَ أَمْيَالٍ فِيْ سَاعَةٍ وَّاحِدَةٍ ، وَّ كَانَتْ هٰذِهِ السُّفُنُ تَحْتَ حُكْمِ الرِّيَاحِ ، فَإِنْ وَافَقَتْ وَصَلَتِ السَّفِيْنَةُ فِيْ وَقْتٍ قَرِيْبٍ ، وَّ إِنْ عَارَضَتْ وَقَفَتْ أَسَابِيْعَ وَ شُهُوْرًا ، وَّ إِنْ عَانَدَتْ صَدَمَتْهَا بِصَخْرَةٍ فَكَسَرَتْهَا ، أَوْ قَلَبَتْهَا ، وَ هَلَكَ الرُّكَّابُ وَ غَرِقَتِ الْبَضَائِعُ ، وَ كَانَ هٰذَا يَقَعُ كَثِيْرًا حَتّٰى ذَهَبَ مَثَلًا ، وَّ قَالَ الشَّاعِرُ :

یہ بادبانی کشتیاں ایک گھنٹہ میں تین میل کی رفتار سے چلتی تھیں اور یہ ہوا کے رخ کے تابع ہوا کرتی تھیں ، اگر ہوا موافق ہو تو تھوڑے وقت میں کشتی پہونچ جایا کرتی ۔ اور اگر ہوا مخالف ہوتی تو ہفتوں اور مہینوں رکی رہ جاتی اور اگر ہوا سرکش ہو جاتی تو کشتی کو کسی چٹان سے ٹکرا دیتی یا پلٹ دیتی سوار ہلاک ہو جاتے اور سامان ڈوب جاتا ، اور ایسا بہت ہوا کرتا تھا یہاں تک کہ وہ ضرب المثل سا بن گیا ، اور شاعر نے کہا ہے ۔

مَا كُلُّ مَا يَتَمَنَّى الْمَرْءُ مُدْرِكُهُ　　تَجْرِي الرِّيَاحُ بِمَا لَا تَشْتَهِي السُّفُنُ

ایسا نہیں کہ آدمی جس چیز کی تمنا کرے اسے پا ہی لے، ہوائیں تو ایسی بھی چلتی ہیں جو کشتیاں نہیں چاہتیں

وَ كَانَ السَّفَرُ خَطِرًا لَا يَدْرِي الْإِنْسَانُ أَيَصِلُ إِلَى الْمَنْزِلِ أَمْ يَمُوتُ فِي الطَّرِيْقِ ، فَكَانَ الْوَاحِدُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُسَافِرَ فِي سَفِيْنَةٍ شِرَاعِيَّةٍ أَوْصَى أَقَارِبَهُ وَ أَصْدِقَاءَهُ بِدُيُوْنِهِ وَ بِمَا عَلَيْهِ ، وَ كَانَ الْإِنْسَانُ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَقُوْلَ : إِنَّهُ يَصِلُ فِي شَهْرٍ أَوْ عَامٍ ، فَإِنَّهُ يُسَافِرُ فِي ظُلُمَاتِ الْبَحْرِ ، وَكَانَ دُوْدًا عَلَى عُوْدٍ ، لَا يَدْرِي أَيَمُوْتُ فِي الطَّرِيْقِ أَمْ يَصِلُ سَالِمًا وَ يَعُوْدُ .

سفر خطرناک ہوا کرتا، آدمی کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ آیا وہ منزل پر پہونچ جائے گا یا راستہ ہی میں مر جائے گا. چنانچہ جب کوئی بادبانی کشتی میں سفر کا ارادہ کرتا تو اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو قرض وغیرہ کی ادائیگی وصیت کر جاتا، اور آدمی ہو تو کہہ ہی نہیں سکتا کہ وہ ایک مہینے میں پہونچے گا یا ایک سال میں، کیونکہ وہ تو سمندر کی تاریکیوں کا مسافر ہوتا اور لکڑی پر چلنے والے کیڑے کی مانند ہوتا، معلوم نہیں کہ وہ راستہ ہی میں مر جائے یا صحیح سالم پہونچ کر لوٹ بھی آئے گا.

وَ كَانَ النَّاسُ رَغْمَ ذٰلِكَ كُلِّهِ يُخَاطِرُوْنَ بِأَنْفُسِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ ، وَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُسَافِرُوْنَ لِلْحَجِّ مِنْ كُلِّ بِلَادٍ ، وَ لَا يَمْنَعُهُمْ خَطَرٌ أَوْ خَوْفٌ مِّنَ السَّفَرِ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ ، وَأَدَاءِ فَرِيْضَةِ الْحَجِّ ، فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنَ الْهِنْدِ ، وَ الصِّيْنِ ، وَ جَزَائِرِ بَحْرِ الْهِنْدِ ، وَ كَذٰلِكَ مِنْ مَرَّاكِش وَ بِلَادِ الْأَنْدَلُسِ يُسَافِرُوْنَ كُلَّ عَامٍ لِلْحَجِّ ، وَقَدْ يَسْتَغْرِقُ سَفَرُهُمْ عَامًا كَامِلًا أَوْ أَكْثَرَ .

اور ان سب کے باوجود لوگ اپنی جانوں اور مالوں کا خطرہ مول لیا کرتے تھے اور مسلمان ہر ملک سے حج کے لئے سفر کیا کرتے تھے اور خانۂ کعبہ کے لئے سفر کرنے سے کوئی خطرہ اور اندیشہ حارج نہیں ہوا کرتا، تو مسلمان ہندوستان، چین، ہندوستانی جزیروں اور اسی طرح مراکش اور اندلس کے ملکوں سے حج کے لئے سفر کیا کرتے تھے، اور ان کا یہ سفر مکمل ایک سال یا اس سے زیادہ بھی وقت لے لیا کرتا.

وَ كَانَ الْجَوَّابُوْنَ يَسِيْحُوْنَ فِي الْأَرْضِ ، وَيَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ مِنَ الْمَغْرِبِ الْأَقْصَىٰ إِلَى الْمَشْرِقِ الْأَقْصَىٰ ، وَكَانَ الْعَالَمُ الْإِسْلَامِيُّ كَبَيْتٍ وَّاحِدٍ ، وَّالْمُسْلِمُوْنَ كَأُسْرَةٍ وَّاحِدَةٍ ، يَنَالُ الْجَوَّابُ فِي السَّفَرِ كُلَّ مَا يَجِدُهُ فِي الْوَطَنِ .

سیاح تو پہلے زمین کا سفر کرتے اور پھر سمندر میں مغرب کے کنارے سے مشرق کے دور دراز ملک تک کے لئے سواری کرتے، اسلامی دنیا ایک گھر کی طرح تھی اور مسلمان سب ایک خاندان کی مانند، سیاح کو سفر کے دوران وہ ساری چیزیں حاصل ہوتیں جو وہ اپنے وطن میں پاتا۔

أَهْلاً بِأَهْلٍ وَّ جِيْرَانًا بِجِيْرَانٍ .

گھر بار کے بدلے گھر بار اور پڑوسی کی جگہ پڑوسی۔

وَقَدْ سَافَرَ ابْنُ بَطُّوْطَةَ الْمَغْرِبِيُّ ، وَ ابْنُ جُبَيْرٍ الْأَنْدَلُسِيُّ ، وَ سُلَيْمَانُ التَّاجِرُ ، إِلَىٰ مُعْظَمِ الْمَعْمُوْرَةِ بِهٰذِهِ السُّفُنِ .

مغرب کے ابن بطوطہ، اندلس کے ابن جبیر اور سلیمان سوداگر نے انہیں کشتیوں سے دنیا کے زیادہ تر علاقوں کا سفر کیا ہے۔

اَلْبَاخِرَةُ پانی کا جہاز (۲)

(۳۹)

حل لغات قرون: واحد قرن صدی۔ المجادیف: واحد مجداف چپو۔ تمخر: پانی کو چیر دیتے عجلة: پہیہ۔ تعبر: عبور کرتا ہے۔ المواکب: واحد مرکب سواری، جہاز۔ حارة: محلہ۔ منتزهات: تفریح گاہیں۔ رخاء: آرام۔

مَضَىٰ عَلَىٰ ذٰلِكَ قُرُوْنٌ ، ثُمَّ بَدَأَ النَّاسُ يُفَكِّرُوْنَ ، وَ يَخْتَرِعُوْنَ حَتَّىٰ تَوَصَّلُوْا إِلَىٰ سَفِيْنَةٍ تَسِيْرُ بِالْبُخَارِ ، وَكَانَ ذٰلِكَ بِالتَّدْرِيْجِ ، وَفِيْ عِدَّةِ قُرُوْنٍ .

اسی حالت پر صدیاں بیت گئیں، پھر لوگوں نے سوچنا اور ایجاد کرنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ ایسی کشتی تک پہنچے جو بھاپ سے چلتی ہے، اور یہ رفتہ رفتہ ہوا تھا اور چند صدیوں میں۔

كَانَتِ السُّفُنُ الشِّرَاعِيَّةُ تَسِيْرُ بِالْمَجَادِيْفِ ، وَ تَقَدَّمَ بَعْضُ الْأَذْكِيَاءِ فَرَكَّبَ فِيْ سَفِيْنَةٍ عَجَلَةً رَبَطَ بِهَا الْمَجَادِيْفَ ، فَاِذَا دَارَتِ الْعَجَلَةُ بَدَأَتِ الْمَجَادِيْفُ تَعْمَلُ

وَ تَمْخُرُ الْمَاءَ.

بادبانی کشتیاں چپوؤں سے چلا کرتی تھیں تو بعض ذہین افراد آگے بڑھے اور انہوں نے کشتی میں پہیے لگا دیے جن میں چپو باندھ دیے، جب پہیہ چلتا تو چپو بھی اپنا کام کرتے اور پانی چیرتے نکلتے۔

ثُمَّ اهْتَدَىٰ بَعْضُ الْأَذْكِيَاءِ إِلَىٰ إِدَارَةِ الْعَجَلَةِ بِالْبُخَارِ، وَ الْاِسْتِغْنَاءِ عَنِ الْيَدِ الْعَامِلَةِ، وَلَمْ تَزَلِ الصِّنَاعَةُ تَرْتَقِيْ، حَتّٰى ظَهَرَتْ أَوَّلُ سَفِيْنَةٍ بُخَارِيَّةٍ، صَنَعَهَا رَجُلٌ أَمْرِيْكِيٌّ اسْمُهُ «هِلْتَنْ كِلَرْ مَا وُنْتُ» قَطَعَتْ مِائَةَ مِيْلٍ فِيْ أَرْبَعٍ وَّ عِشْرِيْنَ سَاعَةً.

پھر بعض ذہین لوگوں کو پہیہ بھاپ سے چلانے کی بات سمجھ میں آئی اور چلانے والے ہاتھ سے بے نیازی کی سوجھی، کاریگری بڑھتی رہی یہاں تک کہ پہلا اسٹیم کا جہاز سامنے آیا جس کو ایک امریکی آدمی نے بنایا تھا اس کا نام "ہلٹن کلر ماؤنٹ" تھا اس جہاز نے ۲۴ گھنٹوں میں سو میل کا سفر طے کیا۔

وَلَمْ تَزَلِ السُّفُنُ الْبُخَارِيَّةُ تَتَقَدَّمُ فِي السُّرْعَةِ وَالْقُوَّةِ، حَتّٰى أَصْبَحَتْ تَعْبُرُ الْبَحْرَ الْأَطْلَانْتِيْكِيَّ بَيْنَ إِنْكِلْتَرَةَ وَ أَمْرِيْكَةَ فِيْ خَمْسَةِ أَيَّامٍ، وَّ كَانَ السَّفَرُ فِيْ هٰذَا الْبَحْرِ يَأْخُذُ شَهْرَيْنِ.

اسٹیم والے جہاز تیزی اور قوت میں ترقی کرتے رہے یہاں تک کہ وہ اس قابل ہوئے کہ انگلینڈ اور امریکہ کے بیچ بحر اٹلانٹک کو پانچ دن میں عبور کر سکیں۔ جب کہ اس سمندر میں سفر دو مہینے لے لیا کرتا تھا۔

وَ الْبَاخِرَةُ كَالْقَاطِرَةِ تَسِيْرُ بِقُوَّةِ الْبُخَارِ، فَإِنَّهُ يُدِيْرُ الْعَجَلَةَ، وَ الْعَجَلَةُ مُتَّصِلَةٌ بِآلَاتٍ تَتَحَرَّكُ الْبَاخِرَةُ بِدَوَرَانِهَا وَ تَسِيْرُ.

جہاز بھی انجن کی طرح بھاپ کی طاقت سے چلا کرتا ہے، کیونکہ بھاپ پہیے کو گھماتا ہے اور پہیے ایسی مشینوں سے جڑے ہیں جن کے چلنے سے جہاز حرکت میں آجاتا ہے اور چلنے لگتا ہے۔

وَ كَذٰلِكَ هُنَالِكَ آلَاتٌ تُوَجِّهُ الْبَاخِرَةَ مِنْ جِهَةٍ إِلَىٰ جِهَةٍ، وَتُسَخِّرُهَا لِلرُّبَّانِ يَسِيْرُ بِهَا كَيْفَ يَشَاءُ.

ایسا ہی وہاں کچھ ایسی مشینیں بھی ہیں جو جہاز کو ایک جانب سے دوسری جانب پھیر دیتے ہیں

اور یہ جہازرانوں کے کنٹرول میں دیدتے ہیں جو جہاز کو جیسے چاہے لیجاتے ہیں۔

وَقَدْ تَقَدَّمَتِ التِّجَارَةُ تَقَدُّمًا عَظِيمًا ، وَ أَصْبَحَ النَّاسُ يُسَافِرُوْنَ فِي الْبَحْرِ عَلَىٰ مَتْنِ الْبَاخِرَةِ كَأَنَّهُمْ يُسَافِرُوْنَ فِي الْبَرِّ عَلَى الْقِطَارِ ، أَوْ مُطْمَئِنُّوْنَ فِي الْبَلَدِ وَ جَالِسُوْنَ فِي الدَّارِ .

اور تجارت نے بڑی ترقی کرلی ہے اور سمندر میں جہازوں پر بیٹھ کر ایسے سفر کرتے ہیں جیسے خشکی میں ریل گاڑی پر سفر کیا کرتے ہیں یا جیسے شہر میں مطمئن ہوں اور گھر میں بیٹھے ہوں۔

وَ كَبُرَتِ الْمَرَاكِبُ وَتَوَسَّعَتْ ، حَتّٰى كَأَنَّهَا حَارَةٌ مِّنْ حَارَاتِ الْبَلَدِ ، أَوْ قَرْيَةٌ صَغِيْرَةٌ ، فِيْهَا الْمَطْعَمُ وَ الْمَلْعَبُ وَمُتَنَزَّهَاتٌ ، وَتَحْمِلُ مِنَ الرُّكَّابِ مِنْ خَمْسِ مِائَةٍ إِلَى أَلْفٍ .

سواریاں بڑی ہوگئیں اور کشادہ ، اب تو وہ ایک محلہ کی طرح ہوگئیں ہیں یا چھوٹے سے گاؤں کی طرح ، جس میں ہوٹل ہے کھیلنے کی جگہ ہے اور تفریح گاہیں اور یہ پانچسو سے لیکر ایک ہزار سوار تک لئے چلتی ہیں۔

وَ إِذَا رَأَى الْإِنْسَانُ السُّفُنَ الشِّرَاعِيَّةَ وَ الْمَرَاكِبَ الْبُخَارِيَّةَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ رُخَاءً تَعَجَّبَ ، وَرَأَىٰ تَصْدِيْقَ قَوْلِهٖ تَعَالَىٰ « وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهٖ ، وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ » .

جب انسان بادبانی کشتیوں کو اور سمندر میں آرام سے چلتے اسٹیم والے جہازوں کو دیکھتا ہے تو تعجب میں پڑجاتا ہے اور خداوند قدوس کے اس قول کی تصدیق دیکھتا ہے۔

" اور تمہارے لئے کشتیوں کو مسخر کردیا سمندر میں اپنے حکم سے اور تمہارے لئے دریاؤں کو بھی قابو میں کردیا "

جِسْمُ الطُّيُوْرِ　　　پرندوں کا جسم

(۴۰)

حل لغات یستعین: استعانۃ، مدد مانگنا، مدد لینا۔ الفیل: ہاتھی۔ یبرک: (ک) اونٹ کا بیٹھنا

کروشا: واحد کرش اَنت ۔ ازقاقا؛ واحد زق مشکیزہ، تھیلا۔ قنغو: کنگارو۔ آرنب: خرگوش۔ تقفزأ: اچک کر چلنا۔ ظلف: کھر۔ یبقو: (ف) پھاڑ دینا۔ الولیش: پر۔ المناقیر: واحد منقار چونچ۔ الیمام: فاختہ۔ الغربان: واحد غراب کوّا۔ اللّقلق: سارس۔ نھشا: جھنجھوڑنا۔ الحدا: گدھ چیل۔ الصقر: شکرا۔ متقوسۃ: کمان کی طرح۔ قرض: کاٹنا۔ مخالب: واحد مخلب پنجہ۔ دثبا: کود کر۔ ھوّام: کیڑے مکوڑے۔ رویدا: آہستہ آہستہ۔ فلتھا: افلات بچ نکلنا غائب ہو جانا۔ عُشُّ: گھونسلہ۔

إِنَّ اللهَ وَهَبَ لِكُلِّ حَيَوَانٍ صَغِيرٍ وَ كَبِيرٍ جِسْماً لَائِقًا، وَأَعْضَاءً يَسْتَعِينُ بِهَا عَلَىٰ قَضَاءِ حَوَائِجِهِ، وَتَحْصِيلِ قُوْتِهِ، وَسِلَاحًا يُدَافِعُ بِهِ عَنْ نَفْسِهِ، فَهُوَ الَّذِي أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ.

خدا نے ہر چھوٹے بڑے جانور کو مناسب جسم عطا کیا ہے اور ایسے اعضا جس سے وہ جانور اپنی ضروریات پوری کر سکے اور روزی حاصل کر سکے اور ایسا ہتھیار عطا کیا ہے جس کے ذریعہ اپنی ذات سے دفاع کر سکے، وہی خدا کی ذات ہے جس نے ہر چیز کو اس کا جسم دیا اور اس کی رہنمائی کی۔

أُنْظُرُوْا إِلَى الْفِيْلِ كَيْفَ مَدَّ اللهُ فِيْ أَنْفِهِ لِيَسْتَخْدِمَهُ فِيْ حَوَائِجِهِ، وَ يَتَنَاوَلَ بِهِ الطَّعَامَ وَالْمَاءَ، وَيُوَجِّهَهُ حَيْثُ شَاءَ، وَفِيْ طَرَفِهِ زَائِدَةٌ يَلْتَقِطُ بِهَا الْأَشْيَاءَ الدَّقِيْقَةَ، وَقَدْ رَأَيْتُمْ أَنَّ الْجَمَلَ رَقَبَتُهُ طَوِيْلَةٌ، لِأَنَّهُ كَبِيْرُ الْجِسْمِ، طَوِيْلُ الْأَرْجُلِ، فَلَوْ كَانَتْ رَقَبَتُهُ قَصِيْرَةً لَمْ يُمْكِنْهُ أَنْ يَرْعَى الْكَلَاءَ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّىٰ يَبْرُكَ، وَ فِيْ ذٰلِكَ تَعَبٌ عَظِيْمٌ، وَشُغْلٌ كَثِيْرٌ، فَمَدَّ اللهُ فِيْ عُنُقِهِ، وَ رَأْسُهُ صَغِيْرٌ، فَكَانَ خَفِيْفَ الْحَمْلِ عَلَىٰ رَقَبَتِهِ، وَلَمَّا قَدَّرَ اللهُ أَنْ يَكُوْنَ الْجَمَلُ سَفِيْنَةَ الصَّحْرَاءِ جَعَلَ أَرْجُلَهَا مُنَاسِبَةً لِذٰلِكَ، فَلَا تَسُوْخُ فِي الرِّمَالِ، وَ خَلَقَ فِيْ جَوْفِهِ كُرُوْشًا وَّ أَزْقَاقًا يَخْزِنُ فِيْهَا الْغِذَاءَ وَ الْمَاءَ، لِأَنَّ السَّفَرَ فِي الصَّحْرَاءِ يَحْتَاجُ إِلَىٰ ذٰلِكَ كَثِيْرًا.

تم ہاتھی کو دیکھو کس طرح اللہ نے اس کی ناک لمبی کی ہے تاکہ وہ اس سے اپنی ضرورتوں میں

استعمال کر سکے اور اس سے کھانا، پانی لے سکے، اور جدھر چاہے اس کو موڑ دے اور اس کے کنارے ایک زائد حصہ ہوتا ہے جس سے وہ باریک چیزیں بھی چن لیتا ہے۔ اور تم نے پڑھا ہوگا کہ اونٹ کی گردن لمبی ہوتی ہے، کیونکہ وہ بڑے جسم اور لمبی ٹانگوں والا ہے، اگر اس کی گردن چھوٹی ہوتی تو اس کے لئے ممکن نہیں تھا کہ زمین سے بغیر بیٹھے گھاس چر سکے، اور بیٹھنے میں تو بڑی محنت ہوتی اور زیادہ کام بڑھ جاتا۔ اس لئے خدا نے اس کی گردن بڑی کر دی جب کہ اس کا سر چھوٹا ہے اس طرح اس کا بوجھ بھی گردن پر ہلکا ہوتا ہے، اور جب خدا نے یہ قدرت دی کہ اونٹ صحرا کی کشتی بن جائے تو اسی مناسبت سے اس کی ٹانگیں بنائیں، چنانچہ وہ ریت میں نہیں دھنستی، اور اس کے پیٹ میں ایسی آنتیں اور تھیلیاں بنائیں جس میں کھانا اور پانی جمع کر لیتا ہے کیونکہ صحرا کے سفر میں اس کی بہت زیادہ ضرورت پڑتی ہے

أُنْظُرُوْا إِلَى الْقَنْغَرِ وَ الْأَرْنَبِ ، تَرَوْا رِجْلَيْهِمَا الْخَلْفِيَّتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ وَ كَبِيْرَتَيْنِ ، وَ رِجْلَيْهِمَا الْأَمَامِيَّتَيْنِ صَغِيْرَتَيْنِ وَ قَصِيْرَتَيْنِ ، لِيُمَكِّنَهُمَا الْجَرْيُ قَفْزًا ، وَ فِيْ قَدَمَيِ الرِّجْلَيْنِ الْخَلْفِيَّتَيْنِ لِلْقَنْغَرِ ظِلْفٌ حَادٌّ جِدًّا ، هُوَ سِلَاحُهُ يَبْقَرُ بِهٖ بَطْنَ عَدُوِّهٖ بِطَعْنَةٍ وَاحِدَةٍ .

کنگارو اور خرگوش کو دیکھو ان دونوں کی پچھلی دونوں ٹانگیں لمبی اور بڑی ہیں اور دونوں آگے کی ٹانگیں چھوٹی اور کوتاہ قد پاؤ گے تاکہ ان کو کود کود کر چلنے میں آسانی ہو۔ اور کنگارو کی پچھلی دونوں ٹانگوں میں بیحد تیز کھر ہوتا ہے، وہی اس کا ہتھیار ہے جس سے اپنے دشمن کا پیٹ ایک ہی حملہ میں چیر دیتا ہے۔

كَذٰلِكَ الطُّيُوْرُ ، فِيْ جِسْمِهَا وَ خِلْقَتِهَا آيَاتٌ لِلّٰهِ ، فَقَدْ كَسَا اللّٰهُ جِسْمَهَا بِالرِّيْشِ ، لِأَنَّهٗ أَخَفُّ لِلطَّيَرَانِ ، وَ جَعَلَ عِظَامَ الطَّائِرِ رَقِيْقَةً جَوْفَاءَ ، فَلَا يَعُوْقُهٗ ثِقْلُ رِيْشٍ ، أَوْ جِسْمٍ عَنِ الطَّيَرَانِ .

اسی طرح پرندے ہیں، ان کے جسم اور پیدائش میں خدا کی نشانیاں ہیں، خدا نے ان کے جسم کو پروں سے ڈھانکا کیونکہ یہ اڑنے میں ہلکے ہوتے ہیں اور پرندے کی ہڈیوں کو باریک کھوکھلا بنایا چنانچہ پروں یا جسم کا بوجھ اڑنے سے روکتا نہیں ہے۔

ثُمَّ وَهَبَ أَنْوَاعَ الطُّيُوْرِ أَنْوَاعًا مِّنَ الْمَنَاقِيْرِ، تَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ طَبِيْعَةِ الطَّيْرِ وَغِذَائِهِ وَعَادَاتِهِ، وَكَذٰلِكَ يَخْتَلِفُ تَرْكِيْبُ أَقْدَامِهِ .

پھر مختلف پرندوں کو طرح طرح کی چونچیں عطا کی ہیں یہ سب پرندے کے مزاج، اس کی غذا اور عادتوں کے بدلنے کے حساب سے ہوتی ہیں اسی طرح ان کے پیروں کی بناوٹ کے لحاظ سے بھی الگ الگ ہوتی ہیں۔

أُنْظُرْ إِلَى الْعَصَافِيْرِ وَ الْحَمَامِ ، وَالْيَمَامِ وَالْغِرْبَانِ ،لَيْسَتْ أَجْسَامُهَا عَالِيَةً وَ أَنَّهَا تَلْقُطُ حَبًّا صَغِيْرًا مِّنَ الْأَرْضِ ، فَلَمْ تَكُنْ فِيْ حَاجَةٍ إِلَى طُوْلِ الْأَعْنَاقِ ، وَ مَنَاقِيْرُهَا مُسْتَقِيْمَةٌ وَّ قَصِيْرَةٌ تُعِيْنُهَا فِيْ حَاجَاتِهَا .

تم گوریوں، کبوتر فاختہ اور کوؤں کو دیکھو ان کے بدن اونچے نہیں ہوتے ہیں اور وہ زمین سے چھوٹا دانہ چن لیتے ہیں، لہذا گردن لمبی ہونے کی ضرورت نہیں رہتی اور ان کی چونچیں سیدھی اور چھوٹی ہوتی ہیں جو ان کی ضرورت میں مدد دیتی ہیں۔

أُنْظُرْ إِلَى الطُّيُوْرِ الَّتِيْ تَعِيْشُ فِي الْمَاءِ ، وَ تَبْحَثُ عَنْ قُوْتِهَا فِي الْمَاءِ كَالْبَطِّ وَاللَّقْلَقِ ، تَرَ أَعْنَاقَهَا وَ مَنَاقِيْرَهَا طَوِيْلَةً لِأَنَّهَا تُرْسِلُ مَنَاقِيْرَهَا فِيْ أَعْمَاقِ الْأَنْهَارِ وَ الْبِرَكِ، وَ تَسْتَخْرِجُ قُوْتَهَا مِنْ أَحْشَائِهَا ، خَلَقَ اللّٰهُ لَهَا أَعْنَاقًا طَوِيْلَةً ، وَّ مَنَاقِيْرَ مُسْتَقِيْمَةً وَّ طَوِيْلَةً كَذٰلِكَ .

ان پرندوں کو بھی دیکھو جو پانی میں زندگی بسر کرتے ہیں اور پانی ہی میں اپنی غذا تلاش کرتے ہیں جیسے بطخ اور سارس، ان کی گردنیں اور چونچ لمبی دیکھو گے کیونکہ وہ اپنی چونچیں ندیوں اور تالابوں کی گہرائی میں ڈبوتے ہیں اور اس کے اندر سے اپنی خوراک نکال لیتے ہیں اس لئے خدا نے ان کو لمبی گردنیں دی ہیں اور سیدھی چونچیں اور لمبی بھی۔

وَ انْظُرْ إِلَى الطُّيُوْرِ الَّتِيْ تَقْتَاتُ بِاللَّحْمِ وَ الْفَاكِهَةِ وَ تَأْكُلُهَا نَهْشًا ، كَالْحِدَاءِ وَ النُّسُوْرِ وَالصُّقُوْرِ لَا تَجِدُ مَنَاقِيْرَهَا مُسْتَقِيْمَةً، لِأَنَّهَا لَا تُغْنِيْ عَنْهَا ، وَلَا تَقْضِيْ حَاجَتَهَا ، خَلَقَ اللّٰهُ لَهَا مَنَاقِيْرَ مُتَقَوِّسَةً حَادَّةَ الطَّرْفِ ، وَ يَكُوْنُ طَرْفُهَا الْأَعْلَى مُتَقَدِّمًا مُتَقَوِّسًا ، فَيُعِيْنُهَا فِيْ نَهْشِ اللُّحُوْمِ وَ قَرْضِ الْفَوَاكِهِ وَ فِي الْعَضِّ عَلَيْهَا .

اور ایسے پرندوں پر نظر ڈالو جو گوشت اور پھل سے غذا پاتے ہیں اور ان کو نوچ کر کھاتے ہیں جیسے چیل، گدھ اور شکرے، ان کی چونچ سیدھی نہیں پاؤ گے کیونکہ وہ ان کو فائدہ نہیں پہونچا سکتی اور نہ ضرورت پوری کر سکتی ہے، اس لئے خدا نے ان کے لئے کمانی دار تیز کنارے والی چونچیں بنائیں جن کا اوپری حصہ آگے کو بڑھا ہوا اور ٹیڑھا ہوتا ہے تو یہ گوشت نوچنے، پھل توڑنے اور ان کو دانت سے پکڑنے میں مدد دیتی ہے۔

كَذٰلِكَ إِذَا نَظَرْنَا إِلَى أَرْجُلِ الطُّيُوْرِ وَمَخَالِبِهَا، رَأَيْنَا بَيْنَهَا فَرْقًا بِحَسَبِ أَنْوَاعِ الطُّيُوْرِ وَ طَبَائِعِهَا، وَعَادَاتِهَا، وَغِذَائِهَا، فَالطُّيُوْرُ الَّتِيْ تَعِيْشُ عَلَى الْبَرِّ، وَ تَلْتَقِطُ الْحَبَّ لَيْسَتْ أَرْجُلُهَا طَوِيْلَةً، وَّ أَنَّهَا تَرْفَعُ رِجْلَيْهَا فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ، وَّتَمْشِيْ وَثْبًا، وَ أَمَّا الطُّيُوْرُ الَّتِيْ تَعِيْشُ فِي الْمَاءِ وَ تَصِيْدُ السَّمَكَ وَ هَوَامَّ الْمَاءِ فَإِنَّهَا تُقَدِّمُ رِجْلًا فِي الْمَشْيِ وَتُؤَخِّرُ أُخْرَىٰ كَالْإِنْسَانِ، وَتَمْشِيْ رُوَيْدًا فَإِنَّهَا إِذَا وَثَبَتْ وَثَبَاتٍ أَوْ قَفَزَتْ أَفْلَتَهَا الصَّيْدُ.

اسی طرح جب ہم پرندوں کی ٹانگوں اور ان کے پنجوں کو دیکھتے ہیں تو ان میں پرندوں کی نوعیت، ان کی طبیعت، عادت اور غذا کے لحاظ سے فرق پاتے ہیں تو جو پرندے خشکی پر رہتے ہیں اور دانے چنتے ہیں ان کی ٹانگیں لمبی نہیں ہوتیں اور وہ اپنے پیر یک وقت اٹھا سکتے ہیں اور کود کود کر چل سکتے ہیں۔ اور جو پرندے پانی میں رہتے ہیں اور مچھلی یا پانی کے کیڑے شکار کرتے ہیں تو وہ آدمی کی طرح ایک پیر آگے اور دوسری پیچھے کر کے چلتے ہیں اور آہستہ چلتے ہیں، کیونکہ جب وہ کود کر چلیں یا اچھلیں تو شکار غائب ہو سکتا ہے۔

كَذٰلِكَ الطُّيُوْرُ الَّتِيْ تَسْبَحُ فِي الْمَاءِ، وَ تَصِيْدُ فَلَهَا جِلْدٌ رَّقِيْقٌ فِيْ مَخَالِبِهَا يَصِلُ بَيْنَ أَصَابِعِهَا، فَتَنْتَشِرُ مَخَالِبُهَا كَالْمِظَلَّاتِ إِذَا نَشَرَتْ، وَتُسَاعِدُهَا فِي السِّبَاحَةِ مُسَاعَدَةً غَالِيَةً.

اس طرح جو پرندے پانی میں تیرتے ہیں اور شکار کرتے ہیں ان کے پنجوں میں باریک سی کھال ہوتی ہے جو انگلیوں کو ایک دوسرے سے ملاتی ہے۔ تو اس کے پنجے چھتریوں کی طرح پھیل جاتے ہیں اور ان کو تیرنے میں کافی مدد دیتے ہیں۔

وَ الطُّيُوْرُ الَّتِيْ تَقْتَاتُ بِاللَّحْمِ لَهَا أَرْجُلٌ قَوِيَّةٌ وَ مَخَالِبُ كَبِيْرَةٌ، وَفِيْ أَصَابِعِهَا أَظْفَارٌ مُتَقَوِّسَةٌ حَادَّةُ الْأَطْرَافِ تُسَاعِدُهَا فِيْ نَهْشِ اللُّحُوْمِ، وَ تَقُوْمُ أَرْجُلُهَا وَ مَخَالِبُهَا مَقَامَ الْأَرْجُلِ وَ الْأَيْدِيْ، فَإِذَا مَشَتْ كَانَتْ لَهَا أَرْجُلًا تَمْشِيْ بِهَا، وَإِذَا طَارَتْ أَوْ أَرَادَتْ أَنْ تَأْكُلَ كَانَتْ لَهَا أَيْدِيًا تَبْطِشُ، وَ هٰذَا النَّوْعُ مِنَ الطَّيْرِ قَدْ يُمْسِكُ عُوْدًا أَوْ قِطْعَةَ لَحْمٍ، وَيَطِيْرُ فِي الْجَوِّ وَيَسْتَقِلُّ بِهِ، فَلَا يَسْقُطُ مِنْ يَدِهِ، وَكَثِيْرًا مَّا رَأَيْنَا الْبَازِيَّ قَدْ قَبَضَ عَلٰى طَائِرٍ كَبِيْرٍ بِمَخَالِبِهِ وَ طَارَبِهِ إِلٰى عُشِّهِ، وَأَكَلَهُ هُنَالِكَ آمِنًا مُطْمَئِنًّا.

اور جو پرندے گوشت کو غذا بناتے ہیں ان کی ٹانگیں مضبوط ہوتی ہیں اور پنجے بڑے اور اس کی انگلیوں میں ٹیڑھے اور تیز دھار کے ناخن ہوتے ہیں جو گوشت نوچنے میں اس کی مدد کرتے ہیں اور اس کی ٹانگیں اور پنجے ہاتھ پیر کا کام دیتے ہیں، جب وہ چلنا چاہیں تو وہ پیر بن جاتے ہیں جس سے وہ چلتے ہیں اور جب اڑنا یا کھانا چاہیں تو وہی اس کے ہاتھ بن جاتے ہیں جس سے وہ پکڑتے ہیں، اور اس قسم کا پرندہ مکڑی یا گوشت کا ٹکڑا لے کر فضا میں اڑتا ہے اور اس کو کنٹرول رکھتا ہے اس لئے وہ گرتا بھی نہیں، اور بہت دفعہ میں کسی باز کو دیکھا ہے کہ اس نے اپنے پنجے سے بڑا سا پرندہ پکڑا اور اس کو لے کر اپنے گھونسلہ کی جانب اڑ گیا، اور وہاں اطمینان اور سکون سے کھایا۔

شِيْرْ شَاهُ السُّوْرِيُّ سُلْطَانُ الْهِنْدِ   شیر شاہ سوری سلطان الہند (۱)

(۴۱)

حل لغات خیار: نیک، اچھے۔ باذلاً: خرچ کرنے والا۔ شطرًا: ایک حصہ۔ یشوشوا: تشویش میں ڈالنا، خلل ڈالنا۔ اقطاع: واحد قطعہ، زمین کا ٹکڑا۔ اعانۃ: مدد کرنا۔ عوائد: واحد عائدۃ معمول۔ الجبایات: ٹیکس، لگان۔ الموازبۃ: تعلقہ دار۔ العمال: واحد عامل گورنر۔ یقیل: قیلولہ کرنا۔ ظعن: سفر۔ قطاع السبیل: ڈاکو۔ رافۃ: رحم، نرمی۔ اصہار: واحد صہر سسرالی رشتہ دار۔

كَانَ شِيْرُ شَاهُ مِنْ خِيَارِ السَّلَاطِيْنِ، عَادِلًا بَاذِلًا رَحِيْمًا شُجَاعًا مِقْدَامًا، وَكَانَ أَبُوْهُ مِنْ أَوْسَاطِ النَّاسِ، وَكَانَ شِيْرُ شَاهُ يَتَعَلَّمُ فِيْ جَوْنْ پُوْرَ، وَ يَقْرَأُ

الكُتُبَ الدِّرَاسِيَّةَ ، وَ لَمْ يَزَلْ يَجْتَهِدُ وَ يَرْتَقِي حَتّٰى نَالَ الْمُلْكَ .

شیر شاہ اچھے بادشاہوں میں سے تھا، انصاف ور سخی، نرم دل، بہادر اور آگے بڑھنے والا۔ اس کے والد متوسط لوگوں میں سے تھے، شیر شاہ جون پور میں پڑھا کرتا تھا۔ درسی کتابیں پڑھتا اور برابر محنت کرتا اور ترقی کرتا رہا یہاں تک کہ حکومت حاصل کر لی۔

وَ كَانَ وَزَّعَ أَوْقَاتَهُ مِنْ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ، شَطْرًا مِّنْهَا لِلْعِبَادَةِ ، وَ شَطْرًا لِّلْعَدْلِ وَ الْقَضَاءِ، وَ بَعْضَهَا لِإِصْلَاحِ الْعَسْكَرِ ، فَكَانَ يَنْتَبِهُ مِنَ النَّوْمِ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ ، وَ يَغْتَسِلُ وَ يَتَهَجَّدُ وَ يَشْتَغِلُ بِالْأَوْرَادِ إِلَى أَرْبَعِ سَاعَاتٍ ، ثُمَّ يَنْظُرُ فِي حِسَابَاتِ الْإِدَارَاتِ الْمُخْتَلِفَةِ ، وَ يُرْشِدُ الْأُمَرَاءَ فِي مَا يُهِمُّهُمْ مِنَ الْأُمُورِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ ، وَ يَهْدِيهِمْ إِلَى بَرْنَامِجِ الْعَمَلِ لِئَلَّا يُشَوِّشُوا أَوْقَاتَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْأَسْئِلَةِ ، ثُمَّ يَقُومُ وَ يَتَوَضَّأُ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَ يُصَلِّيهَا بِالْجَمَاعَةِ ، ثُمَّ يَقْرَأُ الْمُسَبَّعَاتِ الْعَشْرَ وَ غَيْرَهَا مِنَ الْأَوْرَادِ ، ثُمَّ يَحْضُرُ لَدَيْهِ الْأُمَرَاءُ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يَقُومُ وَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْإِشْرَاقِ ، ثُمَّ يَسْأَلُ النَّاسَ عَنْ حَوَائِجِهِمْ وَ يُعْطِيهِمْ مَا يَحْتَاجُوْنَ إِلَيْهِ ، مِنْ خَيْلٍ ، وَّ أَقْطَاعٍ ، وَّ أَمْوَالٍ ، وَّ غَيْرِ ذٰلِكَ ، لِئَلَّا يَسْأَلُوْهُ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْأَوْقَاتِ ، ثُمَّ يَتَوَجَّهُ إِلَى الْمَظْلُومِينَ وَ الْمُسْتَغِيثِينَ ، وَ يَجْتَهِدُ فِي إِغَاثَتِهِمْ

اس نے رات اور دن کے اوقات تقسیم کر رکھے تھے، ایک حصہ عبادت کے لئے اور ایک فیصلہ اور انصاف کے لئے اور کوئی حصہ فوج درست کرنے کے لئے، وہ نیند سے رات کے آخری تہائی حصے میں بیدار ہوتا، غسل کرتا، تہجد ادا کرتا اور چار گھنٹے تک وظائف میں مشغول رہتا۔ پھر مختلف محکموں کے حسابات دیکھتا اور ذمہ داروں کو اس دن کے اہم ترین معاملات کی ہدایت دیتا۔ اور کام کا متعین وقت بتا دیتا تاکہ اس کے بعد پھر سوال کر کے اس کے اوقات میں خلل نہ ڈالیں، پھر اٹھتا فجر کی نماز کے لئے وضو کرتا اور جماعت سے نماز پڑھتا پھر مسبعات العشر وظیفہ اور دوسرے وظائف پڑھتا۔ پھر اس کے پاس امرا حاضر ہوتے اور اس کو سلام کرتے، پھر سلطان کھڑا ہوتا اور اشراق کی نماز پڑھتا۔ اس کے بعد لوگوں سے ان کی ضروریات دریافت کرتا اور انھیں ضرورت کی چیزیں دیتا، گھوڑا، زمین، مال اور اس کے علاوہ۔ تاکہ اس وقت کے علاوہ دیگر اوقات میں وہ

نہ سوال کرے۔ پھر مظلوم اور فریاد رسوں کی طرف متوجہ ہوتا اور ان کی مدد کی کوشش کرتا۔

وَ مِنْ عَوَائِدِهِ بَعْدَ الْإِشْرَاقِ أَنَّهُ أَلْزَمَ نَفْسَهُ أَنْ يَعْرِضَ عَلَيْهِ الْعَسَاكِرُ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ ، ثُمَّ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَنْ يُرِيْدُ أَنْ يَثْبُتَ فِي الْعَسْكَرِيَّةِ ، فَيَتَكَلَّمُ مَعَهُ وَ يَخْتَبِرُهُ ، ثُمَّ يَأْمُرُ أَنْ يُثْبَتَ اسْمُهُ فِي الْعَسْكَرِيَّةِ، ثُمَّ يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْجِبَايَاتُ الَّتِيْ تُوْرَدُ عَلَيْهِ مِنْ بِلَادِهِ كُلَّ يَوْمٍ ، ثُمَّ يَتَمَثَّلُ بَيْنَ يَدَيْهِ الْأُمَرَاءُ وَ الْمَرَازِبَةُ ، وَ سُفَرَاءُ الدُّوَلِ وَ الْوُكَلَاءُ ، فَيَتَحَدَّثُ مَعَهُمْ ثُمَّ تُعْرَضُ عَلَيْهِ عَرَائِضُ الْأُمَرَاءِ وَ الْعُمَّالِ ، فَيَسْمَعُهَا وَ يُمْلِيْ جَوَابَهَا ، ثُمَّ يَقُوْمُ وَ يُقْبِلُ إِلَى الطَّعَامِ ، وَعَلَى مَائِدَتِهِ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَ الْمَشَايِخِ ، ثُمَّ يَشْتَغِلُ نَحْوَ سَاعَتَيْنِ بِأُمُوْرٍ خُصُوْصِيَّةٍ ، وَيَقِيْلُ إِلَى وَقْتِ الظُّهْرِ ، ثُمَّ يَقُوْمُ وَ يُصَلِّيْ بِجَمَاعَةٍ ، وَ يَشْتَغِلُ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ ، ثُمَّ بِمُهِمَّاتِ الْأُمُوْرِ لِلدَّوْلَةِ ، وَ كَانَ لَا يَتْرُكُ شَيْئاً مِّنْ ذٰلِكَ فِيْ ظَعْنٍ وَّلَا إِقَامَةٍ ، وَ كَانَ يَقُوْلُ : اَلرَّجُلُ الْكَبِيْرُ مَنْ يَصْرِفُ أَوْقَاتَهُ فِي الْأُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ .

اشراق کے بعد اس کے معمولات میں سے تھا کہ اس نے اس چیز کا التزام کر لیا تھا کہ اس کے سامنے فوجی پیش کئے جائیں وہ انہیں دیکھتا اور ان کے ہتھیاروں کو، پھر وہ سامنے لایا جاتا جو فوج میں ملازمت کا خواہاں ہوتا، وہ اس سے گفتگو کرتا اور اس کا امتحان لیتا پھر حکم دیتا کہ اس کا نام فوج میں مستقل کر دیا جائے، اس کے بعد اس کے سامنے وہ لگان لائے جاتے جو ہر دن اس کے ملک سے اس کے پاس آتے تھے، پھر اس کے روبرو امرا، سرداران اور ملکوں کے سفرا اور نمائندے پیش ہوتے وہ ان سے بات چیت کرتا۔ پھر امرا اور گورنروں کے خطوط پیش کئے جاتے وہ سنتا اور ان کے جوابات لکھواتا پھر کھڑا ہوتا اور کھانے کے لئے چلا جاتا۔ اس کے دسترخوان پر علما اور بزرگوں کی ایک جماعت ہوتی، پھر وہ دو گھنٹہ خصوصی معاملات میں مشغول ہوتا اور ظہر تک کے لئے قیلولہ کرتا پھر اٹھتا اور جماعت سے نماز پڑھتا اور قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول ہو جاتا۔ اس کے بعد حکومت کے اہم معاملات پر متوجہ رہتا۔ اور وہ اپنے ان معمولات میں سے کوئی کام سفر یا حضر میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ وہ کہا کرتا تھا، بڑا آدمی وہ ہے جو اپنے اوقات ضروری کاموں میں

صرف کرے۔

وَ كَانَ يَتَوَجَّهُ إِلَى الْمُهِمَّاتِ وَ يُبَاشِرُ الْأُمُورَ بِنَفْسِهِ، وَيَقُولُ: لَا يَنْبَغِيْ لِصَاحِبِ الْأَمْرِ أَنْ يَسْتَصْغِرَ مَا يُهِمُّهُ مِنَ الْأُمُورِ نَظَرًا إِلَى عُلُوِّ مَرْتَبَتِهِ فَيُلْقِيَهَا عَلَى مَنْ حَوْلَهُ مِنْ رِجَالِهِ، لِأَنَّهُمْ لَا يَجْتَهِدُوْنَ فِيهَا، وَ رُبَّمَا يَتَغَافَلُوْنَ عَنْهَا طَمَعًا وَ ارْتِشَاءً۔

وہ اہم معاملات میں توجہ دیتا اور سارے امور خود ہی نمٹاتا اور کہا کرتا: کسی ذمہ دار آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے بلند رتبہ کے پیش نظر کسی معاملہ کو کمتر سمجھے۔ اور اپنے اردگرد رہنے والے لوگوں پر چھوڑ دے، کیونکہ یہ لوگ اس میں محنت نہیں کرتے ہیں اور بسا اوقات یہ لالچ یا رشوت کے چکر میں ان امور سے غفلت بھی برتنے لگتے ہیں۔

وَ كَانَ يُعَاقِبُ الْبُغَاةَ وَ قُطَّاعَ السُّبُلِ وَ الظَّلَمَةَ أَشَدَّ عُقُوبَةٍ، وَ يُعَزِّرُهُمْ أَشَدَّ تَعْزِيْرٍ، وَ كَانَ لَا تَأْخُذُهُ بِهِمْ رَأْفَةٌ وَ إِنْ كَانُوْا مِنْ أَصْهَارِهِ وَ أَقْرِبَائِهِ۔

وہ باغیوں۔ ڈاکوؤں اور ظالموں کو سخت سزائیں دیا کرتا تھا اور ان کی سخت تعزیر کرتا ایسے لوگوں کے لئے اسمیں نرمی نہیں آتی تھی چاہے وہ اس کے سسرال والے ہوں یا رشتہ دار افراد۔

شِيْرْشَاهُ السُّوْرِيُّ سُلْطَانُ الْهِنْدِ　　سلطانِ ہند شیر شاہ سوری (۲)

(۴۲)

حل لغات شارع: سڑک۔ کروہ: کوس۔ رباطا: سرائے۔ الاوباش: بدمعاش۔ آمنا: پر امن۔ الامنیۃ: تمنا خواہش۔

وَ مِنْ مَآثِرِهِ أَنَّهُ أَسَّسَ شَارِعًا كَبِيْرًا مِنْ سُنَارْ گَاؤُنْ أَقْصَى بِلَادِ بَنْگَالَهْ، إِلَى مَاءِ نِيْلَابَ مِنْ أَرْضِ السِّنْدِ، مَسَافَتُهَا أَلْفٌ وَ خَمْسُ مِائَةِ كُرُوْهٍ وَ الْكُرُوْهُ فِيْ عُرْفِ أَهْلِ الْهِنْدِ مِيْلَانِ، وَ أَسَّسَ فِيْ كُلِّ كُرُوْهٍ رِبَاطًا وَ رَتَّبَ بِهِ طَعَامًا لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ خَاصَّةً وَلِلْهَنَادِكِ خَاصَّةً، وَ أَسَّسَ مَسْجِدًا فِيْ كُلِّ كُرُوْهٍ مِنَ الْآجُرِّ وَ الْجِصِّ، وَ وَظَّفَ الْمُؤَذِّنَ، وَ

الْمُقْرِئَ وَالْإِمَامَ فِيْ كُلِّ مَسْجِدٍ ، وَعَيَّنَ فِيْ كُلِّ رِبَاطٍ فَرَسَيْنِ لِلْبَرِيْدِ ، فَكَانَ تُرْفَعُ إِلَيْهِ أَخْبَارُ نِيْلَابَ إِلَى أَقْصَى بِلَادِ بَنْگَالَهْ كُلَّ يَوْمٍ ، وَ غَرَسَ الْأَشْجَارَ الْمُثْمِرَةَ بِجَانِبَيِ الشَّارِعِ الْكَبِيْرِ ، فَيَسْتَظِلُّ بِهَا الْمُسَافِرُ وَ يَأْكُلُ مِنْهَا .

اس کے کارناموں میں سے یہ ہے کہ اس نے بنگال کے آخری حصہ میں واقع سنارگاؤں سے لے کر سرزمین سندھ کے دریائے نیلاب ایک شاہراہ بنائی جس کی مسافت پندرہ سو کوس تھی، کوس ہندوستان والوں کی اصطلاح دو میل کے برابر ہوتا ہے۔ اور ہر کوس پر ایک سرائے بنوائی اور اس میں مسلمانوں اور ہندؤں کے لئے الگ الگ کھانے کا انتظام رکھا۔ اسی طرح ہر کوس پر اینٹ اور چونے کی ایک مسجد تعمیر کرائی اور ہر مسجد میں مؤذن، قاری اور امام متعین کر دیئے۔ اور ہر سرائے میں ڈاک کے لئے دو گھوڑے متعین کرائے چنانچہ اس کے پاس نیلاب کی خبریں بنگال کے دور دراز علاقہ تک ہر روز پہونچ جایا کرتیں۔ اور اس نے سڑک کے دونوں جانب پھل دینے والے درخت لگوائے جس سے مسافر سایہ بھی حاصل کرتے اور اس کا پھل کھاتے۔

وَ كَذٰلِكَ غَرَسَ الْأَشْجَارَ الْمُثْمِرَةَ عَلَى الطَّرِيْقِ مِنْ آگْرَهْ إِلَى مَنْدُوْ وَ بَيْنَهُمَا مَسَافَةُ ثَلَاثِ مِائَةِ كُرُوْهٍ ، وَأَسَّسَ الرِّبَاطَاتِ وَالْمَسَاجِدَ ، وَبَلَغَ الْأَمْنُ وَ الْأَمَانُ فِيْ عَهْدِهِ مَبْلَغًا لَا يَسْتَطِيْعُ أَحَدٌ أَنْ يَمُدَّ يَدَهُ فِي الصَّحْرَاءِ إِلَى عَجُوْزٍ تَحْمِلُ مَتَاعَهَا ،

اور اسی طرح اس نے آگرہ سے لے کر مندو تک پھل دار درخت بو دئے اور ان دونوں شہروں کے درمیان تین سو کوس کی مسافت تھی اور سرائے اور مسجدیں تعمیر کرادیں۔ اس کے زمانہ میں امن و امان اس حد تک پہونچ گیا کہ کسی کی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ جنگل میں بھی کسی ایسی بڑھیا کی طرف ہاتھ بڑھادے جو اپنا سامان لئے جارہی ہو۔

وَ كَانَ شِيْرُ شَاهْ يَتَأَسَّفُ عَلَى أَنَّهُ نَالَ السَّلْطَنَةَ فِيْ كِبَرِ سِنِّهِ ، وَيَقُوْلُ إِنْ سَاعَدَنِي الزَّمَانُ أَبْعَثُ رِسَالَةً إِلَى عَظِيْمِ الرُّوْمِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَرْكَبَ بِعَسَاكِرِهِ إِلَى بِلَادِ الْفُرْسِ ، وَنَحْنُ نَرْكَبُ مِنْ هٰهُنَا إِلَى تِلْكَ الْبِلَادِ فَنَدْفَعُ

بِمُسَاعَدَةِ مَلِكِ الرُّوْمِ شَرَّ الْأَوْبَاشِ الَّذِيْنَ يَقْطَعُوْنَ طَرِيْقَ الْحُجَّاجِ ، وَيُحْدِثُ شَارِعًا آمِنًا إِلَى مَكَّةَ الْمُبَارَكَةِ، وَ لٰكِنَّ الْأَجَلَ لَمْ يُمْهِلْهُ فَمَاتَ قَبْلَ بُلُوْغِهٖ إِلَى تِلْكَ الْأُمْنِيَّةِ ، وَ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ ثَانِيْ عَشَرَ مِنْ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ ٩٥٢ھ

شیر شاہ اس بات پر افسوس کیا کرتا تھا کہ اس نے بڑی عمر میں حکومت پائی اور کہا کرتا : اگر مجھے زمانے نے موقع دیا تو روم کے عظیم بادشاہ کے پاس خط لکھوں گا کہ وہ اپنی فوج سے ملک فارس پر چڑھائی کر دے اور ہم یہاں سے ادھر کوچ کریں اس طرح ہم بادشاہ روم کی مدد سے ان بدمعاشوں کا ظلم روک دیں جو حاجیوں کے راستے میں ڈاکے ڈالتے ہیں۔ اور ہم مکہ مکرمہ تک پُرامن سڑک بنوا دیں۔ مگر موت نے اس کو مہلت نہیں دی اور وہ اپنی اس خواہش کی تکمیل سے پہلے ہی وفات پا گیا اور یہ ۱۲ ربیع الاول ۹۵۲ھ کی بات ہے۔

(نُزہۃ الخواطر للشیخ عبد الحی الحسنیؒ ج)